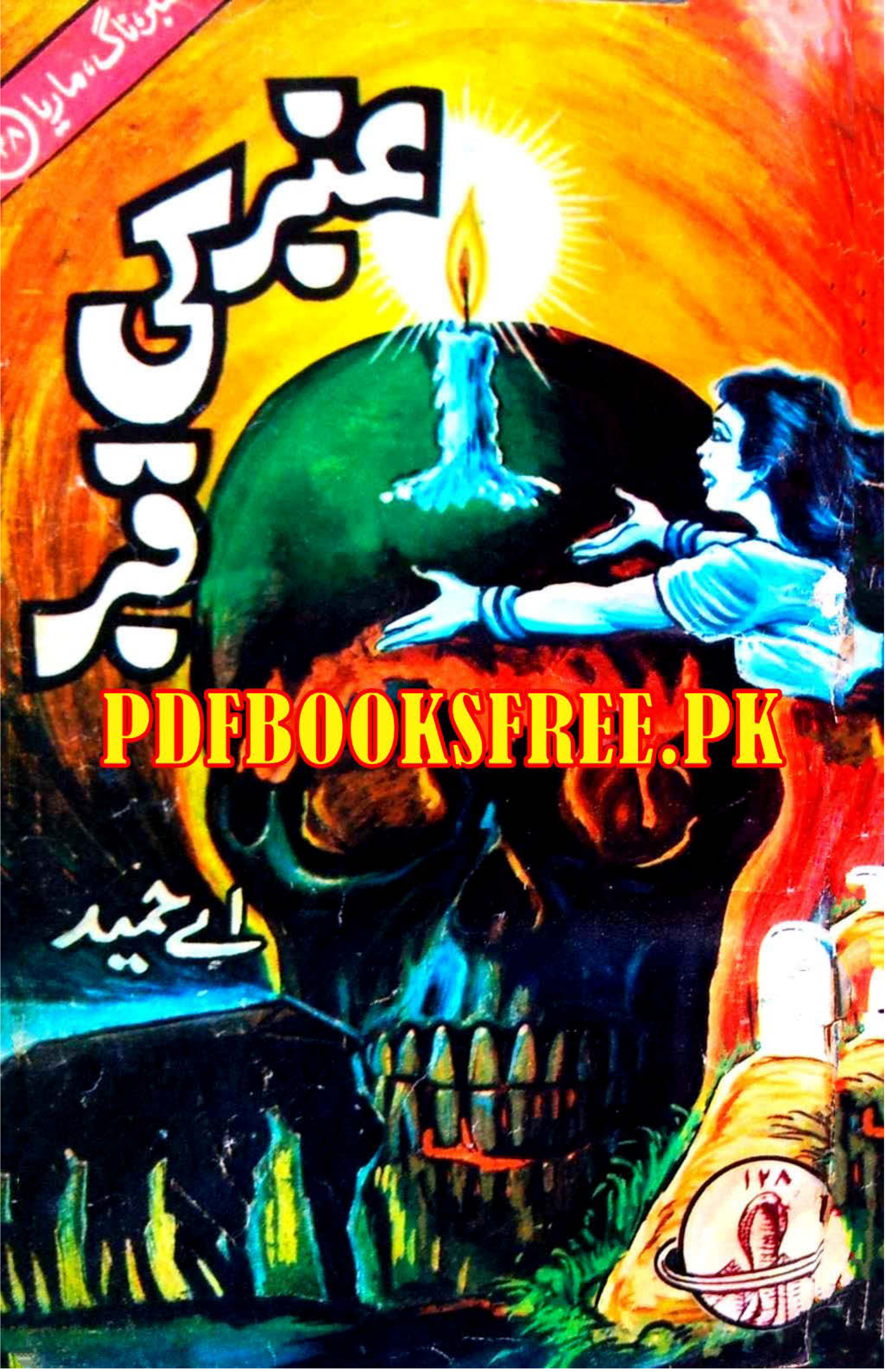
عنبر کی قبر
اے حمید
۱۲۸
PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

Uploaded for:
Pakisstan Virtual Library
www.pdfbooksfree.pk

عنبر، ناگ، ماریا اور کیٹی خلا میں

عنبر کی قبر

اے حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ترتیب

ناگ پر دوسرا حملہ

عنبر کی قبر

مردہ پہاڑ کا غار

چار سیاہ پوش گورکن

کلش دیوتا کی پھنکار

قیمت : ۷/۵۰ روپے

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

۱۹۸۶

ناشر : نیا مکتبہ اقرا، ۳۰ بی شاہ عالم مارکیٹ، لاہور

طابع : پرنٹنگ پریس، لاہور

پیارے دوستو!

عنبر ناگ ماریا کو جس محبت سے آپ پڑھتے ہیں۔ اسی محبت اور پیار سے میں اس کہانی کو آپ کے لیے لکھتا ہوں جس آج آپ کبھی یہ پسند نہیں کریں گے کہ یہ خوب صورت دلچسپ اور سنسنی خیز کہانی کا سلسلہ ختم ہو۔ اسی طرح میں بھی کبھی پسند نہیں کروں گا کہ اسے اپنے پیارے دوستوں کے لیے لکھنا بند کر دوں۔ لیکن پیارے دوستو! آج کل ہر طرف مہنگائی ہے۔ کتابوں کی لکھائی چھپائی اور جلد بندی اور ڈاک پر اتنا خرچ آجاتا ہے کہ وہ پورا نہیں ہوتا۔ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ اکثر ہمارے دوست عنبر ناگ ماریا کی کتاب خریدنے کی بجائے لائبریری سے کرائے پر کتاب لے کر پڑھتے ہیں۔ اس سے لائبریری والے کو تو بڑا فائدہ ہوتا ہے مگر ہماری کتاب نہیں بکتی۔ ذرا سوچیں اگر ایک محلے کے دس بچے لائبریری سے کرائے پر کتاب لے کر پڑھتے ہیں تو ہماری دس کتابیں نہیں بکتیں۔ فائدہ لائبریری والا اٹھاتا ہے اور ہمیں نقصان ہوتا ہے۔ اس طرح آخر ہم کب تک نقصان برداشت کر سکیں گے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ ہاں ایک ہی طریقہ ہے کہ اگر آج سے ہر دوست یہ پکا فیصلہ کرے کہ وہ کتاب لائبریری سے کرائے پر نہیں لے گا بلکہ خرید کر پڑھے گا۔ تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم عنبر ناگ ماریا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کا دلچسپ سلسلہ ہمیشہ جاری رکھیں گے۔ نہیں تو خدا نہ کرے کہیں عنبر ناگ ماریا کو خدا حافظ کہنا پڑے۔ امید ہے ہمارے دوست اس سلسلے میں ہم سے تعاون کریں گے۔ تاکہ ان کا یہ پیارا پیارا مزے دار سلسلہ ہمیشہ جاری رہ سکے۔

تمہارا انکل

اے حمید

N-454 راہ چمن سمن آباد لاہور۔

Uploaded for:
Pakistan Virtual Library
www.pdfbooksfree.pk

ناگ پر دوسرا حملہ

عنبر جادوگرنی طروشی کے مکان پر جا پہنچا۔ وہاں ویرانی برس رہی تھی۔ مکان کا دروازہ بند تھا اور ایک روشندان میں سے دھواں نکل رہا تھا۔ عنبر باغ میں سے بھاگ کر دروازے پر پہنچا۔ اسے کھولا تو دھواں اور شعلے باہر کو لپکے۔ عنبر اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔ جادوگرنی کے کمرے میں آگ جل رہی تھی۔ وہ جادوگرنی کے غائب ہو جانے کے بعد پیالے سے باہر نکل آئی تھی اور اس نے دیواروں اور قالین کو جلانا شروع کر دیا تھا۔

ماریا اوپر سے اڑتی ہوئی نیچے آ گئی۔ اس نے گھبرا کر عنبر کو آواز دی۔

"عنبر! مکان میں آگ لگ گئی ہے۔ باہر آ جاؤ۔"

دروازہ کھلنے سے کمرے کی آگ کو آکسیجن ملی تو وہ اور زیادہ بھڑک اٹھی۔ پاس ہی محل کی طرف سے لوگ آگ آگ کا شور مچاتے بھاگے۔ ماریا نے عنبر سے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"یہاں سے واپس چلو عنبر — جادوگرنی کا کھیل ختم ہو چکا ہے۔ وہ اب واپس نہیں آئے گی۔"

ماریا اور عنبر واپس کاروان سرائے میں آ گئے۔ ناگ کی وہی حالت تھی۔ تھیوسانگ اس کے پاس اُداس بیٹھا تھا۔ ناگ اس وقت انسانی شکل میں ہی تھا مگر اس کی گردن غائب تھی۔ صرف کاندھوں تک دھڑ ہی نظر آ رہا تھا۔ عنبر اور ماریا ابھی دروازے کے پاس ہی تھے۔ ماریا نے عنبر کو آہستہ سے پوچھا۔

"ناگ کو اس مصیبت سے کیسے چھٹکارا ملے گا عنبر؟"

ماریا کے لہجے میں بہت تشویش تھی۔ عنبر نے کہا۔

"خدا کی رحمت سے میں کبھی مایوس نہیں ہوا ماریا اور تم بھی خدا پرست ہو۔ فکر نہ کرو۔ مجھے یقین ہے ناگ ٹھیک ہو جائے گا۔"

ماریا بولی۔

"ناگ کے ڈسنے سے جادوگرنی تو مر گئی ہے مگر ناگ پر اس کا جادو نہیں ٹوٹا۔ مجھے اس کی تشویش ہے۔"

عنبر نے ماریا کو حوصلہ دیا اور سرائے کی کوٹھڑی میں آ گیا۔ اس نے تھیوسانگ اور ناگ کو بتایا کہ جادوگرنی کے مکان کو آگ لگی ہوئی ہے۔ ناگ کو فکر ہوئی۔ کہنے لگا۔

"اگر وہ مر گئی ہے تو میں اس کے جادو سے آزاد کیوں نہیں ہوا؟"

عنبر اور ماریا نے اسے حوصلہ دیا اور کہا کہ جادو کا کوئی نہ کوئی توڑ ضرور اور بہت جلد تلاش کر لیا جائے گا۔ ناگ بولا۔

"میں گھبرا نہیں رہا ماریا۔ بس یہ ایک عجیب صورتحال ہے جس کی وجہ سے میں پریشان ضرور ہوں۔"

تھیوسانگ نے بھی ناگ کو تسلّی دی۔ عنبر نے کہا۔

"میں آج رات مقدس ہار کولون کے حوالے کرنے جاؤں گا۔ اور اس سے جادوگرنی کے جادو کے بارے میں بھی بات کروں گا۔"

ناگ خاموش رہا۔ اس رات عنبر ویران اہرام میں پہنچ گیا۔ اس نے مصر کے نوجوانوں کو مقدس ہار کی امانت دی اور کہا۔

"یہ امانت مصر کی تھی اور میں نے اسے مادرِ وطن کے حوالے کر دیا ہے۔"

کولون اور اس کے ساتھیوں نے عنبر کا بے حد شکریہ ادا — — کیا۔ عنبر کولون کو ایک طرف لے گیا۔ اور اس سے ساحرہ طروشی کے بارے میں پوچھا کہ کیا وہ اس جادوگرنی کے بارے میں کچھ جانتا ہے؟ کولون نے کہا۔

"میں نے صرف اتنا ہی سن رکھا ہے کہ طروشی یونانی فرعون

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی خاص جادوگرنی ہے۔ اور وہ یونان میں رہا کرتی تھی۔ اور اس نے مصر کے ایک پرانے بوڑھے جادوگر سے جادوگری سیکھی تھی"۔

عنبر نے پوچھا۔

"وہ بوڑھا جادوگر کہاں مل سکتا ہے؟"

کولون بولا۔

"وہ تو کب کا مر چکا ہے"

عنبر چپ ہو گیا۔ پھر اجازت لے کر واپس تھیوسانگ اور ماریا ناگ کے پاس آ گیا۔ باقی رات وہ ناگ کے بارے میں صلاح مشورہ کرتے رہے۔ ناگ کونے والے بستر پر چپ چاپ لیٹا رہا۔ یونہی ساری رات گزر گئی۔ اب اندھیری رات کے آنے میں صرف چار دن باقی رہ گئے تھے۔ اس اندھیری رات کو ان لوگوں نے کیٹی کی مدد کے لیے مردہ فرعونوں کی انجانی بستی کی طرف روانہ ہونا تھا۔ عنبر اور ماریا کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ناگ کو اس حالت میں وہ کیسے ساتھ لے جائیں گے کہ اس کا سر ہی غائب ہے۔ اب ایسا اتفاق ہوا کہ کمرے کا دروازہ آدھا کھلا رہ گیا تھا۔ حالانکہ یہ لوگ ہمیشہ دروازہ بند رکھتے تھے۔ عین اس وقت جبکہ تھیوسانگ اور عنبر باتیں کر رہے تھے۔ ناگ ان کے قریب ہی تخت پر ایک طرف ہو کر بیٹھا تھا کہ سرائے کا ملازم قہوے کا طشت لیے اندر

داخل ہو گیا۔ اس نے جو اندر ایک ایسا آدمی دیکھا کہ جس کا دھڑ تو موجود تھا مگر سر غائب تھا تو دہشت کے مارے اس کے ہاتھ سے طشت فرش پہ گر پڑا اور وہ چیخ مار کر باہر کو بھاگا۔

تھوڑی دیر میں سرائے میں شور مچ گیا کہ سرائے کی فلاں کوٹھڑی میں ایک سر کٹا بھوت بیٹھا ہے۔ لوگ اس کوٹھڑی کی طرف آئے اور دُور کھڑے رہ کر تماشہ دیکھنے لگے کہ شاید اب بھوت باہر آئے۔ افراتفری مچی تو سرائے کا مالک عنبر کی کوٹھڑی کے باہر آیا اور آواز دی۔ عنبر نے دروازہ کھول دیا۔ مالک نے کہا کہ تمہارے ہاں کوئی بھوت آیا ہے؟ عنبر نے کہا۔

"خود آ کر دیکھ لو۔ یہاں تو کوئی بھوت نہیں ہے"۔

اس وقت ناگ ایک چھوٹے سے سر کٹے سانپ کی شکل میں چھت کے ساتھ چمٹ گیا تھا۔ سرائے کے مالک نے دیکھا کہ وہاں کوئی سر کٹا بھوت نہیں ہے تو معذرت کی اور باہر جا کر لوگوں کو سمجھایا کہ اس کا نوکر یونہی مارے وہم کے ڈر گیا تھا۔ ہماری سرائے میں آج تک کبھی کوئی بھوت نہیں آیا۔ لوگ چہ میگوئیاں کرتے ہوئے تتر بتر ہو گئے۔ لیکن عنبر ماریا اور تھیوسانگ محتاط ہو گئے۔ انہوں نے ناگ سے کہا کہ اب وہ انسانی شکل میں نہ آئے۔ کیونکہ انسانی شکل میں اس کا غائب سر دیکھ کر لوگوں میں شور شرابا مچ جائے گا۔ ناگ کو اس کا بڑا افسوس ہوا اب اس کے دوست بھی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اسے انسانی شکل میں دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا اور جب ماریا عنبر اور تھیوسانگ کمرے میں بیٹھے مُردہ فرعونوں کی بستی میں جانے کا پروگرام بنا رہے تھے تو وہ پیچھے سے رینگتا ہوا باہر نکل گیا۔

اس وقت دن ڈھل چکا تھا۔ سورج مغرب میں دور اہرام مصر کے پیچھے غروب ہو رہا تھا۔ ناگ نے پہلی بار عنبر اور تھیوسانگ کی طرف سے محسوس کیا تھا کہ وہ اس سے جیسے تنگ آ گئے ہوں۔ حالانکہ ایسی بات بالکل نہیں تھی۔ مگر ناگ جذباتی ہو گیا تھا۔ وہ عنبر تھیوسانگ اور ماریا سے ناراض ہو کر سرائے کی چار دیواری کی طرف بڑھا۔ باہر لوگ اِدھر اُدھر کام کاج میں لگے ہوئے تھے۔ ناگ نے فوراً ایک عقاب کی شکل بدلی اور فضا میں بلند ہو کر دریائے نیل کے اوپر پرواز کر گیا۔

اگر اس وقت کوئی اس سرکٹے عقاب کو دیکھتا تو اس کے ہوش اڑ جاتے۔ اسی لیے ناگ کافی اوپر جا کر پرواز کر رہا تھا۔ اس کے ذہن میں کسی خاص طرف جانے کا ارادہ نہیں تھا۔ بس اپنے دوستوں سے ناراض تھا۔ اور یونہی اپنے دل کا غم ہلکا کرنے کے لیے کسی طرف سیر کرنے نکل آیا تھا۔ کسی وقت اس کے دل میں خیال آتا کہ اب عنبر ماریا اور تھیوسانگ کے پاس واپس نہیں جائے گا۔ لیکن پھر خیال آیا کہ وہ پہلے ہی کیٹی کی گمشدگی سے پریشان ہیں، وہ بھی غائب ہو گیا

تو ان کی پریشانی بڑھ جائے گی۔ پھر بھی ناگ نے فیصلہ کیا کہ وہ ابھی ان کے پاس نہیں جائے گا۔ اس کا دل ہی نہیں چاہ رہا تھا۔

سورج غروب ہو گیا تو مصر کے دارالحکومت تھیبز کے باہر صحرائی ٹیلوں پر اندھیرے کی چادر پھیلنے لگی۔ دور اہرام مصر کے تکونے ٹیلوں نے بھی اندھیرے کی چادر اوڑھ لی تھی۔ آسمان پر کہیں کہیں ستارے نکل کر چمکنے لگے تھے۔ ناگ فضا میں اڑتا جا رہا تھا۔ وہ اہرام کے اوپر سے گزر گیا۔ کچھ دور تک اڑنے کے بعد ناگ نے اوپر سے گردن جھکا کر نیچے دیکھا۔ دریائے نیل سانپ کی طرح بل کھاتا سمندر کی طرف جا رہا تھا۔ کہیں کہیں ماہی گیروں کی کشتیاں چل رہی تھیں۔ ناگ دریا کے ساتھ ساتھ اڑنے لگا۔

قدیم زمانے میں بھی یونانی فرعون بادشاہوں نے نہر سویز کو کھدوایا تھا اور دریائے نیل نہر سویز کے دہانے کے ڈیلٹے میں جا کر گرتا تھا۔ ابھی اسکندریہ کا شہر آباد نہیں ہوا تھا۔ کیونکہ سکندر اعظم نے ابھی مصر کو فتح نہیں کیا تھا اور وہ مقدونیہ کے شاہی محل میں ابھی جنگی تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ ناگ تیز رفتاری سے پرواز کرتے ہوئے نہر سویز کے ڈیلٹے کے بھی اوپر سے گزر گیا۔ اب اس کا رُخ بحیرہ روم کی طرف تھا۔ چونکہ ناگ کی رفتار بہت تیز تھی اس لیے وہ رات ہوتے ہی ملک یونان کے جزیروں پر پہنچ گیا۔ نیچے چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں والے چھوٹے چھوٹے جزیرے سمندر میں پھیلے ہوئے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھے کہیں کہیں ان جزیروں میں روشنی بھی ہو رہی تھی۔ ایک جزیرے کی لمبی تکون سمندر میں آگے تک چلی گئی تھی۔ یہ قدیم یونان کا ملک تھا۔ اس ملک میں سپارٹا ایتھنز اور دوسرے کوئی چھوٹے چھوٹے شہر آباد تھے۔ ہر شہر کی اپنی حکومت تھی اور اپنا الگ بادشاہ تھا۔ یہ شہر آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے تھے۔ سپارٹا بنجر علاقے والا شہر تھا۔ وہاں کے فوجی بہت مشہور تھے۔ ایتھنز بندرگاہ بھی تھی۔ وہاں علوم و فنون کا دور دورہ تھا اور خوشحال شہر بھی تھا۔ اسی طرح کا ایک شہر دُور جزیرے کی مشرقی پہاڑیوں میں آباد تھا۔ جس کا نام مقدونیہ تھا۔ یہاں بادشاہ فلپ حکومت کرتا تھا جو سکندر اعظم کا باپ تھا۔ سکندر اعظم کی عمر ابھی اٹھارہ انیس برس تھی اور وہ جنگی فنون کے ساتھ ساتھ فلسفے حساب اور جغرافیے کی تعلیم بھی حاصل کر رہا تھا۔ مشہور فلاسفر ارسطو اس کا استاد تھا۔ اسکندر بڑی جوشیلی طبیعت کا لڑکا تھا۔ اور شروع میں ہی اس کے دل میں یہ خیال بیٹھ گیا تھا کہ وہ یونان کے سارے شہروں کو متحد کرنے کے بعد ساری دنیا کو فتح کرے گا۔

جس وقت ناگ مقدونیہ کی پہاڑیوں کے اوپر اُڑ رہا تھا اس وقت سکندر اپنے شاہی محل کے باغ میں چہل قدمی کر رہا تھا۔ ناگ نے نیچے ایک شہر کو دیکھا کہ ایک خوب صورت سنگ مرمر کے سفید محل میں روشنیاں ہو رہی ہیں اور محل کے باغ میں بھی ایک جگہ دو

مشعلیں جل رہی تھیں۔ ناگ کو یہ باغ بڑا خوب صورت لگا۔ اور وہ نیچے اُتر آیا۔ باغ میں ——— درختوں کے درمیان ایک جگہ فوارہ اُچھل رہا تھا۔ ناگ اس کے پاس ہی درخت کی شاخ پر بیٹھ کر فوارے کا نظارہ کرنے لگا۔ باغ میں جگہ جگہ سنگ مرمر کے مجسمے لگے تھے۔ یونانیوں کو مجسمے بنانے کا بے حد شوق تھا۔ ان کے بنائے ہوئے مجسمے آج بھی لوگ بڑے شوق سے دیکھتے ہیں۔ فوارے کے پاس سنگ مرمر کا ایک بنچ تھا۔ جو خالی تھا۔ رات بڑی خوشگوار تھی۔ نیلے آسمان پر سفید ستارے چمک رہے تھے۔ اور ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔

ناگ عقاب کی شکل میں درخت کی شاخ پر بیٹھا سوچ رہا تھا کہ عنبر ماریا اور تھیوسانگ اس کے لیے پریشان ہو رہے ہوں گے۔ اس لیے اسے اب واپس چلے چلنا چاہیئے۔ ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ باغ میں ایک طرف سے لمبی ڈاڑھی والا بوڑھا یونانی طرز کا سفید لمبا لبادہ اوڑھے آیا اور خالی بنچ پر بیٹھ کر فوارے سے لطف اندوز ہونے لگا۔ یہ سکندر اعظم کا استاد مشہور فلسفی ارسطو تھا۔ تم بڑے ہو کر ارسطو کے بارے میں بہت کچھ پڑھو گے۔

ناگ کو بالکل معلوم نہیں تھا کہ یہ ارسطو ہے یا اسکندر کا استاد ہے اس نے سوچا کہ کوئی شاہی خاندان کا بزرگ ہے اور باغ میں تفریح کے خیال سے آ کر بیٹھ گیا ہے۔ اتنے میں ایک طرف سے ایک خوبصورت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جوان لڑکا یونانی شاہی لباس میں وہاں آیا اور بولا۔

"عظیم استاد ارسطو! آپ یہاں تشریف رکھتے ہیں؟"

بوڑھے فلاسفر نے مسکرا کر سکندر اعظم کی طرف دیکھا اور کہا۔

"اسکندر! آؤ یہاں آؤ۔ دیکھو۔ فوارے کا پانی ستاروں کی روشنی میں کس قدر دلکش لگ رہا ہے؟"

سکندر اعظم اپنے استاد ارسطو کے پاس بڑے ادب سے بیٹھ گیا۔ اور بولا۔

"استادِ مکرم! مجھے صبح سے ایک بات بہت پریشان کر رہی ہے؟"

ارسطو نے پوچھا۔

"ایسی کون سی بات ہے سکندر؟ ہمیں بتاؤ۔ ہم تمہاری پریشانی کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ ہم تمہارے استاد بھی ہیں اور تمہارے بزرگ اور ہمدرد بھی ہیں۔"

اسکندر اعظم نے کہا۔

"استادِ محترم! صبح میں محل کی پرانی خادمہ سے بات کر رہا تھا تو اس نے مجھے بتایا کہ دنیا میں ایسی ناگن بھی ہوتی ہے جو اگر چاہے تو عورت کی شکل بدل لیتی ہے۔ کیا یہ سچ ہے استادِ مکرم؟"

ناگ کے کان کھڑے ہو گئے۔ وہ اب اسکندر اعظم اور ارسطو

کی باتوں کو غور سے سننے لگا۔ وہ درخت کی شاخ میں پتوں میں چھپا ہوا بیٹھا تھا۔ ارسطو سکندر کا سوال سن کر مسکرایا اور بولا۔

"تمہاری خادمہ نے ایک ایسی بات کہہ دی ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں۔ یہ سب افسانوں کی باتیں ہیں سکندر۔ دنیا میں کوئی ایسا سانپ نہیں جو انسانی شکل اختیار کر سکے اور کوئی ایسی ناگن نہیں جو عورت بن جاتی ہے۔ عقل ان باتوں کو نہیں مانتی اس لیے تمہیں بھی ایسی باتیں دل سے نکال دینی چاہئیں۔"

سکندر بولا۔

"لیکن استادِ مکرم۔ خادمہ ایک تجربہ کار بزرگ خاتون ہے وہ سائپرس کی رہنے والی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اس کے دادا نے ایک ایسی ناگن کو دیکھا تھا جو عورت بن جاتی تھی۔"

ارسطو نے سکندر کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور بولا۔

"سکندر تمہیں ایک دنیا کو فتح کرنا ہے۔ اس قسم کی فضول باتوں میں الجھنا تمہیں زیب نہیں دیتا۔ یہ بچوں کی باتیں ہیں۔ اسے بھول جاؤ۔"

ناگ یہ سب کچھ سن رہا تھا۔ اس کے جی میں آئی کہ ابھی اس بوڑھے فلاسفر کو ثبوت کے طور پر خود انسان بن کر دکھا دے۔ مگر ناگ کا سر غائب تھا۔ وہ ایسا کرنا پسند نہیں کرتا تھا۔ لیکن جب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سکندر نے اپنے استاد سے یہ کہا۔

"لیکن استاد محترم۔ اگر کوئی سانپ آپ کے سامنے انسان بن کر آجائے تو آپ اسے کیا کہیں گے؟"

ارسطو نے جھنجلا کر کہا۔

"ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ ناممکن ہے"

اب ناگ کو غصہ آگیا کہ یہ شخص اس حقیقت کو کیوں نہیں مان کہ اگر خدا کی مرضی ہو تو دنیا میں ہر شے ممکن ہو سکتی ہے۔ خدا ہ شے پر قادر ہے اور وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ وہ فوراً درخت کی شاخ سے اڑ کر باغ کے ایک درخت کے پیچھے گیا۔ اور سان کی شکل اختیار کرلی اور رینگتا ہوا اس بنچ کی طرف چلا جہاں سکندر اعظ اس کا استاد ارسطو بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ اندھیرے میں سا دکھائی نہ دیا۔

لیکن جب ناگ سکندر اعظم کے قریب آگیا تو وہ اچھل پا

"سانپ!"

عین اس وقت ناگ نے پھنکار ماری اور انسانی شکل میں ور بولا۔

"سکندر اعظم! اپنے استاد سے کہو کہ میں سانپ ہوں مگر انسانی شکل میں آسکتا ہوں"

ارسطو اور سکندر اپنے سامنے ایک ایسے نوجوان کو دیکھ کر

ے ہو کر رہ گئے جو ابھی ابھی سانپ تھا اور اب ایک انسان کی شکل میں کھڑا تھا۔ انہیں دو طرح کی حیرت ہو رہی تھی۔ ایک تو یہ کہ وہ سانپ سے انسان بنا تھا۔ اور دوسرے یہ کہ اس کا سر غائب تھا۔

ارسطو اور سکندر بنچ پر سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ارسطو نے ناگ کے جسم پر گہری نگاہ ڈالی اور کہا۔

"ٹھیک ٹھیک بتاؤ تم کون ہو اور تمہارا سر کیوں غائب ہے؟"

ناگ بولا۔

"میں اصل میں سانپ ہوں اور مجھ میں اتنی طاقت ہے کہ میں جب چاہوں انسان یا کسی جانور کا روپ بدل سکتا ہوں۔ یہ میری اصل شکل ہے۔ مگر مجھ پر ایک طلسمی حادثہ گزر گیا ہے۔ جس کی وجہ سے میرا سر غائب ہے۔ اگرچہ یہ سر میرے کاندھے پر لگا ہے۔ مگر اسے نہ تو کوئی دوسرا دیکھ سکتا ہے اور نہ ہی میں دیکھ اور محسوس کر سکتا ہوں"

سکندر بولا۔

"دیکھا استادِ مکرم! میں نہ کہتا تھا کہ بعض سانپ ایسے ہوتے ہیں جو چاہیں تو انسانی روپ میں ظاہر ہو جاتے ہیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اب بتائیے"

ارسطو تعجب سے ناگ کے جسم کا جائزہ لے رہا تھا پھر بولا۔

"تم ضرور کوئی جادوگر ہو۔ اور جادو کے زور سے ایسی کرامتیں دکھا رہے ہو"

ناگ نے کہا۔

"اگر میں خود جادوگر ہوتا تو مجھ پر کسی دوسرے کے جادو کا اثر نہ ہوتا۔ مگر دیکھ لو۔ ثبوت تمہارے سامنے ہیں۔ میرا سر کسی جادوگرنی نے غائب کیا ہے"

سکندر نے کہا۔

"کیا تم دوبارہ سانپ بن سکتے ہو؟"

"کیوں نہیں سکندر اعظم!"

یہ کہہ کر ناگ نے سانس اندر کو کھینچا اور ایک سیکنڈ کے بعد ان کے سامنے ایک ایسا سیاہ سانپ کنڈلی مارے بیٹھا تھا جس کا پھن غائب تھا۔ ناگ کو معلوم تھا کہ یہ لوگ سانپوں کی زبان نہیں سمجھ سکتے اس لیے اس نے کوئی بات نہ کی اور واپس انسانی شکل میں آ گیا۔ ارسطو اور سکندر حیرت سے ناگ کو تکنے لگے۔ سکندر اعظم نے ارسطو سے کہا۔

"استاد مکرم! اب آپ کا کیا خیال ہے"

ارسطو بولا۔

"سکندر میں اب بھی تمہیں یہی کہوں گا کہ یہ شخص کوئی بڑا خطرناک جادوگر ہے۔ اس نے یہ جادو ملک افریقہ کے کسی ساحر سے سیکھا ہوگا۔ کیونکہ میں نے بعض روزنامچوں میں پڑھا ہے کہ افریقہ میں ایسے جادوگر بھی پائے جاتے ہیں۔ جو جو شکل چاہیں اختیار کر سکتے ہیں۔ یہ نوجوان بھی کوئی شعبدہ باز ہے"

ناگ نے کہا۔

"محترم بزرگوار! میں نے کسی سے کوئی جادو یا شعبدہ بازی نہیں سیکھی ہے۔ اب میں آپ سے اپنا تعارف کرواتا ہوں۔ میرا نام ناگ ہے۔ اور میں کئی ہزار سال سے زندہ ہوں۔ میں نے تاریخ کے کئی دور دیکھے ہیں۔ جو کچھ آگے ہونے والا ہے میں وہ دیکھ چکا ہوں۔ جو واقعات ہونے والے ہیں۔ میں ان میں سے گزر چکا ہوں"

اب تو ارسطو اور سکندر متعجب ہو گئے۔ سکندر تو پہلے ہی ناگ کا قائل ہو چکا تھا۔ ارسطو نے جب یہ سنا کہ ناگ آنے والے واقعات میں سے گزر چکا ہے تو اس نے ناگ سے پوچھا۔

"اگر تم آنے والے واقعات کو جانتے ہو تو بتاؤ کہ میرا شاگرد سکندر ساری دنیا کو فتح کرنے کا خواب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پورا کر سکے گا؟"

سکندر اعظم بڑی دلچسپی سے ناگ کے جسم کی طرف دیکھنے لگا۔ کیونکہ اسے اس کا سر تو نظر آ ہی نہیں رہا تھا۔ ناگ بولا،

"مجھے غیب کی باتیں بتانے کی اجازت نہیں ہے۔ مگر صرف اتنا بتائے دیتا ہوں کہ سکندر دنیا میں سکندرِ اعظم کے لقب سے مشہور ہو گا۔ یہ بہت سے ملک فتح کرے گا۔ مگر اس کا سب سے خطرناک مقابلہ ہندوستان میں پنجاب کے راجہ پورس سے ہو گا۔ اس جنگ میں اگرچہ سکندر کو فتح ہو گی مگر پورس کی پنجابی فوجیں اس بے جگری سے لڑیں گی کہ یونانی سپاہی ہمت ہار بیٹھیں گے۔ اور سکندر کے ساتھ آگے جانے سے انکار کر دیں گے۔ یہاں سے سکندر کی واپسی شروع ہو گی اور پھر راستے میں بابل کی دلدلوں سے گزرتے سکندر کو بخار ہو جائے گا اور پھر......"

ناگ رک گیا۔ سکندر نے جلدی سے پوچھا۔

"پھر کیا ہو گا؟ کیا میں مر جاؤں گا؟"

ناگ نے کہا۔

"اس سے آگے میں کچھ نہیں بتا سکتا۔"

ارسطو بولا۔

"سکندر! تم خاموش رہو۔ غیب کی باتیں معلوم کرنے سے تمہاری ہمت جواب دے سکتی ہے۔ میں تو ناگ کا امتحان لے رہا تھا۔"

پھر وہ ناگ کی طرف متوجہ ہو کر بولا۔

"ناگ! مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا کہ تم غیبی باتیں جانتے ہو؟"

ناگ بولا۔

"میں غیب کی باتیں بالکل نہیں جانتا۔ میں تو وہ واقعات بتا رہا ہوں جن میں سے گزر چکا ہوں۔ میں نے تاریخ کے تمام واقعات کو اپنے سامنے گزرتے دیکھا ہے اور ایک بار آگے جا کر پھر واپس آیا ہوں۔ آپ لوگ دوسری بار وہی باتیں دہرا رہے ہیں جو پہلے ایک بار عمل کر چکے ہیں۔"

ارسطو ناگ کی طرف تکنے لگا۔ وہ حیران تھا کہ یہ شخص ایسی فلسفیانہ باتیں کہاں سے سیکھ کر آیا ہے۔ ناگ بولا۔

"آپ خلا میں اپنے عکس میں سے گزر رہے ہیں۔"

ارسطو ایک فلسفی تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ ناگ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ کیونکہ اس دنیا میں جو واقعہ ہوتا ہے، اس کا عکس خلا میں سفر کرتا شروع

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر دیتا ہے اور وہ شعاعوں کی شکل میں زندہ رہتا ہے۔" سکندر ابھی نوجوان تھا۔ اس کی سمجھ میں یہ باتیں مشکل سے آرہی تھیں۔ ناگ بولا۔

"میں یہ بھی بتا سکتا ہوں کہ تم سکندر ایران کے بادشاہ دارا کو شکست دے کر ایران پر قبضہ کر لے گا اور اس کی بیٹی سے شادی کر لے گا۔"

سکندر اعظم ہنس پڑا۔ پھر ارسطو کی طرف دیکھ کر بولا۔

"استاد مکرم! میں تو کسی ایرانی لڑکی سے شادی کرنے کے حق میں نہیں ہوں۔"

ناگ بولا۔

"قدرت کی طاقت کا تم مقابلہ نہیں کر سکتے۔ جو ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا بلکہ یہ ایک بار ہو بھی چکا ہے۔"

سکندر نے تیز آواز میں کہا۔

"ناگ! اگر تم سچے ہو تو یہ بتاؤ کہ کیا میرا باپ فلپ اپنے دشمنوں پر غالب آجائے گا؟"

ناگ کو یہ بات بتانی نہیں چاہیے تھی مگر جوش میں اس کے منہ سے نکل گیا۔

"تمہارے باپ کو تمہارے دشمن قتل کر دیں گے۔"

سکندر اور ارسطو ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔ اسکندر کو

تو غصہ بھی آگیا۔ ناگ نے کہا۔

"مجھے یہ بات نہیں کرنی چاہیے تھی مگر تم نے مجھے بولنے پر مجبور کر دیا۔ اب میں جاتا ہوں۔"

سکندر نے جلدی سے کہا۔

ناگ! تم میرے دوست ہو۔ میں تمہیں دیوتا کی قسم دیتا ہوں کہ مجھے چھوڑ کر مت جاؤ۔ تم میرے دوست بن جاؤ۔ میرے ساتھ رہو۔"

ناگ نے کہا۔

"اگر تم اور تمہارا استاد ارسطو بھی دیوتا کی قسم کھا کر وعدہ کریں کہ جو باتیں ہمارے آپس میں ہوئی ہیں۔ اس کا ذکر تم کسی کے ساتھ نہیں کرو گے تو میں تمہارا دوست بننے اور تمہارے پاس رہ جانے پر تیار ہوں۔"

سکندر نے کہا۔

"میں دیوتا کی قسم کھاتا ہوں کہ تمہارا راز میرے سینے میں راز بن کر رہے گا۔"

ارسطو بولا۔

"اور میں بھی تمہاری بات کسی سے نہیں کروں گا مگر ایک بات کا تم بھی وعدہ کرو کہ میرے شاگرد سکندر کو غیب کی باتیں نہیں بتایا کرو گے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے کہا۔

"میں وعدہ کرتا ہوں"

سکندر اعظم بولا۔

"مجھے پوچھنے کی ضرورت بھی نہیں ہو گی استاد مکرم! میں عمل کا قائل ہوں۔ انسان کو محنت اور لگن سے صرف کام کرنا چاہیے۔ باقی اس کا نتیجہ خدا کو سونپ دینا چاہیئے"

ناگ نے کہا۔

"ملک مصر میں میرے دو دوست رہتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ انہیں خبر کر آؤں کہ میں سکندر اعظم کے پاس کچھ وقت گزاروں گا۔ یہ اطلاع دے کر میں واپس آجاؤں گا"

سکندر نے کہا۔

"اگر تم نہ آئے تو مجھے بے حد دکھ ہو گا"

ناگ بولا۔

"ہم لوگ جو وعدہ کرتے ہیں اسے پورا ضرور کرتے ہیں"

کسی کو معلوم نہیں تھا کہ اس وقت سکندر اعظم کی پرانی خادمہ جس نے اسے ناگن کے انسانی شکل میں بدلنے کی بات بتائی تھی۔ باغ میں سے گزر رہی تھی کہ اسے سکندر اور ارسطو کسی تیسرے شخص سے باتیں کرتے سنائی دیئے۔ اس پرانی تجربہ کار شاہی خادمہ کا نام طرائی تھا۔ اس نے جب دیکھا کہ ارسطو اور سکندر

ایک ایسے نوجوان سے باتیں کر رہے ہیں۔ جس کا سر غائب ہے تو وہ جلدی سے جھاڑیوں کے پیچھے چھپ کر ان کی باتیں سننے لگی۔ اس نے ناگ کے بارے میں سب کچھ جان لیا کہ یہ نوجوان اصل میں ایک سانپ ہے۔ وہ سمجھ گئی کہ یہ ناگ دیوتا ہے اور اس سے بے پناہ کام لیے جا سکتے ہیں۔ طرائی کو بہت سے بابل کے قدیم منتر یاد تھے۔ کیونکہ وہ بابل کے ایک کاہن کی بیٹی تھی۔

اس نے اسی وقت فیصلہ کر لیا کہ وہ ناگ کو اپنے قبضے میں لانے کی سر توڑ کوشش کرے گی۔ اس وقت ناگ سکندر سے کہہ رہا تھا۔

"میں واپس جاتا ہوں۔ بہت جلد ملک مصر سے واپس آ جاؤں گا"

ارسطو نے مسکرا کر کہا۔

"کیا تم دوبارہ سانپ بن کے جاؤ گے؟"

ناگ بولا۔

"اگر آپ کی یہی خواہش ہے تو میں سانپ بن کر شاہی باغ سے نکل جاتا ہوں۔ ویسے یہاں سے باہر جا کر مجھے عقاب کی شکل اختیار کرنی ہو گی تاکہ میں سفر تیزی سے طے کر سکوں"

اتنا کہہ کر ناگ سانپ کی جون میں آگیا۔ یہ سیاہ رنگ کا ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایسا سانپ تھا کہ جس کی گردن غائب تھی۔ ناگ وہاں سے رینگتا ہوا درختوں کی طرف چلا اور اندھیرے میں گم ہوگیا۔ اسے جاتا دیکھ کر خادمہ طیرانی تیزی سے دوسری طرف کو گئی اور اس پگڈنڈی پر چھپ کر بیٹھ گئی جہاں سے ناگ کو گزرنا تھا۔ جونہی اندھیرے میں اسے سانپ کا سایہ نظر آیا طیرانی نے اپنے کاہن باپ کا بتایا ہوا ایک خاص منتر پڑھنا شروع کر دیا۔ جب ناگ اس کے قریب سے گزرا تو طیرانی نے اس پہ پھونک مار دی۔ ناگ کو ایسے لگا جیسے اس کے جسم سے ٹھنڈی یخ ہوا کا جھونکا ٹکرا گیا ہو۔ اس کا سارا جسم ایک دم سن ہوگیا۔ اس نے پھنکار مار کر عقاب کی شکل بدلنی چاہی مگر وہ اس قدر سن ہو چکا تھا کہ اس کے منہ سے پھنکار بھی نہ نکل سکی۔

اتنے میں جھاڑیوں میں سے خادمہ طیرانی باہر نکلی اور اس نے ناگ کو جھپٹ کر اُٹھا لیا۔ ناگ نے اسے ڈسنا چاہا مگر وہ سرد ہو کر برف بن چکا تھا۔ اس کا منہ ذرا سا بھی نہ کھل سکا۔ طیرانی نے ناگ کو اُٹھا کر اپنی چادر میں لپیٹ لیا۔ اور تیز تیز قدم اُٹھاتی باغ کے اندھیرے میں سے نکل کر اپنے مکان کی طرف چل دی۔ جو شاہی محل کے کونے میں باغ کی اونچی دیوار کے سائے میں بنا ہوا تھا۔ اس مکان میں خادمہ طیرانی اکیلی رہتی تھی۔ چونکہ وہ ادھیڑ عمر اور پرانی خادمہ تھی اس لیے وہ شاہی محل میں دوسری کنیزوں اور خادماؤں پر صرف حکم ہی چلاتی تھی۔ اسے اور کوئی کام نہیں ہوتا تھا

مگر یہ خادمہ بہت لالچی اور حریص تھی۔ اس کی ایک ہی خواہش تھی کہ کسی طرح اسے اتنی دولت مل جائے کہ وہ اپنے وطن بابل جا کر ایک شاندار محل بنائے اور باقی زندگی عیش و آرام سے شاہی ملکہ کی طرح گزار دے۔ وہ جانتی تھی کہ ناگ دیوتا اس کی یہ ہر خواہش پوری کر سکتا ہے۔ اسی لیے اس نے اپنے منتر کے طلسم میں ناگ کو جکڑ کر اپنا قیدی بنا لیا تھا۔ اس نے اپنے مکان کی پچھلی کوٹھڑی میں لے جا کر ناگ کو پتھر کے ایک چھوٹے سے مرتبان میں بند کر کے اوپر پتھر کا ڈھکن دے دیا۔

ناگ اس میں برف کی طرح ٹھنڈا یخ ہو کر خاموش بیٹھا تھا۔

O

Uploaded for:
Pakistan Virtual Library
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر کی قبر

رات گزر گئی۔ ناگ سرائے میں واپس نہ آیا۔
عنبر تھیوسانگ اور ماریا کو بے حد تشویش ہوئی کہ خدا نہ کرے وہ کسی مصیبت میں نہ پھنس گیا ہو۔ ماریا نے عنبر سے کہا۔

"وہ ضرور ہم لوگوں سے ناراض ہو کر چلا گیا ہے۔ میں نے اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ ناراض ہے۔"

"مگر ہم نے اسے کیا کہا تھا؟" عنبر بولا۔ "یہی نا کہ وہ لوگوں کی نظروں سے دور رہ کر کمرے میں بیٹھے۔ اس لیے کہ ہم نہیں چاہتے تھے کہ یہاں فضول قسم کا کوئی ہنگامہ نہ کھڑا ہو جائے۔ لوگ تو تماشہ بنا دیتے ہیں۔"

تھیوسانگ بولا۔

"اگر وہ اتنی سی بات پر ناراض ہو کر چلا گیا ہے تو اس نے بڑی حماقت کی ہے۔ بھلا یہ کوئی ناراض ہونے والی بات تھی بھلا۔"

عنبر بولا۔

"بھئی ہم تو اسی کی بھلائی کی بات کر رہے تھے۔"
ماریا کہنے لگی۔

"وہ تو ٹھیک ہے۔ مگر اب اسے کہاں تلاش کیا جائے۔ ادھر سے پرسوں اس مہینے کی سب سے اندھیری رات ہے اور ہمیں یہاں سے کوچ بھی کرنا ہوگا۔"

تھیوسانگ خاموش رہا۔ عنبر نے کہا۔

"ہمیں ایک بار اسے شہر میں چل کر دیکھنا ہوگا۔ مگر اس کی تو خوشبو بھی نہیں آرہی۔"

ماریا بولی۔

"میرے خداوند! کہیں وہ کسی دوسرے شہر تو نہیں چلا گیا؟"

"کیسے جا سکتا ہے؟" تھیوسانگ نے کہا۔

ماریا نے کہا۔

"ہم نے اس کے ہاتھ تو نہیں پکڑ رکھے۔ وہ ناراض ہے ہم سے۔ ہو سکتا ہے ہمیں اذیت دینے کے لیے گم ہو گیا ہو۔"

"یہ اچھی بات نہیں ہے۔" عنبر نے کہا۔ "بہرحال ہم اسے جگہ جگہ تلاش کریں گے۔"

دوسرے اور تیسرے دن عنبر ماریا اور تھیوسانگ نے شہر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کا چپہ چپہ چھان مارا مگر ناگ کا کہیں سراغ نہ ملا۔ اس کی خوشبو بھی انہیں کہیں محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ تینوں دوستوں کو ناگ کی حماقت پر غصہ بھی آ رہا تھا۔ اور انہیں فکر بھی بہت لگی تھی۔ کہ خدا جانے ناگ کس حال میں ہے۔ کہاں پر ہے؟ پہلے تو انہوں نے یہی سوچا کہ جب تک ناگ کا سُراغ نہیں ملتا وہ مصر سے مُردہ فرعونوں کی بستی کی طرف روانہ نہیں ہوں گے۔ لیکن پھر انہوں نے سوچا کہ کہیں اتنی دیر میں کیٹی پر کوئی قیامت نہ گزر جائے۔ وہ تو موت کی وادی میں پہنچی ہوئی تھی۔ تھیوسانگ نے کہا کہ وہ مصر میں رہ کر ناگ کا سراغ لگائے گا۔ ماریا اور عنبر مُردہ فرعونوں کی بستی کی طرف نکل جائیں تاکہ کیٹی کا بھی کچھ اتہ پتہ معلوم کیا جائے۔ عنبر نے تھیوسانگ کی تجویز پر کچھ دیر غور کیا۔ پھر کہا۔

"تھیوسانگ کا خیال ٹھیک ہے۔ میں اور ماریا مُردہ فرعونوں کی بستی کی طرف چلتے ہیں۔ تھیوسانگ یہیں رہ کر ناگ کو تلاش کرے۔ ہو سکتا ہے ناگ اگر کسی جگہ رُک گیا ہے۔ تو وہ اسی کارواں سرائے میں واپس آجائے"

اس فیصلے کے بعد مہینے کی تاریک ترین رات کو ماریا اور تھیوسانگ نے عنبر کو ساتھ لیا اور شاہی قبرستان میں پہنچ گئے۔ سانپ کی اطلاع کے مطابق اسی شاہی قبرستان میں آدھی رات کو مُردہ فرعونوں کی بستی کی جانب سے سیاہ پوش گورکنوں نے آنا تھا تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ کہیں

شاہی فرعونوں کے خاندان کی کوئی نئی لاش تو وہاں دفن نہیں ہوئی۔ کیونکہ فرعونوں کا شاہی خاندان ابھی مصر کے شاہی محل میں ہی تھا۔ اگرچہ حکومت یونانی فرعون کی تھی۔

انہوں نے عنبر کے لیے ایک تابوت پہلے سے تیار کروا کر قبرستان میں اس جگہ خشک جھاڑیوں میں چھپا رکھا تھا جہاں عنبر کے لیے قبر کھُدی ہوئی تھی۔ رات تاریک اور سنسان تھی۔ قبرستان میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔ کھُدی ہوئی قبر کا گڑھا منہ پھاڑے ہوئے تھا۔ عنبر نے تھیوسانگ کو تاکید کرتے ہوئے کہا۔

"تھیوسانگ! تمہیں اسی لیے پیچھے چھوڑے جا رہے ہیں کہ تم ذمے دار بھی ہو اور تمہارے پاس ایک غیر معمولی شعبدہ بھی ہے۔ تم اسی کارواں سرائے کی کوٹھڑی میں ٹھہرنا۔ تمہارے پاس کافی رقم ہے۔ دن میں ناگ کو تلاش کرنا۔ رات کو سرائے میں آجایا کرنا"

تھیوسانگ بولا۔

"مجھے تو ناگ کے ساتھ اب تم دونوں کی بھی فکر لگ گئی ہے۔ خدا جانے تمہارے ساتھ کیا حالات پیش آتے ہیں"

ماریا نے کہا۔

"تم ہماری پروا نہ کرنا بھائی تھیوسانگ۔ ہمارے ساتھ تو ایسا ہوتا ہی رہتا ہے۔ ہم ان خطرناک ایڈونچروں کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عادی ہو گئے ہیں۔ بار بار موت کے منہ میں جاتے ہیں اور باہر بھی نکل آتے ہیں۔"

عنبر بولا۔

"رات گہری ہو رہی ہے۔ تھوڑی دیر میں آدھی رات ہو جائے گی۔ اب مجھے قبر میں بند کر دو۔"

تھیوسانگ اور ماریا نے عنبر کو تابوت میں لٹا کر اس کے ماتھے پر فرعونوں کا خاص نشان بنایا۔ اس کے دونوں ہاتھ سینے پر رکھے۔ پھر تابوت کو بند کر کے اسے قبر میں اتار کر قبر کو اوپر سے بند کر کے کتبہ لگا دیا جس پر لکھا تھا۔

"یہاں فرعون کے شاہی خاندان کا ایک شہزادہ عنبر دفن ہے۔"

کتبے پر پہلے ہی سے بلی کا فرعونی نشان بنا دیا گیا تھا۔ اب ماریا اور تھیوسانگ ہی قبر کے باہر رہ گئے تھے۔ ماریا نے کہا

"تھیوسانگ! قبر سے ہٹ کر وہ سامنے جھاڑیوں کے پیچھے آجاؤ۔ کیونکہ آدھی رات ہونے والی ہے۔ گورکن آنے ہی والے ہوں گے۔"

وہ جھاڑیوں کے پیچھے آکر چھپ کر بیٹھ گئے۔ ان کی نگاہیں اندھیرے میں عنبر کی قبر پر لگی تھیں۔ تھیوسانگ آہستہ سے بولا۔

"ماریا! ہو سکتا ہے سانپ نے یونہی کہہ دیا ہو۔ مجھے

تو یقین نہیں کہ پر اسرار مُردہ فرعونوں کی بستی سے گورکنوں کی ٹولی مہینے کی تاریک رات کو یہاں آتی ہے۔"

ماریا نے آہستہ سے جواب

"سانپ جھوٹ نہیں بولا کرتے تھیوسانگ! یہ کام صرف انسان ہی کے حصے میں آیا ہے۔ کہ وہ جھوٹ بھی بڑی آسانی سے بول جاتا ہے۔"

ابھی وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ انہیں قبرستان کی ٹوٹی ہوئی دیوار کے اوپر کچھ انسانی سائے دکھائی دیئے۔ ماریا نے سرگوشی میں کہا۔

"مُردہ بستی کے گورکن آگئے ہیں۔ میں قبر پر جاتی ہوں تم آواز بالکل نہ نکالنا۔"

یہ کہہ کر ماریا اندھیری فضا میں آہستہ سے اوپر کو اچھلی اور سائے کی طرح تیرتی ہوئی عنبر کی قبر کے اوپر آ گئی۔ اس نے دیکھا کہ قبرستان کی دیوار کی طرف سے چار سیاہ پوش سائے جن کے ہاتھوں میں کدالیں پکڑی ہوئی تھیں۔ آہستہ آہستہ قبرستان میں داخل ہوئے۔ ان کے قد لمبے اور شانے چوڑے تھے۔ ان کے منہ سر اور جسم سیاہ لبادوں میں چھپے ہوئے تھے۔ ماریا نے کسی خطرے کے پیش نظر ان کے قریب جانا مناسب نہ سمجھا اور وہیں قبر کے پیچھے ہو گئی۔

چاروں گورکن آہستہ آہستہ چلتے عنبر کی قبر کے ارد گرد آکر کھڑے ہو گئے۔ وہ سب کے سب خاموش تھے۔ ان میں سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایک گورکن سرہانے کی طرف آیا۔ عنبر کا کتبہ جھک کر دیکھا۔ آہستہ سے بولا۔

"یہ شاہی فرعونی خاندان کا شہزادہ ہے۔ اسے لے چلو۔"

یہ اشارہ پاتے ہی تینوں گورکنوں نے قبر کھودنی شروع کر دی۔ تابوت باہر نکال کر اس کا ڈھکنا اٹھایا۔ چاروں نے باری باری عنبر کی "مردہ لاش" دیکھی۔ سرہانے کی طرف کھڑے گورکن نے تابوت اٹھانے کا اشارہ کیا۔ ماریا ایک طرف زمین سے دس پندرہ فٹ اوپر ہوا میں کھڑی یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ گورکنوں نے تابوت کو بند کیا اور پھر کاندھوں پر اٹھایا اور اندھیری رات میں قبرستان کی ٹوٹی ہوئی دیوار کی طرف آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے چل پڑے۔ ماریا بھی ان کے ساتھ ساتھ آگے کو رینگنے لگی۔ اس بات سے ماریا کو بڑی تسلی ہوئی تھی کہ ان گورکنوں کے پاس کوئی ایسا طلسم وغیرہ نہیں تھا کہ جس سے انہیں ماریا کے وہاں موجود ہونے کا احساس ہوتا۔

چاروں گورکن عنبر کا تابوت اٹھائے قبرستان کی سنسان تاریکی میں قبر کی ٹوٹی ہوئی دیوار کے درمیان سے گزر کر باہر ریت کے ڈھیریوں کے درمیان چلنے لگے۔ عنبر اگرچہ زندہ تھا مگر تابوت میں بند ہونے کی وجہ سے اسے یہ معلوم نہیں ہو سکتا تھا کہ اسے کہاں لے جایا جا رہا ہے۔ قبرستان میں اس نے ایک آنکھ تھوڑی سی کھول کر اندھیرے میں تابوت کے

اردگرد کھڑے چار سیاہ پوش گورکنوں کو ضرور دیکھ لیا تھا۔ مگر اسے یقین تھا کہ ماریا بھی اس کے ساتھ ساتھ چل رہی ہوگی۔ اور وہ جہاں بھی جائے گا وہ اس کے ساتھ ہوگی۔

چاروں گورکن تابوت لے کر ریت کی ڈھیریوں میں سے گزرتے اندھیری رات میں ایک ٹوٹے پھوٹے اہرام کی دیوار کے پاس آ گئے۔ اس اہرام کی دیوار میں ایک شگاف تھا جس کے باہر پہلے ہی سے ایک سیاہ پوش گورکن بیٹھا ان کا انتظار رہا تھا۔ چاروں گورکنوں کو دیکھ کر وہ جلدی سے اٹھا اور شگاف ں داخل ہو گیا۔ چاروں گورکن بھی عنبر کے تابوت کو لے کر شگاف ں سے دوسری طرف گزر گئے۔ ماریا بھی ان کے پیچھے پیچھے اف میں داخل ہو گئی۔ دوسری طرف گھُپ اندھیرا تھا۔ پہلے تو ماریا کو کچھ نظر نہ آیا۔ پھر اندھیرے میں دھندلی چھائیاں سی ابھرنے لگیں۔ یہ ایک گول کنواں سا بنا ہوا تھا۔ رکن ایک کنوئیں میں کھڑے تھے۔ کنوئیں کی گول دیوار پر اہرام کی تکونی چوٹی تک چلی گئی تھی۔ عنبر کا تابوت انہوں کنوئیں کے درمیان میں رکھ دیا تھا۔ ماریا ایک طرف ہٹ کنوئیں کی دیوار کے ساتھ لگی حیرت سے سوچ رہی تھی کہ یہ گ یہاں سے آگے کہاں جائیں گے کیونکہ ظاہر ہے یہ کنواں ردہ فرعونوں کی بستی نہیں تھی۔

ایک گورکن نے حکم دیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

وہ ایک دوسرے کے ہاتھ تھام کر تابوت کے گرد دائرہ بنالو۔"

پانچوں گورکنوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ کے ہاتھ میں ... کر تابوت کے گرد ایک دائرہ بنا لیا۔ ماریا گھبرائی کہ یہ لوگ کس جگہ جا رہے ہیں۔ کہیں وہ پیچھے نہ رہ جائے۔ کیونکہ ... نے کسی کا ہاتھ نہیں پکڑ رکھا تھا۔ ماریا نے سوچا کہ سا... کے لیے تابوت سے بہتر کوئی جگہ نہیں ہے چنانچہ وہ ان گورکنوں کے درمیان تابوت کے اوپر آکر کھڑی ہو گئی۔

جس گورکن نے ان سب کو دائرہ بنانے کا حکم دیا تھا اس نے اپنا منہ اوپر کیا اور حلق سے شہپر کی گرج کی طرح تین بار آواز نکالی۔ اس کے ساتھ ہی کنوئیں میں بجلی کوند گئی۔ روشنی کا زبردست جھپاکا ہوا۔ پھر گہرا اندھیرا چھا گیا۔ اور ماریا کو محسوس ہوا کہ تابوت آہستہ آہستہ اوپر کو اٹھ رہا ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے گرد کھڑے گورکن بھی اُٹھتے چلے آ رہے ہیں۔ ماریا تابوت پر بیٹھ گئی۔ تابوت کے اندر لیٹے عنبر کو ماریا کی خوشبو متواتر آ رہی تھی۔ مگر وہ چپ تھا ... خاموشی سے کنوئیں کے اوپر کی طرف دیکھ رہی تھی۔ تابوت ... کی چوٹی سے باہر نکلا تو پھر نیچے اترنے کی بجائے آسمان طرف اوپر ہی اوپر اٹھتا چلا گیا۔ کچھ دور اوپر جانے کے بعد تابوت نے مشرق کی جانب سیدھ میں اڑنا شروع کر دیا۔ پانچوں

سیاہ پوش گورکن اسی طرح ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے دائرے کی شکل میں ساتھ ساتھ اُڑتے چلے جا رہے تھے۔

ماریا حیران ہوئی کہ یہ لوگ کوئی جادوگر ہیں۔ آسمانی بھوت ہیں یا خلائی مخلوق ہیں۔ کیا ہیں آخر اور عنبر کے تابوت کو اس طلسمی اڑان کے ساتھ جس مُردہ فرعونوں کی بستی میں لیے جا رہے ہیں۔ وہاں کون سی مخلوق آباد ہے۔ کیا واقعی یہ لوگ مُردہ ہیں یا مُردہ رُوحیں ہیں؟ ماریا یہی کچھ سوچ رہی تھی اور عنبر کا تابوت اور گورکن کسی جیٹ ہوائی جہاز کی رفتار کے ساتھ اندھیری رات میں اُڑتے ہوئے ایک سیاہ بادل کے ٹکڑے میں داخل ہو گئے۔ تابوت جونہی کالے بادل میں داخل ہوا بجلی زور سے کڑکی۔ روشنی کا جھپاکا ہوا اور ماریا نے جیسے اپنے آپ آنکھیں بند کر لیں۔ پھر اسے محسوس ہوا کہ تابوت ذرا سا جھک گیا ہے اور نیچے کی طرف اتر رہا ہے۔

ماریا نے آنکھیں کھول دیں۔ تابوت، ماریا اور گورکن ابھی تک کالے بادل میں ہی تھے۔ ماریا کو سوائے سیاہ بادل کی تہہ در تہہ لہروں کے اوپر کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ تابوت آگے سے نیچے کو جھک گیا تھا اور گورکن بھی کھڑے کھڑے جیسے آگے کو جھک گئے تھے۔ یہ ٹولی تیزی سے نیچے کو جا رہی تھی۔ آخر سیاہ بادل آگے سے ہٹ گیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا نے غور سے دیکھا تو اُسے نیچے اندھیرے میں ک
میناروں اور پھولے ہوئے گنبدوں والا ایک ویران محل ن
آیا۔ جس کے اندر کہیں سے بھی روشنی کی ایک کرن تک ن
آرہی تھی۔ یہ تاریک محل بھی صرف ماریا کی آنکھیں ہی دیکھ
تھیں۔ تابوت اس ڈراؤنے آسیبی محل کے اندر صحن میں ا
کر اُکھڑے ہوئے فرش پر رکھ گیا۔ گورکنوں نے ایک
دوسرے کے ہاتھ چھوڑ دیئے۔

اب انہوں نے ایک بار پھر تابوت کو کاندھوں پہ اُ
لیا۔ اور سنسان تاریک محل کے ٹھنڈے برآمدوں میں
گزرتے ہوئے ایک جھکی ہوئی محراب کے اندر آگئے۔ یہ
مُردہ فرعونوں کے کمرہ خاص کا بڑا برآمدہ تھا۔ جہاں حساب کتا
کے لیے سب سے پہلے کیٹی کو لایا گیا تھا۔ ماریا اس بات
بہت مطمئن تھی کہ ابھی تک کسی کو اس کی موجودگی کا احساس نہیں
ہوا تھا۔ محرابی دروازے کے برآمدے میں ایک جانب درو
پر ستونوں کے ساتھ دو انسانی ڈھانچے ہاتھوں میں نیزے
کھڑے تھے۔ ایک گورکن نے ایک انسانی ڈھانچے کے پاس
جا کر اس کے کان میں کچھ کہا۔ ہڈیوں کے ڈھانچے میں حرکت
پیدا ہوئی۔ اور اس نے نیزہ بلند کر دیا۔ نیزے کے بلند ہوتے
ہی مُردہ فرعون کے کمرہ خاص کا دروازہ کھل گیا۔ ایک گورکن
باہر کھڑا رہا۔ چار گورکن عنبر کا تابوت لے کر دوسری طرف دا

ہو گئے۔

یہ وہی کمرہ تھا جہاں کیٹی کو حساب کتاب کے لیے لایا گیا تھا۔ تخت پر پیچھے بلّی کا بت بنا ہوا تھا۔ آمنے سامنے کرسیوں پر ممیاں ساکت بیٹھی تھیں۔ گورکنوں نے تابوت تخت کے آگے فرش پر رکھ دیا۔ کمرے میں نیلی موم بتیاں جل رہی تھیں جن کی روشنی نے ماحول کو زیادہ پُراسرار اور آسیبی بنا دیا تھا۔ گورکن ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔ اتنے میں تخت کے پیچھے گرا ہوا پردہ ایک طرف ہٹا اور مُردہ فرعون سر پہ فرعونوں کا تاج رکھے آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتا اندر داخل ہوا۔ ممیوں اور گورکنوں نے اپنے اپنے سر جھکا دیئے۔ مُردہ فرعون بڑی شان سے قدم قدم چلتا آیا۔ اور تخت پہ خاموشی سے بیٹھ گیا۔

پھر اس نے تابوت کی طرف دیکھ کر کہا۔

"یہ ہمارے شاہی خاندان کا آدمی ہے کیا؟"

گورکن سر جھکا کر بولا۔

"عظیم سورج دیوتا فرعون! یہ شاہی خاندان کا کوئی گمنام شہزادہ ہے اور کل رات دفن ہوا تھا۔"

مُردہ فرعون نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

"حساب کتاب والوں کو بلوایا جائے۔"

اسی وقت وہی کاہن حاضر ہوا جس کے سینے کے ساتھ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بہت بڑی کتاب لگی تھی۔ وہ جھک کر تعظیم بجا لایا اور تخت کے پاس ادب سے کھڑا ہو گیا۔ مُردہ فرعون نے کہا۔

"اس کا نام کتاب میں دیکھو۔ کتبے پر اس کا نام عنبر لکھا ہے۔ بتاؤ کیا یہ ہمارے شاہی خاندان سے تعلق رکھتا ہے؟"

"ابھی دیکھتا ہوں عظیم سورج دیوتا!"

کاہن نے کتاب زمین پر رکھ دی اور اس کے ورق الٹنے لگا۔ پھر ایک جگہ انگلی رکھ کر کوئی نام پڑھا اور بولا۔

"عظیم سورج دیوتا! اس کا نام یہاں بھی عنبر ہی لکھا ہے یہ آپ کے شاہی خاندان کا ایک فرد ہے۔"

مُردہ فرعون نے حکم دیا کہ اس کے گناہوں کی فہرست لائی جائے۔ کاہن اعظم نے فوراً کتاب کے دو چار ورق الٹے اور صفحے پر گہری نگاہ ڈال کر حیرت سے کہا۔

"عظیم سورج دیوتا! جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں اس کا مجھے یقین نہیں آ رہا۔"

مُردہ فرعون نے پوچھا۔

"تم کیا دیکھ رہے ہو؟"

کاہن اعظم بولا۔

"عظیم فرعون! میں دیکھ رہا ہوں کہ اس شخص کے گناہوں

کی فہرست اتنی لمبی ہے کہ ان کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔ مجھے تو ایسا لگتا ہے عظیم سورج دیوتا کہ جیسے یہ شخص ایک زندگی نہیں بلکہ کئی زندگیاں بسر کر چکا ہے۔"

مُردہ فرعون نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ انسان کا ایک ہی جنم ہوتا ہے۔ اسے قدرت کی طرف سے صرف ایک ہی زندگی ملتی ہے۔"

کاہن اعظم نے بڑے ادب سے کہا۔

"عظیم سورج دیوتا! پرانے زمانے کی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ انسان جب مر جاتا ہے تو اس کی رُوح کسی دوسرے جسم میں داخل ہو جاتی ہے اور اپنے گناہوں اور نیکیوں کے مطابق اگلی زندگی میں یا تو خوش و خرم رہتی ہے اور یا پھر اپنے گناہوں کی سزا بھگتتی ہے۔ ہو سکتا ہے یہ شخص دس بارہ جنم زندگی بسر کر چکا ہو کیونکہ یہاں اس کے جو گناہ ہیں وہ پانچ ہزار سال تک پھیلے ہوئے ہیں۔"

مُردہ فرعون کے پیچھے تخت پر لگی بلی کے حلق سے غراہٹ کی آواز نکلی۔

مُردہ فرعون نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"مقدس بلی نے گواہی دے دی۔ اس شخص کا نام کیا لکھا ہے؟"

کاہن اعظم نے کہا۔

"کتاب میں اس کا نام عنبر لکھا ہے حضور!"

مُردہ فرعون نے حکم دیا۔

"اس مُردہ شخص کی لاش کو برف کے جہنم میں سات روز کے لیے پھینک دیا جائے۔ آٹھویں روز اسے برف کے جہنم سے نکال کر موت کے محل کی بچھوؤں کی سُرنگ میں ڈال دیا جائے۔ اس کے گناہوں کی فہرست جتنی لمبی ہے۔ اسے سزا بھی اتنی ہی سخت دی جانی چاہیئے۔ ہمارے حکم پر عمل کیا جائے۔"

ماریا ایک طرف چُپ چاپ کھڑی یہ سب سن رہی تھی۔ اس کو معلوم تھا کہ یہ لوگ عنبر کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ وہ اس ماحول کو دیکھ رہی تھی کہ سب کچھ کیا ہے۔ کیا یہ آسیب کا ماحول ہے یا محض فراڈ یا دھوکہ ہے۔ دھوکا نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ ماریا خود تابوت کے ساتھ ہوا میں اُڑتی ہوئی یہاں پہنچی تھی۔ ماریا کے لیے یہ ایک معمہ تھا۔ جسے وہ حل نہیں کر پائی تھی۔ اب اسے کیٹی کی تلاش تھی کہ جلدی سے پتہ چل جائے کہ کیٹی کہاں پر ہے۔

اتنے میں گورکنوں نے تابوت اُٹھایا اور مُردہ فرعون کے محل سے نکل کر بچھوؤں کی سرنگ کی طرف چل پڑے۔ ماریا بھی تابوت کے ساتھ ساتھ تھی۔ گورکنوں نے محل کے باہر جا کر ایک جگہ تابوت رکھ دیا۔ اور واپس چلے گئے۔ ماریا کو عنبر کے ساتھ بات کرنے کا موقع مل گیا۔ اس نے تابوت کے قریب آ کر کہا۔

"عنبر بھیا! تم سن رہے ہو؟"

عنبر کی آواز آئی۔

"سن رہا ہوں۔ تمہارے آس پاس کوئی آدمی تو نہیں ہے؟"

ماریا نے کہا۔

"کوئی نہیں ہے۔ کم بخت منحوس گورکن تابوت رکھ کر چلے گئے ہیں۔ یہ تمہیں بچھوؤں کی سرنگ میں لے جا رہے ہیں۔"

عنبر نے جواب دیا۔

"میں نے سن لیا تھا۔ یہ فرعون کون تھا؟"

ماریا بولی۔

"مُردہ فرعون تھا۔ آنکھیں سفید ٹھنڈی برف کی طرح تھیں۔ تخت کے پیچھے بلی کا بُت تھا اور کرسیوں پر ممیاں بیٹھی تھیں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر کہنے لگا۔

"ہم یہاں آئے کس طرح سے ہیں۔ مجھے احساس ہوا تھا۔ جیسے میں ہوا میں اُڑ رہا ہوں۔"

ماریا نے جواب دیا۔

"تمہارا خیال درست ہے عنبر۔ میں حیران ہوں کہ یہ مخلوق کیا شے ہے۔ یہ تمہارے تابوت کو ہوا میں اُڑا کر یہاں لائی ہے اور کچھ معلوم نہیں کہ یہ کون سی دنیا ہے۔ ہوا میں ہے یا زمین پر ہے۔"

عنبر بولا۔

"خدا کا شکر ہے کہ یہاں کوئی ایسا طلسم نہیں کہ جس کے ذریعے تم پکڑی جاتیں۔ اب تم ایسا کرو کہ کیٹی کا سراغ لگانے کی کوشش کرنا۔ مجھے تو بہر حال سات دنوں تک تابوت کے اندر ہی رہنا پڑے گا۔"

ماریا نے دیکھا کہ سامنے اندھیرے میں سے چار ممیاں اس کی طرف آہستہ آہستہ چلی آ رہی ہیں۔ اس نے آہستہ سے کہا۔

"عنبر! چار مصری ممیاں ہماری طرف بڑھ رہی ہیں۔ اب جب تک میں آواز نہ دوں تم کوئی بات نہ کرنا۔"

وہاں گہری خاموشی چھا گئی۔ ماریا تابوت سے دس فٹ بلند ہو گئی۔ چاروں ممیاں رُک رُک کر چل رہی تھیں۔ تابوت کے پاس آ کر انہوں نے اسے اپنے کاندھوں پر رکھا اور اندھیرے میں ایک سیاہ عمارت کی طرف چلیں۔ ماریا ساتھ ساتھ تھی۔ کالی عمارت کا ایک ہی دروازہ تھا۔ اندر تین سیڑھیاں نیچے جاتی تھیں۔ یہاں سردی شروع ہو گئی۔ عنبر نے بھی سردی کی اس لہر کو تابوت کے اندر محسوس کیا۔ آگے ایک دالان تھا۔ جس کی دیواریں اور فرش برف کے تھے۔ برف کے فرش کے اوپر بھی بڑے بڑے برف کے بلاک پڑے تھے۔ برف کے بلاکوں کے درمیان ایک جگہ بنا دی گئی تھی۔ ممیوں نے عنبر کے تابوت کو برف کے درمیان رکھ دیا۔ اور آہستہ آہستہ باہر نکل گئیں۔ انہوں نے جاتے ہوئے دروازے کو بند کر کے آگے پتھر کی سل رکھ دی۔

ممیوں کے جاتے ہی ماریا نے تابوت کو کھول دیا۔ عنبر باہر نکل آیا۔ چاروں طرف برف ہی برف دیکھ کر بولا۔

"گویا یہ ہے ان کا برف کا جہنم۔"

"ہاں" ماریا نے کہا "یہاں سردی اتنی زیادہ ہے کہ اگر ہمارے جسم عام انسانوں جیسے ہوتے تو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اب تک ہماری قلفی جم گئی ہوتی۔"

عنبر تابوت پر ڈھکنا رکھ کر اس کے اوپر بیٹھ گیا۔ کہنے لگا۔

"کچھ سمجھ میں نہیں آرہا کہ یہ پر اسرار مخلوق کہاں سے آئی ہے۔ اور یہ کون سی جگہ ہے۔"

ماریا نے کہا۔

"مُردہ فرعون کی آنکھوں کو دیکھ کر تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ زندہ انسان نہیں ہے۔ مگر بولتا زندہ انسانوں کی طرح ہے۔ یہ ممیاں بھی مردہ نہیں ہیں۔"

عنبر بولا۔

"کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ہم اسرار و حیرت کے سمندر میں سے گزر رہے ہیں۔ ہمارے ساتھ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ عیار لوگوں کا کوئی گروہ ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ واقعی مُردہ فرعونوں کی بستی ہو۔ اور یہاں مرنے کے بعد شاہی خاندان کے لوگ اپنے اپنے اعمال کی سزا بھگت رہے ہوں۔"

ماریا نے کہا۔

"میرا خیال ہے ہمیں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے تم تو سات روز تک اب اسی جگہ رہو گے کیوں نہ میں اس پر اسرار بستی کا چکر لگا کر کیٹی کا سراغ لگانے

کی کوشش کروں۔"

"اچھا خیال ہے،" عنبر بولا۔ "مگر بے حد احتیاط سے کام لینا کہیں ایسا نہ ہو کہ تم بھی ناگ کی طرح کسی مصیبت میں پھنس جاؤ۔ مجھے یقین ہے کہ یہ طلسم کا گورکھ دھندا ہے۔"

ماریا نے کہا۔

"میں پوری احتیاط سے کام لوں گی۔ ویسے ابھی تک مجھ پر ان کے کسی طلسم کا اثر نہیں ہوا۔"

عنبر نے ایک بار پھر ماریا کو ہوشیار رہنے کی ہدایت کے ساتھ جلد واپس آنے کی تاکید کی اور تابوت کے اندر لیٹ گیا۔

ماریا برف کے جہنم سے باہر نکل آئی۔ اس نے قلعے کی بلندی پر جا کر چاروں طرف نگاہ دوڑائی۔ صحرائی رات کے اندھیرے میں دُور دُور تک ریت کے سیاہ ٹیلے کھڑے تھے۔ ایک جانب مُردہ فرعون کا محل تھا۔ جس کی کسی کھڑکی، کسی روشندان سے روشنی کی ایک کرن بھی باہر نہیں آرہی تھی۔ ماریا محل کے قریب آگئی دیکھا کہ باہر دو سیاہ کفن پوش پہرہ دے رہے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں نیزوں کی بجائے قبریں کھودنے والی کدالیں ہیں۔ ماریا ان کے قریب سے گزر کر نکل گئی۔ انہوں نے ماریا کو محسوس نہ کیا۔ ماریا مُردہ فرعون کے محل کی اونچی چھت والی ٹھنڈی ڈیوڑھی سے نکل کر ایک کمرے میں گئی۔ تو دیکھا کہ وہاں فرعون زمرّد کے تخت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پہ آلتی پالتی مارے بیٹھا ہے۔ سامنے چاندی کے طشت میں ایک انسان کی کھوپڑی رکھی ہے۔ کھوپڑی کے سر پہ ایک پتلی موم بتی جل رہی ہے۔

مُردہ فرعون منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر کھوپڑی کی ٹوٹی ہوئی ناک پر آہستہ سے انگلی لگا دیتا ہے اور پھر پڑھنے لگ جاتا ہے۔ ماریا ڈرتے ڈرتے قریب آ کر ایک طرف کھڑی ہو گئی۔ کھوپڑی نے ذرا سی حرکت کی۔ مُردہ فرعون پڑھتے پڑھتے رُک گیا۔ اور غور سے کھوپڑی کو دیکھنے لگا۔ پھر بولا۔

"اے نمرود کی رُوح کیا تم اپنی کھوپڑی میں آ گئی ہے؟"

کھوپڑی خاموش تھی۔ اس نے دوبارہ کوئی حرکت نہ کی۔ ماریا کو فکر ہوا کہ کہیں کھوپڑی کی رُوح کو اس کی موجودگی کا علم تو نہیں ہو گیا۔ وہ یہ سوچ ہی رہی تھی کہ کھوپڑی ایک دفعہ پھر ہلنے لگی۔ فرعون پھر رُک گیا۔

"اے نمرود کی رُوح! میں نے تیرا چلّہ کیا ہے۔ کیا تو مجھ سے بات نہیں کرے گی؟ میں جانتا ہوں تو آ گئی ہے"

ماریا چپ تھی۔ کھوپڑی بھی ساکت ہو گئی۔ پھر اس کے ٹوٹے پھوٹے دانتوں کے اندر سے آواز آئی۔

"اے مُردہ فرعون! میں نمرود نہیں ہوں۔ بلکہ نمرود کی بیوی سمیرا ہوں۔ مجھے بتاؤ تم نے ہمارا چلّہ کس

لیے کیا ہے؟ تو کیا چاہتا ہے؟ مجھے نمرود نے ہی تمہارے پاس بھیجا ہے۔"

مُردہ فرعون نے کہا۔

"میں نے یہ چلّہ اس لیے کیا ہے کہ میں تم سے مدد چاہتا ہوں۔ کچھ دنوں سے میں محسوس کر رہا ہوں کہ میرے جسم میں زندہ لوگوں کا خون گردش کرنے لگا ہے۔ مجھے اپنی اس دنیا کے خواب آتے ہیں۔ جس دنیا کو میں مرنے کے بعد چھوڑ آیا ہوں۔ مجھے خوف ہے کہ کہیں میں زندہ ہو کر دوبارہ اپنی زمین والی دنیا میں واپس نہ چلا جاؤں۔ میں زندہ ہو کر اپنی زمین کی دنیا میں واپس نہیں جانا چاہتا۔ وہاں میرے لیے سوائے بیماری، بڑھاپا، حکومت کی سازشوں اور بے درد موت کے سوائے اور کچھ نہیں ہے۔ یہاں نہ بیماری ہے۔ نہ بڑھاپا ہے اور نہ موت ہے۔ میں اسی مُردہ دنیا میں رہنا چاہتا ہوں۔"

سمیرا کی رُوح کی آواز آئی۔

"مُردہ فرعون! تیرا اندازہ درست ہے تو زندہ ہو کر اپنی مصیبتوں اور دکھوں سے بھری ہوئی دنیا میں واپس جانے والا ہے۔"

مُردہ فرعون نے ہاتھ سینے پہ باندھ لیے اور عاجزی سے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اے سمیرا کی مقدس رُوح! مجھے اس عذاب سے بچا لے جس سے میں بڑی مشکل سے چھٹکارا حاصل کر کے آیا ہوں"، سمیرا کی رُوح نے کہا۔

"اس کے لیے تمہیں ایک قربانی دینی ہو گی۔"

مُردہ فرعون بولا۔

"میں ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہوں مگر واپس اپنی دنیا میں جا کر بیمار اور بوڑھا ہو کر ایک بار پھر مرنا نہیں چاہتا"، سمیرا کی رُوح نے کہا۔

"تو پھر اپنے موت کے گورکنوں سے کہہ کہ وہ پیچھے زندہ لوگوں کی دنیا میں جائیں۔ ملک مصر کی سب سے حسین لڑکی کو اغوا کر کے یہاں لائیں۔ اس لڑکی کو میرے خاوند نمرود کے نام پر آگ کے الاؤ میں ڈال کر ہلاک کر دے۔ اس کے بعد تیری رُوح ایک بار پھر بیمار ہونے، بوڑھا ہونے اور موت کا لقمہ بننے سے بچ جائے گی۔"

اس کے ساتھ ہی کھوپڑی پر رکھی ہوئی نیلی موم بتی اپنے آپ بجھ گئی۔ سمیرا کی رُوح جا چکی تھی۔ مُردہ فرعون نے کھوپڑی کو اٹھا کر ایک پتھر کے صندوق میں بند کیا اور دوسرے کمرے کی طرف چلا گیا۔ ماریا نے یہ سب کچھ سن لیا تھا۔ وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے گئی۔

مُردہ پہاڑ کا غار

مُردہ فرعون دوسرے کمرے میں جا کر تخت پر بیٹھ گیا۔ تخت کے پیچھے بلّی کا بت بنا ہوا تھا۔ فرعون نے تالی بجائی۔ چار ممیاں لڑکھڑاتے قدموں سے اندر داخل ہوئیں۔ مُردہ فرعون نے حکم دیا۔

"مُردہ بستی کے گورکنوں کو بلاؤ۔"

ممیاں سر جھکا کر واپس چلی گئیں۔ ان کے جانے کے تھوڑی دیر بعد دو سیاہ پوش گورکن ہاتھوں میں کدالیں تھامے داخل ہوئے۔ مُردہ فرعون کے آگے سر جھکایا اور ادب سے خاموش کھڑے ہو گئے۔ مُردہ فرعون نے ان کی طرف غور سے دیکھا۔ پھر رعب دار آواز میں بولا۔

"فوراً ملک مصر میں جاؤ اور وہاں جو لڑکی سب سے بڑھ کر حسین ہو اسے اٹھا کر میرے دربار میں حاضر کرو۔"

دونوں گورکنوں نے سر جھکا دیئے۔ اور ایک ساتھ بولے۔

"سورج دیوتا کے حکم کی تعمیل کی جائے گی۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور دونوں گورکن تین بار سجدہ کر کے باہر نکل گئے۔

ماریا وہاں موجود تھی۔ اب وہ سوچنے لگی کہ اسے کیا کرنا چاہیئے کیا وہ ان گورکنوں کے ساتھ نیچے کی دنیا میں جائے اور بے گناہ حسین لڑکی کو بچائے؟ اسے یہی تجویز پسند آئی۔ کیونکہ اگر یہ شیطان زمین پر سے کسی لڑکی کو اٹھا کر لے آئے تو پھر یہاں اس کی جان بچانا شاید مشکل ہو جائے۔ ماریا تیزی سے گورکنوں کے پیچھے لپکی۔

لیکن اُسے سخت مایوسی کا سامنا کرنا پڑا۔ کیونکہ دونوں گورکن غائب ہو گئے تھے۔ اب ماریا اکیلی نیچے زمین کی طرف نہیں جا سکتی تھی۔ اسے معلوم ہی نہیں تھا کہ وہ کس طریقے سے نیچے کی دنیا میں جائے۔ ناامید ہو کر وہ عنبر کے برف کے جہنم میں دوڑی دوڑی آئی۔ اور اسے ساری بات سنائی۔ عنبر تابوت سے باہر نکل آیا۔ اس وقت تک تابوت بھی برف کے بلاک کی طرح یخ ہو چکا تھا مگر عنبر پہ برف کی سردی کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ وہ کہنے لگا۔

"ماریا! ہم خود اپنی مشکل میں پھنسے ہوئے ہیں ہم اس لڑکی کو کیسے بچا سکیں گے"

ماریا نے کہا۔

"لیکن میں ایک معصوم لڑکی کو زندہ آگ میں جلتے ہوئے بھی نہیں دیکھ سکتی"

عنبر بولا۔

"ہمیں ابھی تک کیٹی کا کچھ پتہ نہیں چل سکا۔ میں یہاں سے باہر نکلا تو ہو سکتا ہے یہاں کی مُردہ مخلوق کا جادو مجھ پر اثر کر جائے۔ میں تو ان لوگوں کی رسموں کو پورا کرتے ہوئے یہاں کے راز معلوم کرنا اور کیٹی کا سراغ لگا کر اسے یہاں سے نکالنا چاہتا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ میں برف کے جہنم میں خاموش پڑا ہوں"

ماریا بولی

"کچھ بھی ہو ہم کیٹی کو بھی ڈھونڈھ لیں گے اور جو لڑکی یہ گورکن بدبخت اغوا کر کے لائیں گے اسے بھی موت کے منہ سے بچا لیں گے"

عنبر کہنے لگا۔

"اسے بچا کر کہاں لے جائیں گے ماریا؟ ہمیں تو واپس زمین پر جانے کا راستہ بھی معلوم نہیں ہے۔ ایک بات تو ثابت ہو گئی ہے کہ یہ بستی ہماری زمین پر نہیں ہے بلکہ اوپر کسی سیارے میں آباد ہے۔ جہاں مرنے والوں کی رُوحیں جسمانی حالت میں رہتی ہیں۔ لیکن یہاں سے واپسی کا راستہ ہمیں بالکل معلوم نہیں"

ماریا نے کہا۔

"کوئی نہ کوئی سبب بن جائے گا۔ میں جاتی ہوں اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی کا ایک بار پھر کھوج لگاتی ہوں۔ لیکن زندہ دنیا سے اغوا کر کے لائی جانے والی لڑکی کے بارے میں بھی چوکس رہنا ہو گا۔

یہ کہہ کر ماریا چلی گئی۔ عنبر ایک بار پھر تابوت میں لیٹ گیا۔ ماریا پر یہ انکشاف بھی ہو گیا تھا کہ اس بستی میں رات ہر رہتی ہے۔ دن کبھی نہیں نکلتا۔ مگر وہ اندھیرے میں بڑی اچھی طرح سے دیکھ سکتی تھی۔ عنبر کے برفانی جہنم سے نکل کر و بائیں طرف ویرانے میں اُڑنے لگی۔ کیا دیکھتی ہے کہ دُور ایک پرانی عمارت ایک طرف کو جھکی ہوئی ہے۔ آس پاس جنگلی جھا میں قبروں ایسی ڈھیریاں بکھری ہوئی ہیں۔ عمارت پرانے محل طرح ہے مگر سیاہ پتھروں کی ہے اور اس کے محرابی درو پر ایک جانب ہڈیوں کا ایک ڈھانچہ ہاتھ میں کدال لیے پہرہ رہا ہے۔ یہ موت کا محل تھا۔ اور کیٹی اسی محل کے اندر سرنگ والی کوٹھڑی میں قید تھی۔ ماریا کو کیٹی کی خوشبو نہیں آ رہی یہاں اسے عنبر کی خوشبو بھی نہیں آتی تھی۔ عنبر کو بھی ماریا کی خوشبو محسوس نہیں ہوتی تھی۔

ماریا ڈھانچے کے قریب گئی تو ڈھانچے نے ذرا سی حرکت کی۔ اس کا کدال والا ہڈیوں کا بازو تھوڑا سا اوپر کو اٹھا اور پھر اپنی جگہ پر آ گیا۔ اس کا مطلب تھا کہ اس مُردہ ڈھانچے نے ماریا کے غیبی جسم کی شعاعوں کو محسوس کیا تھا۔ چونکہ وہ ماریا پر حملہ آور نہیں ہوا تھا۔ اس لیے ماریا دلیری سے دروازے کی طرف گئی۔ دروازہ پتھر کا تھا۔ اور بند تھا۔ ماریا اس میں سے گزر گئی۔

عجیب بات تھی کہ پتھر کے بند دروازے میں سے گزرتے ہوئے ماریا کے جسم کو تین بار شدید جھٹکے لگے۔ جو اس بات کا ثبوت تھے۔ کہ یہاں طلسم پھونکا گیا ہے۔ ماریا پر اس طلسم نے کوئی اثر نہیں کیا تھا۔ اس لیے وہ آگے بڑھتی گئی۔ وہ یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ اس پراسرار آسیبی محل میں کیا ہے۔ اور کہیں کیٹی تو یہاں نہیں ہے۔ یہ ایک اندھیری سرنگ تھی۔ ماریا نے دیکھا کہ وہاں سات کوٹھڑیاں بنی ہوئی ہیں۔ جن کے دروازے بند ہیں۔ پہلی کوٹھڑی میں ماریا کو آہیں بھرنے کی آواز سنائی دی۔ ماریا بند دروازے میں سے اندر چلی گئی۔ کیا دیکھتی ہے کہ ایک اَدھیڑ عمر عورت اپنے بال کھولے فرش پر بیٹھی سسکیاں بھر رہی ہے۔ کبھی ٹھنڈی آہیں بھرنے لگتی ہے۔ ماریا خاموش کھڑی رہی۔ عورت کے منہ سے یہ الفاظ جیسے اپنے آپ نکل گئے۔

"شیطان نے مجھے یہاں بھیج دیا ہے۔ میرا کون ہے جو میری رُوح کو اس عذاب سے نکالے"

ماریا نے آہستہ سے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تم کون ہو اور یہاں تمہیں کس نے قید کیا ہے؟"

ادھیڑ عمر کی عورت تو ایک دم سے چونک پڑی۔ کوٹھڑی کے اندھیرے میں اِدھر اُدھر تکنے لگی۔ پھر گھبرائی ہوئی آواز میں بولی۔

"تم۔۔۔ تم کون ہو؟ ضرور تم موت کی وادی کے شیطان ہو۔ جو عورت کی آواز میں مجھ سے ہمکلام ہے۔"

ماریا نے کہا۔

"میں شیطان نہیں ہوں۔ بہر حال تم یہی سمجھو کہ میں ایک نیک رُوح ہوں اور تمہاری مدد کرنے آئی ہوں۔"

عورت بولی۔

"یہاں تو کبھی نیک رُوح نہیں آ سکتی۔"

ماریا نے کہا۔

"ان باتوں کو بھول جاؤ۔ جو میں پوچھوں اس کا جواب دو۔ تمہارا نام کیا ہے؟"

عورت نے کہا۔

"میرا نام نیکوما ہے۔ اور میں مُردہ فرعون کے حکم سے یہاں کئی برس کی سزا بھگت رہی ہوں۔"

ماریا نے پوچھا۔

"کیا تمہارے علاوہ بھی یہاں کوئی عورت ہے؟"

نیکوما نے کہا۔

"ہاں اے نیک رُوح! ابھی چند روز ہوئے یہاں ایک نیلی آنکھوں والی لڑکی لائی گئی ہے۔ جس کا نام قیسطانی ہے۔"

ماریا چونکی۔

"قیسطانی؟ عجیب سا نام ہے۔ کہاں ہے وہ۔ کیا میں اُسے مل سکتی ہوں۔"

"کیوں نہیں۔" نیکوما نے کہا۔ "وہ یہاں سے آگے ساتویں کوٹھڑی میں پڑی ہوگی۔" وہ سات برس کا عذاب بھگت رہی ہے۔"

ماریا نے نیکوما سے کہا۔ کہ وہ ابھی قیسطانی سے مل کر آتی ہے۔ ماریا وہاں سے نکل کر سرنگ میں سے گزرتی سیدھی ساتویں کوٹھڑی میں جا پہنچی۔ وہاں جاتے ہی کیا دیکھا کہ کیٹی پلنگ پر آنکھیں بند کیے پڑی ہے۔ ماریا نے کہا۔ "کیٹی!"

کیٹی نے ماریا کی آواز سُنی تو چونک کر اُٹھ بیٹھی۔

"ماریا! ماریا بہن! تم؟ خدا کا شکر ہے کہ تم آ گئیں مگر مجھے تمہاری خوشبو کیوں نہیں آ رہی؟"

ماریا نے کہا۔

"مجھے بھی تمہاری خوشبو نہیں آ رہی۔ میں اکیلی نہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہوں۔ عنبر بھی میرے ساتھ ہے۔"

کیٹی تو خوشی سے نہال ہو گئی۔ اسے اپنی مصیبت بھ
بولی۔

"کہاں ہے عنبر بھائی؟"

ماریا نے شروع سے آخر تک اپنی اور عنبر کی ساری
سنائی۔ کیٹی نے بھی اسے اپنی ساری رام کہانی س
بے تابی سے کہا۔

"ماریا! اب یہاں سے نکلنے کا راستہ کون سا ہے؟"

ماریا نے کہا۔

"یہی اب ہمیں معلوم کرنا ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے تمہیں بتایا۔ زمین کی دنیا سے ایک ننھی لڑکی کو یہ اغوا کر کے لائے ہیں۔ اسے یہاں کا مردہ فرعون اپنی زندگی کی بقا کے لیے آگ میں ڈالنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اور ہمیں اس لڑکی کی جان بچا کر واپس اپنے ساتھ لے جانا ہے۔"

کیٹی بولی۔

"لیکن ہمیں تو خود واپسی کا راستہ معلوم نہیں ہے۔"

ماریا نے کہا۔

"اس کا سراغ بھی مل جائے گا۔ اب تم ایسا کرو

کہ اس کوٹھڑی میں اطمینان سے بیٹھو۔ میں عنبر کو جا کر خوشخبری سناتی ہوں کہ کیٹی مل گئی ہے۔"

کیٹی نے پریشانی سے کہا۔

"مجھے اکیلی چھوڑ کر مت جاؤ ماریا۔ اب یہاں میرا دل گھبرائے گا۔ میں بھی تمہارے ساتھ چلتی ہوں۔"

ماریا بولی۔

"تمہارا میرے ساتھ آنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ تم ابھی کوٹھڑی میں اطمینان سے بیٹھی رہو۔ میں بہت جلد پھر آؤں گی۔ کوشش یہی کرو کہ کسی کو شک تک نہ پڑے کہ تمہاری کوئی مددگار روح یہاں پر موجود ہے۔ میں پہلے والی کوٹھڑی کی عورت نیکوما کو بھی نہیں بتاؤں گی کہ تم میری بہن اور دوست ہو۔"

کیٹی نے کہا۔

"نیکوما ایک اچھی عورت ہے۔"

ماریا بولی۔

"پھر بھی ہمیں مکمل رازداری سے کام لینا ہے۔ میں جا رہی ہوں۔ بہت جلد پھر آؤں گی۔"

ماریا کوٹھڑی سے نکل کر سیدھی ادھیڑ عمر عورت نیکوما کی کوٹھڑی میں آ گئی۔ اس نے اسے بتایا کہ ساتویں کوٹھڑی والی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لڑکی قسیطانی تو غم سے نیم بے ہوش پڑی ہے۔ نیکوما آہ بھر
کر بولی۔

"آہستہ آہستہ وہ بھی یہاں کے عذاب کی عادی
ہو جائے گی"

ماریا نے کچھ سوچ کر کہا۔

"نیکوما! تم مجھے بڑی عقلمند اور تجربہ کار مُردہ عورت
لگتی ہو"

نیکوما نے کہا۔

"میں فرعونوں کے شاہی خاندان کی تجربہ کار شہزادی تھی
مگر میرے گناہ زیادہ تھے جس کی وجہ سے مرنے
کے بعد مجھے یہاں عذاب میں ڈال دیا گیا ہے"

ماریا نے پوچھا۔

"کیا تم لوگ کبھی یہاں سے واپس نہیں جا سکتے۔
میرا مطلب ہے واپس اپنی دنیا میں نہیں جاؤ گے؟"

نیکوما بولی۔

"مرنے کے بعد بھی کبھی کوئی واپس اپنی دنیا میں گیا
ہے؟ ہم تو مر چکی ہیں۔ ہم تو اپنی رُوحیں ہیں جو محض
عذاب جھیلنے بھگتنے کیلئے اپنے عارضی جسموں میں آگئی
ہیں۔ عذاب کے دن پورے ہوتے ہی ہماری رُوحیں ہمیشہ

کے لیے یہاں سے رُوحوں کی غیر فانی دنیا میں چلی جائیں گی"

ماریا نے کہا۔

"پھر بھی تمہیں یاد تو ہو گا کہ تمہیں یہاں کیسے لایا گیا تھا"

نیکوما کہنے لگی۔

"تم نیک رُوح ہو۔ کیا تم اتنا بھی نہیں جانتی کہ یہاں
سے واپس زمین کو کون سا راستہ جاتا ہے؟ میں تو
تمہیں کچھ بھی نہیں بتا سکتی۔ کیونکہ مجھے واپسی کے راستے
کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے"

ماریا سمجھ گئی کہ یہ عورت نیکوما بھی بے خبر ہے۔ اس نے کہا۔

"اچھا نیکوما میں جاتی ہوں۔ کاش میں تمہاری کوئی
مدد کر سکتی"

نیکوما نے کہا۔

"تمہارا شکریہ اے نیک روح! مگر ہم مُردہ عورتیں
ہیں۔ واپس اپنی دنیا میں جا کے کیا کریں گی۔ اگر ہم اپنے
گھر چلی بھی گئیں تو گھر والے ہمیں بھوت سمجھ کر بھاگ جائیں
گے۔ اس لیے یہی بہتر ہے کہ جتنا عذاب بلا ہے اسے
صبر شکر کر کے بھگتیں اور پھر آزادی کی زندگی بسر کریں"

ماریا جانے لگی تو نیکوما نے اس سے پوچھا کہ سرنگ میں داخل
ہوتے وقت اس پر طلسم نے اثر نہیں کیا؟ تو ماریا نے اسے بتایا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہ اسے صرف دو تین جھٹکے ہی لگے تھے۔ نیکوما بولی۔

"اس لیے کہ تم ایک نیک رُوح ہو۔"

ماریا نے نیکوما کا شکریہ ادا کیا۔ اور وہاں سے چلی گئی وہ سیدھی عنبر کے پاس آئی اور اسے کیٹی کے بارے میں خوشخبری سنائی۔ عنبر کو بے حد خوشی ہوئی۔ ماریا نے کہا۔

"اسے ایک کوٹھڑی میں قید کر دیا گیا ہے۔ یہاں اس کا نام قسیطانی ہے۔ مگر وہ خیریت سے ہے اور ہمارے ساتھ واپس جانے کے لیے بے قرار ہے۔"

عنبر بولا۔

"اب ہمارے سامنے صرف ایک ہی مسئلہ رہ گیا ہے کہ کسی طرح سے یہاں سے فرار ہونے کا راستہ تلاش کیا جائے۔"

ماریا نے کہا۔

"اس کے لیے میں سر توڑ کوشش کروں گی۔ لیکن سب سے پہلے زمین سے آنے والی حسین لڑکی کا انتظار کرنا ہو گا۔ کیونکہ اس کی جان بچانا ہمارا فرض ہے اور اسے بھی ساتھ لے جانا ہوگا۔"

عنبر نے کہا۔

"واپسی کا راستہ ہمیں اسی صورت میں مل سکتا ہے کہ یہاں جو لوگ موت کے محل میں رہتے ہیں ان میں سے کسی سے یہ راز معلوم کرنا ہوگا۔"

ماریا کہنے لگی۔

"میں سائے کی طرح ان لوگوں کے ساتھ رہوں گی ابھی تو مجھے زمین سے اغوا کر کے لائی جانے والی حسین لڑکی کا انتظار ہے۔ لیکن تم اس برف کے جہنم میں کب تک پڑے رہو گے۔"

عنبر نے کہا۔

"سات دنوں کی تو بات ہے۔ میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ یہاں سے نکال کر یہ لوگ مجھے کہاں لے جاتے ہیں۔ وہاں سے پھر اپنے ایڈونچر کا آغاز کریں گے۔ ویسے میں یہاں تو ہوں ہی اگر میری ضرورت پڑے تو فوراً میرے پاس چلی آنا۔"

ماریا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اب مُردہ فرعون کے محل میں جاتی ہوں۔ کیونکہ جو گورکن زمین پر گئے ہیں وہ وہاں زیادہ دیر نہیں لگائیں گے۔ ہو سکتا ہے وہ حسین لڑکی کو ساتھ لے کر وہاں پہنچ گئے ہوں گے۔"

ماریا برف کے جہنم سے نکل کر اندھیرے ٹیلوں کے سے ہوتی مُردہ فرعون کے محل میں داخل ہو گئی۔ وہاں سناٹا چ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

۔ فرعون کا تخت خالی تھا۔ تخت کے پیچھے جو سیاہ بلی کا بت
تھا وہ خاموش جیسے ماریا کو تک رہا تھا۔ ماریا اس کے
یب سے ہو کر گزری تو بلی کے منہ سے غراہٹ کی آواز
۔ ماریا وہیں رُک گئی۔ بلّی کی طرف غور سے دیکھا۔ بلّی کا سیاہ
پتھر کی طرح خاموش تھا۔ پھر یہ آواز کہاں سے آئی تھی؟
ماریا نے پلٹ کر دیکھا تو اسے ایک کاہن ہاتھ میں تانبے
ما تھامے آہستہ آہستہ چلتا تخت کی طرف آتا دکھائی دیا۔
ں کے پیچھے دو اور کاہن تھے۔ یہ تینوں تخت کے سامنے
چپ چاپ کھڑے ہو گئے۔ اب دو ممیاں نمودار ہوئیں
کر کرسیوں پر بیٹھ گئیں۔ یہ دربار کے شاہی امراء لگتے تھے
والے کاہن نے فرش پر تین بار عصا مارا اور ادب سے کہا۔
"سورج دیوتا کو سلام ہو۔ اس کی امانت پہنچنے
والی ہے۔"
چند لمحوں کے بعد تخت کے پیچھے والا پردہ ہٹا اور فرعون
ی تاج سر پر رکھے اندر داخل ہوا۔ اور تخت پر بیٹھ گیا۔ پھر
ن کی طرف آنکھیں جما دیں اور پوچھا۔
"ہماری امانت کہاں ہے؟"
کاہن نے سر جھکا دیا اور کہا۔
"سورج دیوتا کی امانت آ رہی ہے۔"

کاہن اعظم نے چار بار عصا فرش مارا۔ محرابی دروازے
میں جہاں نیلی موم بتی روشن تھی وہی دو گورکن داخل ہوئے
جنہیں مُردہ فرعون نے مصر کی سب سے حسین ترین لڑکی اغوا
کرنے بھیجا تھا۔ ان کے پیچھے پیچھے دو ممیوں نے ایک لکڑی
کا تختہ اٹھا رکھا تھا۔ جس پر ایک لڑکی سیدھی بے ہوش
پڑی تھی۔
کاہن اعظم نے مُردہ فرعون کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔
"سورج دیوتا آپ پر قربان کی جانے والی حسین
لڑکی حاضر ہے۔"
ممیوں نے تختہ فرعون کے سامنے لا کر رکھ دیا۔ گورکن
ادب سے ایک طرف کھڑے ہو گئے۔ مُردہ فرعون نے آنکھیں
نیچے کر کے تختے پر لیٹی بے ہوش لڑکی کو غور سے دیکھا۔ اس وقت
گورکن نے کہا۔
"سورج دیوتا! ہم نے مصر کے پورے ملک میں رہنے
والی تمام لڑکیوں کو ایک ایک کر کے دیکھا۔ ہمیں اس
سے زیادہ خوب صورت لڑکی کہیں نہیں ملی۔"
مُردہ فرعون نے بے ہوش لڑکی کا جائزہ لیا اور کہا۔
"ہم خوش ہوئے ہیں۔ یہ لڑکی بہت خوب صورت
ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پھر اس نے حکم دیا کہ فوراً موت کے محل میں نمرود کی آگ جلانے کا بندوبست کیا جائے۔ ہم اس لڑکی کو کل اسی وقت نمرود کی آگ کے سپرد کر دیں گے۔ کاہن اعظم نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"سورج کے دیوتا کے حکم کی تعمیل ہو گی۔"

ماریا نے بھی دیکھا کہ لڑکی واقعی بہت ہی خوب صورت تھی۔ سانولا رنگ، چھریرا جسم اور ناک اور ہونٹ اتنے خوب صورت جیسے کسی مجسمہ ساز نے تراشے ہوں۔ اس کے کانوں میں نیلے آویزے تھے۔ چہرے پر نور برس رہا تھا۔ ماریا نے سوچا کہ نہ جانے اس بے چاری کے ماں باپ کا کیا حال ہو رہا ہو گا۔ اس نے فیصلہ کر لیا کہ خواہ کچھ بھی ہو جائے وہ اس لڑکی کو نمرود کی منحوس آگ میں نہیں گرنے دے گی۔

گورکنوں نے اشارہ کیا۔ ممیوں نے بے ہوش لڑکی کے تختے کو اٹھایا اور باہر نکل گئے۔ ماریا ان کے ساتھ ساتھ تھی۔ وہ مصری لڑکی کو لے کر سیدھا موت کے محل کی طرف آ گئے۔ یہاں سیاہ پتھر والی عمارت کے پہلو میں ایک تہہ خانہ تھا جو زمین کے اندر بنایا گیا تھا۔ اور اس کے اوپر ریت کا ویران ٹیلا تھا۔ ممیوں نے لڑکی کو تہہ خانے میں لے جا کر رکھ دیا باہر آ کر دونوں ممیاں وہاں بند دروازے کے آگے پہرہ دینے

لگیں۔ ماریا نے ممیوں کو پہرے پر کھڑے دیکھا تو چپکے سے بند دروازے میں سے گزر کر نیچے بے ہوش حسین لڑکی کے پاس آ گئی۔

وہ ابھی تک بے ہوش پڑی تھی۔ خدا جانے اسے کیا چیز دی گئی تھی کہ اسے ہوش ہی نہیں آ رہا تھا۔ ماریا نے دو تین بار اس کے کان کے پاس منہ لے جا کر اسے آواز دی مگر وہ ہوش میں نہ آئی۔ اس نے سوچا کہ پہلے عنبر کو جا کر اطلاع کرنی چاہیئے۔ پھر اسے خیال آیا کہ پہلے کیٹی کو اطلاع دینی چاہیے۔ کیونکہ وہ اسی موت کے محل کی سرنگ میں پڑی تھی۔ ماریا وہاں سے ہوا میں اڑتی ہوئی موت کے محل کے دروازے پر آئی جہاں انسانی ڈھانچہ پہرہ دے رہا تھا۔ بند دروازے میں سے گزرتے ہوئے ماریا کو پھر تین جھٹکے لگے۔ مگر وہ سرنگ میں آ گئی اور کیٹی کی کوٹھڑی میں جاتے ہی اسے بتایا کہ نیچے کی دنیا سے یہ لوگ حسین لڑکی کو لے آئے ہیں۔

کیٹی بولی۔

"وہ اسے کب آگ میں ڈال رہے ہیں؟"

ماریا نے بتایا کہ کل اسی وقت مُردہ فرعون نے کہا ہے۔

"مگر کیٹی یہاں تو رات ہی رات چھائی رہتی ہے۔ یہ کیسے پتہ چلے گا کہ کل اسی وقت کا ٹائم ہوا ہے یا نہیں؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی بولی۔

"اندازے سے پتہ لگا لیں گے۔ مگر ہمیں تو اس سے پہلے لڑکی کو یہاں سے غائب کر کے کسی محفوظ مقام پر پہنچا دینا ہو گا۔"

ماریا نے کہا۔

"سوال یہ ہے کہ وہ محفوظ مقام کہاں پر ہے؟ اور پھر کیا یہ مُردہ بھوت وہاں نہیں پہنچ جائیں گے؟ مُردہ فرعون تو سمیرا روح کی کھوپڑی سے پتہ کرا لے گا کہ حسین لڑکی کو کہاں چھپایا گیا ہے۔"

کیٹی کہنے لگی۔

"ماریا! تم ایک بات بھول گئی ہو کہ یہ اصل میں مُردہ لوگ ہیں۔ ان کی طاقت ایک خاص حد سے آگے جا کر ختم ہو جاتی ہے۔ وہ آگے بے بس ہو جاتے ہیں۔"

ماریا نے کہا۔

"یہ تو ٹھیک ہے لیکن اس لڑکی کو اٹھا کر ہم لے جائیں گے کہاں؟ کیونکہ جب تک ہمیں یہاں سے فرار ہونے کا راستہ معلوم نہیں ہوتا ہمیں حسین لڑکی کو کسی خفیہ جگہ پر چھپا کر رکھنا ہو گا۔"

کیٹی کہنے لگی۔

"مجھے نیکو ما نے ایک بار بتایا تھا کہ اس مُردہ فرعون کی بستی کے جنوب میں یہاں سے بہت دُور ایک بہت بڑے سیاہ پہاڑ کے اندر غار ہے جس کو یہ مُردہ غار کہتے ہیں۔ اس غار میں جو فرعون مر جاتے ہیں۔ ان کے مُردہ جانوروں کی رُوحیں رہتی ہیں۔ مگر یہ رُوحیں بھی ان لوگوں کی طرح زندہ جسموں میں ہوتی ہیں۔ نیکو ما کہہ رہی تھی کہ وہاں شاہی محل کی مُردہ بلیوں، کتوں، مگرمچھوں اور بچھوؤں کی روحیں اپنے اصلی جسم میں رہتی ہیں۔"

ماریا بولی۔

"شاید وہیں وہ بچھوؤں کی سرنگ بھی ہو گی جس میں یہ لوگ عنبر کو لے جانے والے ہیں۔"

کیٹی نے کہا۔

"ہاں ـــــ ہم بڑی آسانی سے حسین لڑکی کو یہاں سے لے جا کر وہاں کسی سرنگ میں چھپا سکتے ہیں۔ کیونکہ وہاں کئی سرنگیں ہیں۔"

ماریا کہنے لگی۔

"یہ اچھی بات بتائی تم نے۔ ہم ایسا ہی کریں گے۔ اگر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہ لوگ وہاں پہنچ بھی گئے تو پھر ان کے ساتھ جاری
کھلی جنگ شروع ہو جائے گی۔ ہم سے جو کچھ ہو سکا
کریں گے۔"

کیٹی نے مسکرا کر کہا۔

"وہی بات مجھے نیکوما نے بتائی تھی کہ وہاں اگر کوئی
زمین کا انسان پہنچ جائے تو مُردہ فرعونوں کو اس کا علم
نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ زندہ انسان کے جسم سے جو شعاعیں
خارج ہوتی ہیں۔ وہ مُردہ غاروں کی فضا کو اپنی اصلی حالت
میں ہی رہنے دیتی ہیں۔ جس سے مُردہ فرعون
یا کسی بھی رُوح کو علم نہیں ہو سکتا کہ مُردہ غار
میں کوئی اجنبی گیا ہے۔"

ماریا بڑی خوش ہوئی۔ کہنے لگی۔

"تو پھر میں آج ہی حسین لڑکی کو اٹھا کر جنوب کے
سیاہ پہاڑ کی طرف نکل جاتی ہوں۔ تمہیں بعد میں آ
کر لے جاؤں گی۔ کیونکہ ایک وقت میں میں ایک ہی
عورت کو کاندھے پر اٹھا سکتی ہوں۔"

کیٹی نے تاکید کی کہ وہ اپنا خیال رکھے اور اسے لینے جلدی
واپس آئے۔ ماریا کیٹی کی سرنگ سے نکل کر سیدھی اس ٹیلے
کے پاس آئی جس کے تہہ خانے میں حسین لڑکی بے ہوش پڑی

تھی۔ اور جس کے باہر دو ممیاں پہرہ دے رہی تھیں۔ ماریا خاموشی
سے غیبی حالت میں ان کے درمیان سے گزر کر نیچے تہہ خانے
میں آگئی۔ حسین لڑکی اسی طرح بے ہوش پڑی تھی۔ ماریا نے
اسے اُٹھایا اور اپنے کاندھے پر بوری کی طرح ڈال لیا۔ ماریا
کے کاندھے پر آتے ہی حسین لڑکی غائب ہو گئی۔ ماریا یہی چاہتی
تھی۔ اس نے زمین سے ایک فٹ بلند ہو کر تہہ خانے کی سیڑھیاں
پار کیں اور بلند دروازے میں سے باہر نکل آئی۔

دونوں پہرے دار ممیوں کو بالکل احساس تک نہ ہوا کہ ماریا
ان کی سب سے قیمتی امانت کو لے کر ان کے قریب سے پرواز کر
گئی ہے۔ ماریا فضا میں بلند ہوتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ وہ زمین سے
پچاس فٹ کی بلندی پر آگئی اور اس نے جنوب کی طرف پرواز
شروع کر دی۔ کافی دور تک اُڑتے رہنے کے بعد ماریا نے
دُور ایک بہت بڑے سیاہ فام پہاڑ کو دیکھا۔ یہی مُردہ غار کا
پہاڑ تھا۔

ماریا جونہی پہاڑ کے قریب پہنچی اسے مختلف جانوروں کے
بولنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ کبھی کوئی بلی غرانے لگتی۔
کہیں کتا بھونکنے لگتا۔ اور کبھی کسی مگرمچھ کے زور سے پھنکارنے
کی آواز سنائی دے جاتی۔ ماریا نے دیکھا کہ تقریباً ہر غار کے
اندر سے ان درندوں اور جانوروں کی آوازیں آتی تھیں۔ کونے میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایک ایسا غار بھی تھا۔ جو بالکل خاموش اور سنسان تھا۔ ماریا حسین بے ہوش لڑکی کو لے جا کر اس غار کے اندر پتھروں کے درمیان لٹا دیا اور اس کے ارد گرد پتھروں کی چھوٹی سی چار دیواری سی چن دی تاکہ اگر کوئی درندہ ادھر آئے بھی تو حسین لڑکی اس سے محفوظ رہے۔ پھر وہ باہر نکل آئی۔ غار کے منہ پر آکر اس نے دائیں بائیں دیکھا۔ وہاں ایسی بھیانک ویرانی تھی کہ انسان کا دہشت کے مارے خون خشک ہو جائے۔ جنگلی کتوں اور مگرمچھوں کی آوازیں برابر آرہی تھیں۔ ماریا اب یہ چاہتی تھی کہ جتنی جلدی سے جلدی ہو سکے وہ کیٹی کو موت کے محل سے نکال کر یہاں لے آئے تاکہ وہ بے ہوش لڑکی کی حفاظت کرے اور ماریا خود عنبر کو جا کر حسین لڑکی کے محفوظ جگہ پر پہنچا دیئے جانے کی خبر کرے۔ چنانچہ ماریا تیزی سے فضا میں بلند ہو کر برق رفتاری سے اڑتی ہوئی موت کے محل کے اوپر پہنچ گئی۔

Uploaded for:
Pakistan Virtual Library
www.pdfbooksfree.pk

چار سیاہ پوش گورکن

کیٹی اپنی کوٹھڑی میں پڑی تھی۔

کیٹی کے جسم میں اب پہلے ایسی کمزوری باقی نہیں رہی تھی اور اس کی طاقت واپس آگئی تھی۔ ماریا نے آتے ہی اسے بتا دیا کہ وہ حسین لڑکی کو مُردہ غاروں کے ایک غار میں چھوڑ آئی ہے اور اب اسے لینے آئی ہے۔ کیٹی جلدی سے اٹھ بیٹھی۔ اور بولی۔

"میں تیار ہوں ماریا۔ مگر ——— مگر اس سرنگ کے باہر طلسم ہے۔ کہیں وہ مجھ پر اثرانداز نہ ہو۔"

ماریا نے کہا۔

"تم میرے ساتھ ہی غائب ہو جاؤ گی۔ تم میرے کاندھے پر غیبی حالت میں پڑی ہو گی۔ تم پر کسی طلسم کا اثر نہیں ہوگا۔ کیونکہ مجھ پر اثر نہیں ہوا۔"

ماریا نے کیٹی سے کہا کہ وہ اس کے کاندھے پر سوار ہو جائے۔ ماریا بیٹھ گئی۔ کیٹی اس کے کاندھے پر چڑھ گئی۔ پھر فوراً ہی کیٹی بھی غائب ہو گئی۔ ماریا نے کیٹی کو اٹھایا اور فضا میں بلند ہو کر سرنگ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے دروازے کی طرف بڑھی۔ وہ تیز رفتاری کے ساتھ بند دروازے کے پتھروں میں سے گزرتی ہوئی دوسری طرف نکل گئی۔ اور جنوب کے سیاہ پہاڑ کا رخ کر لیا۔

اس نے خدا کا شکر ادا کیا کہ حسین لڑکی غار میں مُردہ درندوں سے محفوظ رہی تھی۔ کیٹی نے لڑکی کو غور سے دیکھا اور ماریا سے کہا۔

"ماریا! یہ تو سچ مچ بے حد خوب صورت ہے۔ یہ تو شہزادی لگتی ہے کسی ملک کی۔ اسے تو ضرور ان ظالم مُردوں سے بچانا چاہیئے تھا۔"

ماریا نے کہا۔

"اسی لیے تو ہم یہ سارا جتن کر رہی ہیں۔ اب میں عنبر کو لینے جاتی ہوں۔ تم درندوں سے خبردار رہنا۔"

کیٹی بولی۔

"ان کم بختوں کے بولنے کی بڑی خطرناک آوازیں آ رہی ہیں۔ یہ تو لگتا ہے بلیاں کتے بول نہیں رہے بلکہ رو رہے ہیں۔"

ماریا نے کہا۔

"میں بہت جلد اسے لے کر یہاں پہنچ جاؤں گی۔"

ماریا تیزی سے اوپر کو اٹھی اور غار سے باہر نکل کر برف کے جہنم کی طرف پرواز کر گئی۔ وہ برف کے جہنم والے غار میں داخل ہوئی تو اسے سرد ہوا کا یخ بستہ جھونکا جسم سے ٹکراتا محسوس ہوا۔ اس

کے جسم کی شعاعیں جھنجلا اٹھیں۔ عنبر بھی تابوت میں کچھ کچھ ٹھٹھرنے لگا تھا۔ اس نے کہا۔

"ماریا! اتنی سردی تو میں نے زمین پر برفانی پہاڑوں پر بھی نہیں دیکھی۔"

ماریا نے کہا۔

"میں حسین لڑکی اور کیٹی کو ایک غار میں لے گئی ہوں۔ اب تمہیں لینے آئی ہوں۔"

عنبر نے کہا۔

"لیکن میں چاہتا تھا کہ یہاں باقاعدگی کے ساتھ ان لوگوں سے فرار کا راستہ معلوم ہوتا۔"

ماریا بولی۔

"کچھ معلوم نہیں ہوگا اس طرح سے۔ سات روز بعد یہ لوگ تمہیں بچھوؤں کی سرنگ میں پہنچا دیں گے وہاں سے بھی تمہیں ہمارے ساتھ ہی بھاگنا ہوگا۔ بہتر ہے کہ یہیں سے میرے ساتھ چلو۔ جو ہوگا دیکھا جائے گا۔"

عنبر بولا۔

"لیکن میں جاؤں گا کیسے؟ یہ لوگ تو مجھے دیکھ لیں گے۔ باہر پہرہ لگا ہے۔"

ماریا نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"میں تمہیں اٹھا کر لے جاؤں گی۔"

عنبر بولا۔

"کیا تم اتنی بہادر ہو گئی ہو؟"

"کیوں نہیں،" ماریا نے کہا۔ "اور جب تم میرے کاندھوں پر بیٹھنے کے بعد غائب ہو جاؤ گے تو تمہارا بوجھ مجھے بالکل محسوس نہیں ہو گا۔"

عنبر نے کہا۔

"یہ ٹھیک ہے۔ تو چلو میں بھی یہاں ٹھٹھرنے لگا تھا۔ کم بختوں نے تہہ خانے میں اتنی ٹھنڈی برف کہاں سے پیدا کی ہے؟"

ماریا نے عنبر کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا۔

"اب میرے کاندھے پر بیٹھ جاؤ۔"

عنبر ماریا کے کاندھوں پر بیٹھتے ہی غائب ہو گیا۔ کہنے لگا۔

"ماریا! شاید ہزاروں برس کی دوستی میں یہ پہلا موقع آیا ہے کہ میں تمہارے کاندھوں پر بیٹھا ہوں۔"

ماریا نے کہا۔

"خاموش رہو۔ میں باہر جا رہی ہوں۔ باہر پہرے دار کھڑے ہیں۔"

ماریا عنبر کو اٹھائے برف کے جہنم کے دروازے سے باہر نکل گئی۔ پہرے دار کدالیں لیے موجود تھے مگر وہ ماریا اور عنبر کو نہ دیکھ سکے۔ عنبر نے اپنے تابوت کو اسی حالت میں برف میں لگا دیا تھا کہ جیسے وہ اس میں لیٹا ہوا ہے۔ ماریا جتنی تیزی سے اُڑ سکتی تھی اڑتی ہوئی سیاہ پہاڑ کے غار میں کیٹی کے پاس پہنچ گئی۔ عنبر نے کہا۔

"یہاں تو بلی کتوں اور مگرمچھوں کے رونے کی منحوس آوازیں آ رہی ہیں۔"

"یہ مُردہ درندوں اور جانوروں کا غار ہے۔" ماریا بولی۔

کیٹی نے عنبر کو اور عنبر نے کیٹی کو دیکھا تو دونوں گرمجوشی سے ملے اور کیٹی تو خوشی سے نہال ہو رہی تھی۔ عنبر اور ماریا کی وجہ سے اس کا حوصلہ اب کافی بلند ہو گیا تھا۔ عنبر نے بے ہوش حسین لڑکی کو دیکھ کر کہا۔

"یہ تو بڑی حسین مگر بے حد معصوم لڑکی ہے۔ کیسا پریوں ایسا چہرہ ہے اس کا۔"

لڑکی کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا۔ کیٹی نے حساب لگا کر انہیں بتایا کہ چھ گھنٹوں کے بعد اس لڑکی کی گمشدگی کا مُردہ فرعون کو علم ہو جائے گا۔ اور پھر وہ لوگ اس لڑکی کی تلاش میں نکلیں گے۔ اور کوئی معلوم نہیں کہ وہ کون سے طریقے اختیار کرتے ہیں۔ عنبر بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"کیا یہاں سے ہم کسی دوسری محفوظ جگہ پر نہیں جا سکتے؟ کیٹی تمہیں تو یہاں کی کئی جگہوں کا علم ہوگا۔"

کیٹی نے کہا۔

"میں تو بے ہوشی کی حالت میں آئی تھی۔ جب ہوش آیا تو مُردہ فرعون کے دربار میں تھی۔ نیکوما اس سلسلے میں ہماری مدد کر سکتی ہے۔"

ماریا کہنے لگی۔

"کیوں نہ ہم اس لڑکی کو کیٹی کے ساتھ موت کے محل والی کوٹھڑی میں بند کر دیں۔ وہاں تو کسی کو شک بھی نہیں ہو سکتا۔ مجھے یقین ہے کہ وہاں فرعون کے آدمی اس کی تلاش میں نہیں آئیں گے۔ یوں ہم اتنی دیر میں یہاں سے فرار کا کوئی راستہ تلاش کر لیں گے۔"

کیٹی نے کہا۔

"اس صورت میں ہمیں مُردہ عورت نیکوما کو اعتماد میں لینا ہوگا۔ کیونکہ اسے خبر ہو گئی کہ حسین لڑکی میری کوٹھڑی میں ہے تو وہ اطلاع کر دے گی۔"

عنبر نے پوچھا کہ کیا مُردہ عورت نیکوما پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے؟

اس کا جواب کیٹی نے یہ دیا کہ اس پر بھروسہ کیا بھی جا سکتا ہے اور نہیں بھی۔ ماریا نے کہا۔

"لیکن ہمیں حسین لڑکی کو چھپانے کے لیے اس سے بہتر جگہ نہیں مل سکتی۔ مُردہ فرعون کے آدمی ہر جگہ گمشدہ لڑکی کو تلاش کریں گے مگر کیٹی کی کوٹھڑی پر کسی کو شک بھی نہیں پڑ سکتا۔ اِدھر کوئی نہیں جائے گا۔ یوں ہمیں یہاں سے فرار کا کوئی راستہ ڈھونڈھنے کا وقت مل جائے گا۔"

آخر یہی فیصلہ کیا گیا اور ماریا نے باندی کیٹی اور حسین بے ہوش لڑکی کو موت کے محل کی سرنگ میں کیٹی کی کوٹھڑی میں پہنچا دیا۔ ابھی تک نیکوما کو بالکل خبر نہیں ہوئی تھی۔ کوٹھڑی میں دوسری مُردہ عورتیں بھی اپنی اپنی کوٹھڑیوں میں خاموش لیٹی تھیں۔ کسی کو یہ تک خبر نہ ہو سکی کہ کیٹی وہاں سے فرار ہو کر دوبارہ واپس آ گئی ہے۔

اب ماریا عنبر کو لے کر برف کے جہنم کی طرف چل پڑی۔ اس کا خیال تھا کہ عنبر کو بھی ابھی برف کے جہنم میں ہی ٹھہرنا چاہیئے۔ عنبر نے بھی یہی مناسب سمجھا۔ وہ برف کے بلاکوں کے بیچ میں لگے ہوئے اپنے تابوت میں اتر گیا۔ ماریا یہ جائزہ لینا چاہتی تھی کہ حسین لڑکی کے گم ہونے کی خبر پر مُردہ فرعون کیا حکم جاری کرتا ہے۔ اور یہ لوگ اسے کہاں کہاں تلاش کرنے جاتے ہیں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

موت کے محل کے دالان میں نمرود کی آگ روشن کر
دی گئی تھی۔ مُردہ فرعون اپنی مُردہ ملکہ اور کاہنوں اور ممیوں
کے ساتھ دالان میں ایک طرف تخت لگا کر بیٹھ گیا۔ آگ کے
شعلے جب چھت کو چھونے لگے تو اس نے حکم دیا کہ حسین لڑکی
کو لا کر نمرود کی آگ میں ڈال دیا جائے۔ اسی وقت چار گورکن
اور دو ممیاں حسین لڑکی کو لانے کے لیے چل پڑیں۔ جونہی وہ
سیاہ پہاڑ والے تہہ خانے میں داخل ہوئیں دیکھا کہ لڑکی
غائب ہے۔ ان کے ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے۔ فوراً باہر کھڑے
انسانی ڈھانچے سے مُردہ زبان میں پوچھا گیا کہ حسین لڑکی جو مُردہ
فرعون کی امانت تھی کہاں ہے؟ ڈھانچے نے بھی حیرت کا اظہار
کیا۔ اور کہا کہ اس نے کسی لڑکی کو باہر جاتے نہیں دیکھا۔

جب مُردہ فرعون کو اطلاع ملی کہ حسین لڑکی غائب ہے تو وہ
غصے سے کانپنے لگا۔ یہ اس کی موت تھی۔ اس نے حکم دیا
کہ یہ کسی باہر کے آدمی یا دشمن کی سازش ہے۔ حسین لڑکی
کو فوراً تلاش کر کے حاضر کیا جائے۔ ورنہ تمام درباریوں کاہنوں
گورکنوں اور ممیوں کو نمرود کی آگ میں جھونک دیا جائے گا۔ یہ
بڑی خوفناک سزا تھی۔ کیونکہ یہ سب لوگ مُردہ تھے۔ نمرود کی
آگ میں گرنے کے بعد وہ مر نہیں سکتے تھے۔ مگر قیامت تک
جلتے رہتے۔

ایک سیکنڈ کے اندر اندر مُردہ بستی کے کونے کونے میں
یہ لوگ پھیل گئے۔ ہر جگہ حسین لڑکی کی تلاش شروع ہو گئی۔
کاہن اعظم مُردہ فرعون اور اس کی ملکہ کے پاس ادب سے کھڑا تھا۔
ماریا بھی وہیں موجود تھی۔ مُردہ فرعون بے چینی سے ٹہل رہا تھا۔
اس نے تشویش کے ساتھ کہا۔

"مجھے یہ کسی اپنے درباری کی سازش لگتی ہے"

کاہن اعظم نے جواب میں کہا۔

"سورج دیوتا کسی کو جرأت نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ آپ
کی امانت میں خیانت کرے"

مُردہ فرعون بولا۔

"ہو سکتا ہے شاہی خاندان کے جو دو نئے مُردے
دنیا سے آئے ہیں وہ ابھی زندہ ہی ہوں اور لڑکی
کو اٹھا کر نیچے لے گئے ہوں"

کاہن اعظم نے کہا۔

"عظیم سورج دیوتا! انہیں یہ کیسے معلوم ہو سکتا
ہے کہ ہم سرخ بادل والے پہاڑ کی سرنگ استعمال کرتے
ہیں"

ماریا چونک پڑی۔ اسے نیچے زمین پر جانے کے راستے کا
علم ہو گیا تھا۔ بلکہ کاہن اعظم نے خود ہی بتا دیا تھا۔ یہ کوئی سرخ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بادل والا پہاڑ تھا۔ جس کے اندر سرنگ تھی۔ وہاں سے زمین پر فرار ہوا جا سکتا تھا۔

مُردہ فرعون نے کہا۔

"سُرخ بادل والے پہاڑ پر زبردست پہرہ بٹھا دو اور زمین سے آئے ہوئے مُردہ عنبر اور قسیطانی کی لاشوں کو جا کر دیکھا جائے کہ وہ اپنی جگہ پر موجود ہیں کہ نہیں"

کاہن اعظم نے تعظیم بجا لا کر کہا۔

"جو حکم سورج دیوتا"

اور تین بار سر جھکا کر وہاں سے چلا گیا۔ ماریا اس سے پہلے ہی وہاں سے بھاگ چکی تھی۔ مُردہ فرعون کے حکم سے کیٹی کی کوٹھڑی اور عنبر کے تابوت کی تلاشی لی جانے والی تھی۔ عنبر تو تابوت میں ہی تھا مگر کیٹی کی کوٹھڑی میں کیٹی کے علاوہ حسین لڑکی بھی تھی۔ ماریا تیزی سے اُڑتی ہوئی کیٹی کی کوٹھڑی میں آگئی۔ اور صورت حال سے آگاہ کیا۔ کیٹی بھی پریشان ہو گئی۔ حسین لڑکی کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا۔ اتنا ضرور تھا کہ کسی وقت وہ سر کو ادھر ادھر ہلاتی تھی اور اس کے حلق سے کراہ کی آواز نکل جاتی تھی۔ کیٹی نے ماریا سے کہا۔

"مُردہ فرعون کے آدمی جب موت کی سرنگ میں داخل

ہوں تو تم لڑکی کو اپنے کاندھے پر اُٹھا لینا۔ یوں یہ غائب ہو جائے گی۔ اور فرعون کے آدمی واپس چلے جائیں گے"

ماریا بولی۔

"اس کے سوا ہم کر بھی کیا سکتے ہیں۔ میں انہیں سرنگ میں جا کر دیکھتی ہوں۔ تم چوکس رہنا کیٹی!"

ماریا سرنگ میں آگئی۔ وہ سرنگ کے پتھریلے دروازے کے قریب ہی پہنچی تھی کہ ایک گڑگڑاہٹ کے ساتھ پتھر ایک طرف ہٹ گیا اور چار گورکن جن کے ہاتھوں میں تیز نوکیلی کدالیں تھیں اندر داخل ہوئے۔ ماریا تیزی سے واپس پلٹی اور کیٹی کی کوٹھڑی میں آکر بولی۔

"وہ لوگ آگئے ہیں۔ تم لیٹ جاؤ۔ میں لڑکی کو غائب کرتی ہوں"

کیٹی ایک طرف ہٹ کر فرش پر سیدھی لیٹ گئی۔ ماریا نے جلدی سے نیم بے ہوش حسین لڑکی کو اٹھایا اور اپنے کاندھے پر ڈال کر فرش سے پانچ فٹ بلند ہو گئی۔ باہر آدمیوں کے پاؤں کی چاپ سنائی دی۔ پھر کوٹھڑی کا دروازہ ایک دم سے کھل گیا۔ کیٹی اپنی جگہ سے بالکل نہ ہلی۔ چاروں گورکن اندر آگئے۔ انہوں نے کوٹھڑی میں چاروں طرف غور سے دیکھا۔ پھر کیٹی پر جھک کر اس کا جائزہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لینے لگے۔ کیٹی نے جان بوجھ کر کراہتی ہوئی آواز میں کہا۔

"مجھے معاف کر دو۔ عظیم سورج دیوتا مجھے معاف کر دو۔"

اتنے میں نیم بے ہوش لڑکی جو ماریا کے کاندھے پر پڑی تھی اس کے منہ سے بھی کراہ کی آواز نکل گئی۔ اس نئی آواز پر گورکن چونک کر ایک دوسرے کی طرف تکنے لگے۔

"یہ کس کی آواز تھی؟" ایک گورکن نے پوچھا۔

ماریا نے جلدی سے حسین لڑکی کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ اس کو کچھ کچھ ہوش آ رہا تھا۔ کیٹی نے جب دیکھا کہ معاملہ گڑبڑ ہو رہا ہے تو اس نے بار بار کراہنا شروع کر دیا۔ دوسرا گورکن بولا۔

"یہ قسیطانی کی آواز ہے۔ یہاں نمرود کی امانت لڑکی نہیں ہے۔ چلو اسے موت کے محل کی دوسری سرنگ میں چل کر دیکھتے ہیں۔"

بے ہوش لڑکی ایک بار پھر آہستہ سے کراہی تو ماریا اسے لے کر فضا میں بلند ہوئی اور کوٹھڑی سے تیرتی ہوئی نکل کر باہر سرنگ میں آ گئی۔ بے ہوش لڑکی کو ہوش آنا شروع ہو گیا تھا۔ وہ بنا بنایا کھیل بگاڑ سکتی تھی۔ اتنے میں کدالوں والے گورکن کیٹی کی کوٹھڑی سے نکل کر سرنگ کے دروازے کی طرف بڑھے۔

ماریا پھرتی سے نیم بے ہوش حسین لڑکی کو لے کر کیٹی کی کوٹھڑی میں آ گئی۔ اس نے لڑکی کو فرش پر لٹا دیا اور سانس بھر کر کیٹی سے کہا۔

"یہ تو بنا بنایا کھیل تباہ کرنے لگی تھی۔ اسے ہوش آ رہا ہے۔"

کیٹی نے جلدی سے اٹھ کر دروازہ بند کر کے اندر سے کنڈی لگا دی اور ماریا سے کہا۔

"ماریا بہن! اب اسے جلدی سے ہوش میں آ جانا چاہیئے تاکہ اسے بتا دیا جائے کہ اس کو زمین سے اغوا کر کے مُردوں کی بستی میں لایا گیا ہے اور ہم اسے بچا کر واپس اس کے ماں باپ کے پاس لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔"

ماریا نے کہا اسے ہوش میں لانے کی ضرورت نہیں۔ یہ خود ہی ہوش میں آ رہی ہے۔ حسین لڑکی نے آہستہ سے پلکیں جھپکاتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اپنے اوپر جھکی ہوئی کیٹی اور اندھیری ویران کوٹھڑی کے ماحول کو دیکھا تو چیخ مارنے ہی والی تھی کہ کیٹی نے اپنا ہاتھ اس کے منہ پر رکھ دیا اور کہا۔

"چیخ مارو گی تو جلاد تمہیں پکڑ کر آگ میں ڈالنے کے لیے لے جائیں گے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی نے ایک ہی جملے میں اسے حالات کی سنگینی اور جان لیوا خطرے سے آگاہ کر دیا۔ حسین لڑکی کی بڑی بڑی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ اس دوران کیٹی نے اس لڑکی کو سب کچھ بتا دیا کہ اسے شیطانی گروہ کے لوگ اغوا کر کے ایک ویران محل میں لے آئے ہیں۔ جہاں اسے دیوتا نمرود کی آگ میں ڈالا جانے والا تھا مگر وہ اسے بچا کر کوٹھڑی میں لے آئی ہے۔ ماریا خاموش تھی۔ حسین لڑکی کو ابھی یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ وہ مُردہ فرعونوں کی عبرت انگیز اور آسیبی بستی میں آ چکی ہے۔ کیٹی نے آہستہ سے حسین لڑکی کے ہونٹوں پر سے ہاتھ اٹھا لیا۔ لڑکی نے سہمی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"کیا میں بچ گئی ہوں؟"

کیٹی نے آہستہ سے کہا۔

"ہم تمہیں شیطانی گروہ کے نرغے سے نکال لائے ہیں۔ مگر ابھی تم خطرے میں ہی ہو۔ میں بھی تمہارے ساتھ ہی ہوں۔ یہ محفوظ جگہ ہے۔ مگر ہمیں یہاں سے فرار ہو کر واپس مصر پہنچنا ہے۔ جہاں ہم تمہیں تمہارے ماں باپ کے پاس پہنچا دیں گے۔ تمہارا نام کیا ہے؟"

لڑکی نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

"میرا نام مرتھا ہے۔ میں ایک غریب کسان کی بیٹی ہوں۔ میں مکان کی چھت پر سونے کیلئے آئی تو دو آدمی چھت پر کود کر آئے اور میرا منہ بند کر کے کچھ سنگھایا۔ پھر مجھے ہوش نہیں رہا۔ تم کون ہو؟ کیا تمہیں بھی یہ ڈاکو اٹھا لائے ہیں؟"

"ہاں۔" کیٹی نے کہا۔ "تم زیادہ باتیں مت کرو۔ ابھی خطرہ ہمارے سر پر منڈلا رہا ہے۔ دوسری کوٹھڑیوں میں ہمارے دشمن سو رہے ہیں۔ کسی کی جاگ کھل گئی تو مصیبت آ جائے گی۔"

مرتھا نے آہستہ سے کہا۔

"تم مجھے میرے ماں باپ کے پاس لے جاؤ گی نا؟"

"ہاں ہاں۔ مگر تم خاموش رہو۔"

کیٹی نے حسین لڑکی مرتھا کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ دیا۔ اب مشکل یہ تھی کہ وہ اس کے سامنے اگر ماریا سے بات کرتی ہے تو ہو سکتا ہے کہ مرتھا ڈر جائے۔ ماریا بھی یہی سوچ رہی تھی۔ کوٹھڑی سے باہر کیٹی جا نہیں سکتی تھی۔ ماریا نے ایسا کیا کہ کیٹی کے کان کے بالکل قریب اپنے نظر نہ آنے والے ہونٹ لے جا کر بہت ہی دھیمی آواز میں بلکہ سانس میں کہا۔

"میں نیکوما کے پاس جا رہی ہوں۔"

کیٹی کے منہ سے اپنے آپ نکل گیا۔

"وہاں کیوں جا رہی ہو؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

حسین لڑکی مرتھا نے حیرانی سے کیٹی کی طرف دیکھا اور بولی۔

"میں تو کہیں نہیں جا رہی"

کیٹی کچھ گڑبڑا سی گئی۔ جلدی سے بولی۔

"میں کبھی کبھی اپنے آپ سے باتیں کرنے لگتی ہوں۔ تم یہاں لیٹی رہو۔ میں ابھی آتی ہوں"

اتنا کہہ کر کیٹی کوٹھڑی سے باہر نکل کر تاریک سرنگ میں آگئی۔ ماریا بھی اس کے ساتھ ہی آگئی۔

"تم نے کمال کر دیا کیٹی"

کیٹی نے آہستہ سے کہا۔

"بے اختیار منہ سے نکل گیا۔ مگر ماریا تم نیکوما کے پاس کیا کرنے جا رہی ہو؟"

ماریا بولی۔

"میں اس کے دل کا حال معلوم کرنا چاہتی ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں باتوں ہی باتوں میں اس سے سرخ بادلوں والے پہاڑ کے بارے میں کچھ دریافت کرنا چاہتی ہوں۔ کیونکہ اسی پہاڑ میں کوئی ایسی سرنگ ہے جہاں سے ہم زمین پر واپس جا سکتے ہیں۔ تم کوٹھڑی میں مرتھا کے پاس ہی رہنا۔ میں جاتی ہوں"

کیٹی واپس کوٹھڑی میں آگئی اور ماریا نیکوما کی کوٹھڑی میں داخل

ہو گئی۔

ادھیڑ عمر مصری عورت نیکوما فرش پر خاموش لیٹی تھی۔ وہ بالکل مُردہ عورت لگ رہی تھی۔ اسے ماریا کے آنے کا احساس تک نہ ہوا۔ جب ماریا نے اس کا نام لیا تو وہ اٹھ کر بیٹھ گئی اور بولی۔

"نیک رُوح! تم ابھی تک اس مُردہ بستی میں ہی ہو؟ تم یہاں سے گئی کیوں نہیں؟"

ماریا ایک پل کے لیے چپ رہی۔ وہ بہت کچھ سوچ رہی تھی کہ نیکوما سے کس طرح سے بات شروع کرے۔ اس نے آہستہ سے آہ بھر کر کہا۔

"نیکوما۔ کبھی کبھی نیک رُوحیں بھی اداس ہو جاتی ہیں۔ انہیں بھی غم لگتا ہے"

نیکوما نے کہا۔

"نیک رُوحوں کو کون سا غم لگ سکتا ہے بھلا"

ماریا بولی۔

"نیکوما یہ تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ میں جنت سے آئی ہوں۔ جنت میں تمہاری اس بستی کی ایک ایسی رُوح بھی رہتی ہے۔ جو اپنی یہاں کی سزا پوری کر کے گئی ہے جیسے کہ ایک روز تم بھی اپنی سزا بھگت کر جنت میں چلی جاؤ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جاؤ گی۔ مگر وہ روح جنت میں بھی خوش نہیں۔"

نیکوما نے تعجب سے پوچھا۔

"کیوں؟ جنت میں وہ روح خوش کیوں نہیں ہے؟ جنت میں تو ہر طرف خوشی ہی خوشی ہوتی ہے۔"

ماریا نے ایک بار پھر بناوٹی آہ بھری اور کہا۔

"بات یہ ہے کہ اس غم زدہ روح کے پاس ایک خاندانی مقدس انگوٹھی تھی۔ جب اس کی لاش یہاں لائی گئی تو کسی سرخ بادلوں والے پہاڑ کی سرنگ میں اس کی انگوٹھی انگلی سے نکل کر گر پڑی۔ اب وہ پریشان رہتی ہے۔ اس نے مجھے تاکید کی تھی کہ میں اگر مُردوں کی بستی میں جاؤں تو وہ مقدس انگوٹھی تلاش کر کے اسے زمین میں دفن کر دوں۔ پھر وہ انگوٹھی اس روح کے پاس پہنچ جائے گی اور وہ خوش رہنا شروع کر دے گی۔"

نیکوما بڑے غور سے ماریا کی گفتگو سن رہی تھی۔ کہنے لگی۔

"اے نیک روح! سرخ بادلوں والے پہاڑ کے اندر تو کوئی روح بھی نہیں جا سکتی۔"

ماریا نے جلدی سے پوچھا۔

"کیوں کیا وہاں کوئی طلسم پھونکا گیا ہے؟"

نیکوما نے کہا۔

"سرخ بادلوں والے پہاڑ کے بارے میں ہم نے سنا ہے کہ یہ پہاڑ سرخ آگ کے بادل میں لپٹا ہوا ہے۔ جو کوئی ادھر جاتا ہے جل کر راکھ ہو جاتا ہے۔ تم نیک روح ہو۔ تم بھی جل جاؤ گی۔"

ماریا نے پوچھا۔

"کیا یہاں کے لوگ بھی ادھر نہیں جاتے؟"

نیکوما نے کہا۔

"سنا ہے وہاں مُردہ بستی کی ممیاں ہی جاتی ہیں۔ اور ان کے لیے پہاڑ کے نیچے کوئی خفیہ راستہ بنایا گیا ہے جس کا ان ممیوں کے سوا اور کسی کو علم نہیں ہے۔"

ماریا نے پوچھا۔

"وہاں ہے کیا؟"

نیکوما نے کہا۔

"یہ آج تک مُردہ بستی کی کسی مُردہ لاش کو معلوم نہیں ہو سکا۔ مجھے بھی نہیں معلوم۔"

ماریا چپ ہو گئی۔ اسے نیکوما جتنی معلومات دے سکتی تھی اسے مل گئی تھی۔

وہ بولی۔

"اچھا میں ایک بار کوشش ضرور کروں گی۔ مجھے بتاؤ کہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہ سُرخ بادلوں والا پہاڑ کس طرف کو ہے؟"

نیکوما نے ماریا کو بتایا کہ یہ پہاڑ مُردہ بستی کے شمال کی طرف ایک دن اور ایک رات کے سفر پر ہے۔ اس سے زیادہ نیکوما کو بھی معلوم نہیں تھا۔ ماریا نے اس کا شکریہ ادا کیا اور سیدھی عنبر کے پاس آ گئی۔ عنبر تابوت میں ہی پڑا تھا۔ اس نے ماریا کو بتایا کہ مُردہ فرعون کے گورکن اسے آکر دیکھ گئے ہیں۔ ماریا نے وہ ساری باتیں عنبر کو بتا دیں۔ جو اس کے اور نیکوما کے درمیان ہوئی تھیں اور یہ بھی بتایا کہ سُرخ بادلوں والے پہاڑ کے اندر کوئی سرنگ ہے۔ جہاں سے زمین کی طرف کوئی راستہ جاتا ہے۔ عنبر بولا۔

"تمہارا وہاں اکیلے جانا ٹھیک نہیں۔ کہیں تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچ جائے۔ میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔"

ماریا نے کہا۔

"پہلے میں اکیلی جا کر پہاڑ کو دیکھ آؤں۔ اگر ضرورت پڑی تو میں تمہیں آکر لے جاؤں گی۔ اور ہاں اس حسین لڑکی کو بھی ہوش آ گیا ہے۔ اس کا نام مرتھا ہے کیٹی نے صرف اسے اتنا ہی بتایا ہے کہ اسے یہاں کا شیطانی گروہ اغوا کر کے لے آیا ہے۔ اسے یہ نہیں بتایا گیا کہ یہ مُردہ فرعونوں کی بستی ہے۔"

عنبر بولا۔

"اس نے شور تو نہیں مچایا؟"

"نہیں۔ کیٹی نے اسے سنبھال لیا ہے۔ اور اسے بتا دیا ہے کہ وہ خود بھی وہاں اغوا کر کے لائی گئی ہے۔ اور فرار کے لیے کوشش کر رہی ہے۔ مرتھا خوف زدہ ضرور ہے مگر جان کے خطرے کی وجہ سے خاموش ہے۔"

عنبر نے ماریا سے کہا کہ وہ سُرخ بادلوں والے پہاڑ کا پتہ کر کے اس کے پاس آئے اور خبر دے کہ صورت حال کیا ہے۔

"میں تمہارا انتظار کروں گا ماریا۔"

"میں وہاں سے سیدھی تمہارے پاس ہی آؤں گی۔"

اور ماریا برف کے جہنّم سے پرواز کر گئی۔

وہ باہر نکلتے ہی فضا میں کسی جیٹ ہوائی جہاز کی طرح اوپر ہی اوپر اٹھتی چلی گئی۔ اور پھر اس نے شمال کی جانب اندھیرے میں پرواز شروع کر دی۔ اس وقت اس کی رفتار جیٹ ہوائی جہاز سے کم نہیں تھی۔ جو راستہ ایک رات ایک دن میں طے ہونا تھا وہ ماریا نے دس منٹ میں طے کر لیا۔ اب اسے دُور ایک سرخ گولا دکھائی دیا جو آسمان پر شمال کی طرف پھیلا ہوا تھا اور اس میں سے تیز روشنی نکل رہی تھی۔

ماریا قریب گئی تو دیکھا یہ ایک سرخ بادل تھا۔ جس میں آگ کے سُرخ شعلے گردش کر رہے تھے۔ اس کے نیچے ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سیاہ پہاڑ تھا۔ آگ کا سرخ گول بادل پہاڑ سے کوئی سو فٹ بلند فضا میں لٹکا ہوا تھا اور کسی سورج کی طرح اپنے مرکز کے گرد گھوم رہا تھا۔ یہاں فضا میں ماریا کو تپش محسوس ہو رہی تھی۔ وہ نیچے بہت نیچے آ گئی اور پہاڑ کے پیچھے پہنچ کر زمین پہ اتر آئی۔

ایک جگہ اس نے ایک ممی کو دیکھا کہ اس کے جسم پر پٹیاں لپٹی تھیں اور وہ ہاتھ میں تلوار لیے کھسک کھسک کر چل رہی تھی۔ ماریا اس کے پیچھے آئی تو ممی ایک دم رُک گئی۔

ماریا بھی وہیں رُک گئی۔ اس نے اپنا سانس تک رُوک لیا کہ کہیں ممی کو خبر تو نہیں ہو گئی۔ ممی نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ پھر آہستہ آہستہ گردن آگے کو موڑی اور پہاڑ کی دیوار کی طرف گھسٹنے لگی۔ ماریا اسی جگہ پر کھڑی رہی۔ وہ کوئی خطرہ مول لینے کی پوزیشن میں نہیں تھی ممی اسے بہر حال آگ کے سرخ بادل کی روشنی میں نظر آ رہی تھی۔

ممی گھسٹ کر چلتی پہاڑ کے ایک باہر کو نکلے ہوئے سیاہ پتھر کے نیچے پہنچ کر جیسے غائب ہو گئی۔ ماریا دو چار سیکنڈ اپنی جگہ پہ کھڑی رہی۔ پھر پھونک پھونک کر قدم اٹھاتی پہاڑ کے باہر نکلے ہوئے پتھر کی طرف بڑھی۔

یہ پتھر ایک چھجے کی طرح دیوار سے آگے کو نکلا ہوا تھا۔ یہاں سرخ بادل کی تپش بہت زیادہ تھی۔ چاروں طرف سُرخ روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ ماریا نے جھک کر دیکھا کر پتھر کے چھجے کے نیچے ایک

جگہ پتھر کی چوکور سِل لگی تھی اور اس کی درزوں میں سے پہاڑ کے اندر کی نیلی روشنی کی شعاعیں باہر آ رہی تھیں۔ یقیناً اس کے پیچھے کوئی سرنگ تھی۔ ماریا اندر جاتے ہوئے پہلے تو ذرا ہچکچائی کہ نہ جانے اس کے اندر جاتے ہی اس پہ کیا مصیبت پڑ جائے گی مگر بہادری سے کام لیتے ہوئے اور خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے اس نے اپنے آپ کو پتھر کی چوکور سِل کے ساتھ ٹکرا دیا اور وہ آواز کی لہروں کی طرح پتھر کی سِل میں سے گزر کر دوسری طرف پہنچ گئی۔

یہ پہاڑ کے اندر کی ایک تنگ گلی تھی جس کی دیواروں پر جگہ جگہ نیلی موم بتیاں روشن تھیں۔ ماریا آہستہ آہستہ آگے گزرنے لگی۔ تنگ گلی سنسان تھی۔ وہاں کوئی ممی نہیں تھی۔ کچھ دور چلنے پر گلی کے آگے ایک اندھا کنواں آ گیا۔ ماریا نے نیچے جھانک کر دیکھا۔ نیچے کنوئیں کی تہہ تک کنوئیں کی دیوار کے ساتھ ایک سیڑھی چلی گئی تھی۔ ماریا پہ ابھی تک کسی طلسم نے اثر نہیں کیا تھا۔ وہ سیڑھی کے ساتھ ساتھ نیچے اتر آئی۔ یہاں ایک محرابی دروازہ تھا جو پہاڑ کی گہرائیوں میں ایک سرنگ میں جاتا تھا۔ یہاں آمنے سامنے پہاڑ کھود کر کمرے بنائے گئے تھے۔ ماریا نے جھانکا تو دیکھا کہ کچھ کمرے خالی تھے۔ کچھ کمروں میں ممیاں ہاتھوں میں تلواریں لیے بالکل ساکت مجسموں کی طرح کھڑی تھیں۔ ماریا آگے گئی تو وہاں ایک بہت بڑا دالان آ گیا۔ دالان کے درمیان میں چاندی کا بہت لمبا چوڑا، کسی بہت بڑے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کڑاہی سے بھی بڑا ایک پیالہ پڑا تھا۔ ماریا نے اوپر جا کر دیکھا۔ پیالے میں ایک گول سوراخ تھا۔ جس میں سے نیلی روشنی نکل رہی تھی۔

اچانک اس سوراخ میں سے ایک گول سلنڈر باہر آ گیا۔ اس میں دو ممیاں سوار تھیں۔ وہ گول سلنڈر میں سے نکل کر پیالے سے باہر آئیں۔ اور پھر دالان کے کونے والے کمرے کی طرف چلی گئیں۔ ماریا ان کے پیچھے گئی۔ کمرے میں دو تابوت دیوار کے ساتھ لگے تھے۔ جن کے ڈھکن کھلے تھے۔ دونوں ممیاں ان تابوتوں میں جا کر کھڑی ہو گئیں۔ ایک نے خشک آواز میں کہا۔

"نیچے مصر میں قبرستان میں ایک بھی فرعون کے خاندان کا آدمی نہیں بچا"

دوسری ممی بولی۔

"اب شاید ہمیں دوبارہ نیچے زمین پر جانے کی ضرورت نہ پڑے"

* اور پھر دونوں ممیوں نے آنکھیں بند کر لیں۔ ماریا پلٹ کر چاندی کے بڑے پیالے میں اتر گئی۔ اس نے اس کے پیندے کے بڑے سوراخ کے اوپر فضا میں معلق بلبلہ نما سلنڈر کو دیکھا۔ اسے محسوس ہوا کہ یہ کوئی خلائی جہاز ہے۔ جس میں سوار ہو کر یہاں کے لوگ نیچے زمین پر جاتے ہیں۔ ماریا نے ایک اہم راز معلوم کر لیا تھا۔

وہ بھاگ کر واپس عنبر کے پاس آئی اور اسے ساری کہانی سنانے کے بعد کہا۔

"میں سمجھتی ہوں کہ ہمیں ابھی اسی وقت سرخ بادلوں والے پہاڑ کی سرنگ میں پہنچ جانا چاہیے"

عنبر نے کہا۔

"میں تیار ہوں۔ لیکن حسین لڑکی مرتھا کو تم کیسے لاؤ گی اور کیٹی بھی تو تمہارے ساتھ ہو گی"

ماریا بولی۔

"سب کچھ ہو جائے گا۔ تم میرے ساتھ نکل چلو"

عنبر تابوت میں سے نکل کر ماریا کے کاندھے پر سوار ہوتے ہی غائب ہو گیا۔ ماریا اسے لے کر کیٹی کی کوٹھڑی کے باہر آ گئی۔ اس نے کیٹی کو باہر سرنگ میں بلا کر بتایا کہ عنبر اس کے ساتھ ہے۔ مگر کاندھے پر بیٹھا ہے۔ کیٹی بولی۔

"اس نے یہ گستاخی کیسے کی؟"

اچانک اندر سے حسین لڑکی مرتھا کی آواز آئی۔

"کیٹی بہن! باہر کون ہے؟"

کیٹی لپک کر اندر دوڑی۔ ماریا نے عنبر سے کہا۔

"یہ حسین لڑکی بڑی بے وقوف ہے۔ یہ بہت تنگ کرے گی۔ چلو اسے چل کر سب کچھ بتا دیتے ہیں"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور ماریا عنبر کو لے کر کیٹی کی کوٹھڑی میں آئی اور عنبر کو نیچے اتار دیا۔ نیچے اترتے ہی عنبر ظاہر ہو گیا۔ مرتھا تو سہم کر دیوار کے ساتھ جا لگی۔

"یہ ___ یہ کون ہے کیٹی؟"

اب ماریا نے اپنی آواز میں کہا۔

"مرتھا! میری بات غور سے سنو۔ یہ عنبر ہے۔ میں ماریا ہوں" تم مجھے دیکھ نہیں سکتی ہو مگر میں زندہ عورت ہوں"

اب تو مرتھا کی خوف کے مارے بری حالت ہو گئی۔ مگر عنبر ماریا اور کیٹی نے مل کر حسین لڑکی مرتھا کو سب کچھ سمجھا کر مطمئن کر دیا۔ اب اس کا خوف جاتا رہا اور وہ بھی عنبر، ماریا کیٹی کے ساتھ وہاں سے فرار ہونے پر کمربستہ ہو گئی۔ ماریا نے کہا۔

"اب پروگرام یہ ہوگا کہ سُرخ بادلوں والے پہاڑ کی سُرنگ میں کچھ کوٹھڑیاں خالی ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ تم میں سے ایک ایک کو اِن کوٹھڑیوں میں لے جاؤں۔ اس کے بعد وہاں سے فرار ہونے کا ذریعہ معلوم کر کے اِن پر دھاوا بول دیا جائے"

عنبر نے کہا۔

"اس کے سوا کوئی چارہ بھی ہے۔ تم سب سے پہلے کیٹی کو لے جاؤ۔ اس کے بعد مرتھا اور پھر میں تمہارے ساتھ چلوں گا"

ماریا نے کیٹی سے کہا۔

"میرے کاندھے پر بیٹھ جاؤ"

کیٹی بولی۔

"مجھے تمہارا کندھا نظر ہی نہیں آتا۔ میں بیٹھوں گی کس پر؟"

ماریا نے مسکراتے ہوئے کیٹی کا ہاتھ پکڑا اور اسے اُٹھا کر اپنے کاندھے پر بٹھا لیا۔ حسین لڑکی مرتھا یہ دیکھ کر دنگ رہ گئی کہ کیٹی ایک دم سے غائب ہو گئی تھی۔ ماریا نے آہستہ سے اسے کہا۔

"فکر نہ کرو۔ دوسری بار آؤں گی تو تم بھی اسی طرح غائب ہو جاؤ گی۔ عنبر! میں جا رہی ہوں"

ماریا تیزی سے کیٹی کو لے کر موت کے محل سے نکل کر سُرخ بادلوں والے پہاڑ کی طرف روانہ ہو گئی۔

اب وہاں عنبر اور حسین لڑکی مرتھا ہی رہ گئے تھے اور دونوں نظر آتے تھے عنبر نے حسین لڑکی کو سرگوشی میں کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تم کوٹھے میں جا کر لیٹ جاؤ۔ میں دروازے کے پاس بیٹھتا ہوں۔"

مرتھا کوٹھے میں جا کر لیٹ گئی۔ عنبر دروازے کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ دروازہ بند تھا۔ تھوڑی دیر ہی گزری ہو گی کہ عنبر کو کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ اس نے دروازے کے ساتھ کان لگا دیئے۔ کوئی بوجھل مگر آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتا اس کی کوٹھڑی کی طرف بڑھ رہا تھا۔ عنبر نے لپک کر مرتھا کے کان میں کہا۔

"خبردار۔ یہاں کچھ بھی ہو جائے۔ تم کوئی آواز مت نکالنا۔ باقی میں سنبھال لوں گا۔"

اتنا کہہ کر عنبر بھاگ کر دروازے کے قریب دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔

باہر والی قدموں کی چاپ کوٹھڑی کے پاس آ کر رک گئی تھی۔ پھر کسی نے دروازے پر ہاتھ رکھ کر اسے اندر کو دبایا۔ دروازہ آہستہ سے کھل گیا۔ عنبر نے اپنا سانس روک لیا۔ اور سر دیوار کے ساتھ لگا دیا۔ اندر ایک سیاہ پوش گورکن داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں تیز نوکیلی کدال تھی۔ اس نے آنکھیں پھاڑ

پھاڑ کر اندھیرے میں دیکھا اور بولا۔

"تو تم یہاں پر ہو حسین لڑکی! نمرود کی امانت ہمارے عظیم سورج دیوتا کی قربانی!"

گورکن کدال اٹھائے مرتھا کی طرف بڑھا ہی تھا کہ عنبر نے پیچھے سے اس کی گردن پر پوری طاقت سے ایک ہاتھ مارا۔

O

Uploaded for:
Pakistan Virtual Library
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کلش دیوتا کی پھنکار

عنبر کا خیال تھا کہ سیاہ پوش گورکن بے ہوش ہو جائے گا۔

لیکن وہ یہ دیکھ کر حیران سا ہو کر رہ گیا کہ ہاتھ کی بھرپور ضرب لگتے ہی سیاہ پوش گورکن کی گردن دھڑ سے الگ ہو کر فرش پر جا گری۔ حسین لڑکی مرتھا کے حلق سے چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی۔ وہ دانتوں میں کپڑا ٹھونس کر خوف سے کانپنے لگی۔

عنبر نے سب سے پہلے کوٹھڑی کا دروازہ بند کیا۔ پھر مرتھا کو تسلی دی اور اس کے بعد سیاہ پوش گورکن کے دھڑ کو دیکھا۔ اس کی گردن سیاہ نقاب میں سے نکل کر فرش پر پڑی تھی۔ عنبر نے دیکھا کہ گورکن اصل میں ہڈیوں کا ڈھانچہ تھا۔ اور فرش پر اس کی کھوپڑی جسم کے ڈھانچے سے الگ ہو کر پڑی تھی۔

عنبر سمجھ گیا کہ یہ گورکن سب کے سب انسانی ڈھانچے ہیں۔ اس نے فوراً گورکن کا سیاہ لبادہ اتار کر خود

پہن لیا۔ چہرے پر سیاہ نقاب ڈال لی اور کدال ہاتھ میں
ڈال لی اور کدال ہاتھ میں لے کر مرتھا سے کہنے لگا۔

"کیا مجھ میں اور گورکن میں کوئی فرق لگتا ہے؟"

حسین مرتھا نے سہمی ہوئی آواز میں کہا۔

"نہیں"

عنبر نے ایک بار پھر حسین لڑکی مرتھا کو حوصلہ دیا اور کہا کہ اگر وہ اسی طرح بات بات پر ڈرتی رہی تو کبھی اپنے ماں باپ کے پاس نہ جا سکے گی۔ اتنے میں ماریا کوٹھڑی میں داخل ہوئی۔ جونہی اس نے ایک کدال والے سیاہ پوش گورکن کو دیکھا تو عنبر پر حملہ کر کے اس کی گردن کو دبوچنا چاہی تھی کہ عنبر نے کہا۔

"میں عنبر ہوں"

اب ماریا نے نیچے فرش پر دیکھا تو وہاں ایک انسانی ڈھانچہ اور کھوپڑی پڑی تھی۔ عنبر نے نقاب الٹ لیا اور ماریا کو ساری بات سنائی۔ ماریا بولی۔

"تم نے کمال کر دیا عنبر۔ مگر یہ گورکن ڈھانچے ہیں کیا؟"

"ہاں" عنبر نے کہا "اب ایسا ہے کہ میں اسی بھیس میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔ پہلے تم مرتھا کو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چھوڑ آؤ۔"

مار دیا مرتھا کو لے کر روانہ ہو گئی۔ عنبر پیچھے کوٹھڑی میں اکیلا رہ گیا۔ چند لمحوں کے بعد عنبر کو سرنگ میں پھر ویسی ہی قدموں کی چاپ سنائی دی۔ عنبر سمجھ گیا کہ اس گورکن کا دوست وہاں آیا ہے۔ اس نے جلدی سے گورکن کی ہڈیاں ایک کونے میں ڈال دیں اور خود کوٹھڑی کی دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔ دروازے کے باہر سے آواز آئی۔

"تم اندر کیا کر رہے ہو؟ باہر آؤ۔"

عنبر نے کوئی جواب نہ دیا۔ باہر والا گورکن پھر بولا۔

"کیا نمرود کی امانت اندر ہے؟"

عنبر نے آواز بدل کر اسی زبان میں کہا۔

"اندر آجاؤ تم بھی۔"

کوٹھڑی کا دروازہ ڈھڑاک سے کھلا اور دوسرا گورکن کدال ہاتھ میں لیے اندر آگیا۔

"کہاں ہے لڑکی؟"

عنبر دیوار کی طرف منہ کیے کھڑا تھا۔ اس نے کہا۔

"یہ پڑی ہے۔ اسے اٹھاؤ۔"

عنبر ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ دوسرے گورکن کو شک ہوا کہ یہ اس کے ساتھی کی آواز نہیں ہے۔ یہ انسانی ڈھانچے

تھے۔ اور ایک دوسرے کی آواز پہچانتے تھے۔ دوسرا گورکن عنبر کے پاس آیا اور اس کے کاندھے پر اپنا ہڈیوں والا ہاتھ رکھ دیا۔ اسے عنبر کے کاندھے کا بھرا بھرا گوشت محسوس ہو تو چیخ مار کر اس پر کدال سے حملہ کر دیا۔ کدال عنبر کی پیٹھ پر کدال گوشت میں کھبنے کی بجائے گوشت سے ٹکرا کر گورکن کے ہاتھ سے نیچے گر پڑی۔

اب عنبر کی باری تھی۔ اس نے گورکن کے منہ پر ایک زبردست الٹا ہاتھ مارا۔ عنبر اگر یہ الٹا ہاتھ کسی درخت پر مارتا تو وہ دو ٹکڑے ہو کر زمین پر گر پڑتا۔ گورکن کے ڈھانچے کے لیے یہ ہاتھ بہت شدید طاقت کا تھا۔ اس کے جسم کی ہڈیاں ٹوٹے ہوئے ہار کے مہروں کی طرح بکھر گئیں۔ گورکن کی چیخ کی آواز سن کر دوسری کوٹھڑیوں سے مردہ عورتیں نکل آئیں اور وہ بھی چیخیں مارنے لگیں۔ وہاں عجیب ہا ہا کار اور واویلا مچ گیا۔

ان عورتوں میں نیکوما بھی تھی۔ یہ عورتیں چڑیلوں کی طرح رو رہی تھیں۔ اس ماحول سے خوف زدہ ہو کر بے اختیار رونے لگی تھیں۔ عنبر کوٹھڑی سے باہر نکل آیا۔ اس نے گورکن کا سیاہ لبادہ اوڑھ رکھا تھا۔ مردہ عورتیں چپ ہو گئیں۔ عنبر نے چلا کر کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اپنی اپنی کوٹھڑیوں میں دفع ہو جاؤ۔ نہیں
تو ابھی آگ میں جھونک دوں گا۔"

ساری عورتیں ڈری ہوئی مرغیوں کی طرح اپنی اپنی
کوٹھڑیوں میں گھس گئیں۔ تھوڑی دیر بعد وہاں ماریا بھی
آ گئی۔ اس نے بتایا کہ وہ مرتھا کو کیٹی کے پاس ہی کوٹھڑی
میں چھوڑ آئی ہے۔ اب تم میرے ساتھ چلو۔ عنبر بولا۔

"میں گورکن کے بھیس میں ہوں۔ اس لیے تمہارے
ساتھ پیدل چل سکتا ہوں۔"

ماریا نے کہا۔

"شاید تمہیں معلوم نہیں کہ سرخ بادلوں والا پہاڑ
یہاں سے کتنی دور ہے۔ اگر تم میرے ساتھ
پیدل چلو گے۔ تو ہمارے ملک کے مطابق ایک دن
اور ایک رات میں پہنچو گے۔ اس لیے بہتر ہے
کہ تم میرے کاندھے پر آ جاؤ۔ ہم دس منٹ میں
وہاں پہنچ جائیں گے۔"

چنانچہ عنبر ایک بار پھر ماریا کے کاندھے پر بیٹھ
گیا۔ اور غائب ہو گیا۔ اس کے غائب ہوتے ہی اس کا
گورکن بھی غائب ہو گیا تھا۔ اور اب ماریا اسے لے کر سرنگ
سے باہر نکل آئی اور فضا میں بلند ہو کر سرخ بادلوں

والے پہاڑ کی طرف بجلی کی رفتار کے ساتھ اڑنے لگی۔ دس
پندرہ منٹ کے اندر اندر وہ عنبر کو سرخ بادلوں والے
پہاڑ کی دیوار کے پاس زمین پر اتر آئی۔ عنبر نے پتھر کی دیوار
دیکھ کر کہا۔ کہ یہاں سے اندر جانا مشکل لگتا ہے۔ ماریا نے
کہا۔

"تم میرے ساتھ غائب ہو کر بڑی آسانی سے
پتھر کی دیوار میں سے گزر جاؤ۔"

ماریا عنبر کو لے کر پتھر کی دیوار میں سے نکل گئی۔ دوسری
طرف نیلی موم بتیوں والی پر اسرار سرنگ لگی تھی۔ آگے کنواں
آ گیا۔ ماریا کنوئیں میں اتر گئی۔ یہاں محرابی دروازے میں
سے ہو کر وہ تاریک غار کے آمنے سامنے بنی ہوئی ممیوں
کی کوٹھڑیوں میں سے اس کوٹھڑی میں آ گئی جہاں
مرتھا اور کیٹی پہلے سے کونے میں چپ چاپ بیٹھی تھیں۔
ماریا نے عنبر کو کاندھے سے اتارا تو وہ گورکن کے سیاہ
لباس میں ظاہر ہو گیا۔ کیٹی گھبرا کر آہستہ سے بولی۔

"ماریا! یہ کسے اٹھا لائی ہو تم۔ یہ عنبر نہیں
ہے۔"

ماریا نے کہا۔

"یہ عنبر ہی ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے سیاہ نقاب چہرے سے الٹ دیا۔ پھر وہ کونے کے اندھیرے میں بیٹھ گئے۔ ماریا نے کہا۔

"یہاں ابھی تک میں نے ممیوں کو ہی دیکھا ہے جن کے ہاتھوں میں تلواریں ہیں۔ آگے ایک بڑا کمرہ ہے۔ جس کے درمیان میں چاندی کا پیالہ ہے۔ اس پیالے میں ایک غار نما سوراخ ہے جس میں سے بلبلہ نما گاڑی نیچے جاتی ہے۔ ہمیں اس بلبلے والی گاڑی تک پہنچنا ہے۔ کیونکہ میرا خیال ہے کہ وہ گاڑی نیچے زمین کی طرف جاتی ہے۔"

عنبر کہنے لگا۔

"میں یہاں کے گورکن کے لباس میں ہوں۔ مجھے دیکھ کر کوئی شک نہیں کرے گا۔ ماریا تم میرے ساتھ آؤ۔ ہم فرار کا راستہ ہموار کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ چاندی کے پیالے سے راستہ کدھر کو جاتا ہے۔"

کیٹی نے کہا۔

"میں مرتھا کو لے کر اسی کوٹھڑی میں بیٹھی ہوں۔"

ماریا بولی۔

"اگر کوئی ممی ادھر آگئی تو کیا کرو گی؟"

کیٹی گردن اٹھا کر کہنے لگی۔

"میں کمزور عورت نہیں ہوں۔ خلائی مخلوق ہوں آخر۔ میری طاقت آزمانے کا بھی شاید اب وقت آگیا ہے۔"

ماریا اور عنبر انہیں کوٹھڑی بند رکھنے کی تاکید کر کے باہر آگئے۔ اب غار میں عنبر گورکن کے لباس میں کدال ہاتھ میں لیے سر جھکائے آہستہ آہستہ آگے کی طرف چلنے لگا۔ ماریا اس کے سر کے اوپر فضا میں تیر رہی تھی۔ وہ اسے بتا چکی تھی کہ چاندی کا پراسرار پیالہ کس جگہ پر ہے۔

عنبر چاندی کے پیالے والے کمرے کے دروازے تک پہنچ گیا اور اسے کوئی تلوار والی ممی نہ ملی۔ ماریا خاموش تھی۔ عنبر سر جھکائے بڑے کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس کے داخل ہوتے ہی ایک طرف دیوار سے لگی ممی جس کے ہاتھ میں تلوار تھی اس کی طرف بڑھی اور دو قدم چل کر رک گئی۔ عنبر بھی رک گیا۔ ماریا نے کان میں سرگوشی کی۔

"اس کے طلسم سے ہوشیار رہنا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ممی نے عنبر کے نقاب پوش چہرے پر اپنی آنکھیں جما رکھیں تھیں۔ اس کی زرد آنکھیں پٹیوں والے چہرے میں سے جھانک رہی تھیں۔ پھر ایک کمزور سی آواز آئی۔

"تم اِدھر کیوں آئے؟"

عنبر نے اپنی آواز وہاں کے گورکنوں ایسی آواز بناتے ہوئے ان ہی کی زبان میں کہا۔

"میں سورج دیوتا کے حکم سے اس کی امانت تلاش کرتے آیا ہوں"

ممی نے جواب میں کہا۔

"وہ تو یہاں تلاش کر کے چلے گئے۔ تم کون ہو؟"

عنبر کچھ گھبرایا۔ ایک قدم پیچھے ہٹا۔ بس یہیں سے ممی کو عنبر پر شک ہو گیا۔ اس نے تلوار دونوں ہاتھوں میں اٹھا اور عنبر کے سر پر زور سے دے ماری۔ تلوار ٹوٹ گئی۔ ممی بوکھلا کر پیچھے ہٹی۔ عنبر نے اُچھل کر ممی کو گردن سے دبوچ لیا۔ ماریا نے کہا۔

"عنبر! خبردار —— طلسم کا خیال رکھنا"

ممی نے آنکھیں اوپر اٹھائیں کہ یہ عورت کی آواز کہاں سے آ گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ممی کے پیٹ میں جہاں ناف ہوتی ہے وہاں سے نیلے رنگ کی روشنی کا ایک سانپ سا نکل کر فضا میں لہرایا۔ سارا کمرہ ا کی نیلی روشنی میں چکا چوند ہو گیا اور روشنی پڑتے ماریا کا غیبی جسم ظاہر ہو کر اپنی جگہ پر ساکت ہو گی یہی حال عنبر کا ہوا۔ اس کا سیاہ لبادہ اپنے آپ اُڑ گیا وہ بھی اپنی جگہ پر ساکت ہو کر کھڑے کا کھڑا رہ گیا۔

عنبر نے محسوس کیا کہ وہ اپنی جگہ سے ہل سکتا۔ مگر اس کے پاؤں اس کا حکم نہیں مان رہے۔ یہی حال کا تھا۔ وہ پاؤں آگے بڑھانے کی صلاحیت اور طا محسوس کر رہی تھی مگر اپنی مرضی سے پاؤں آ نہیں بڑھا سکتی تھی۔ اتنی دیر میں ممی بالکل سیدھی ہو گ اس نے اپنی مُردہ لاشوں کی آواز میں کسی کو پکارا۔ د ممیاں چاندی کے پیالوں میں سے نکل کر عنبر اور ما کی طرف بڑھیں۔ یہ تینوں ممیاں حیرت سے عنبر اور کو دیکھنے لگیں۔ ایک ممی نے کہا۔

"یہ دشمن زمین کی مخلوق ہے۔ نمرود کی امانت ان ہی کے پاس ہو گی"

دوسری ممی نے کہا۔

"انہیں کلش دیوتا کے غار میں بند کر دو۔ وہ خود

ان سے پوچھ گچھ کرے گا۔"

عنبر اور ماریا یہ سب کچھ سن رہے تھے۔ مگر ایک دوسرے سے بات نہیں کر سکتے تھے۔ جیسے ان کے ہونٹوں پر ان ممیوں نے مہر لگا دی تھی۔ ایک ممی نے عنبر ماریا کی طرف دیکھ کر مردہ آواز میں کہا۔

"میرے ساتھ چلو۔"

یہ حکم پاتے ہی عنبر اور ماریا کے پاؤں اپنے آپ آگے بڑھے۔ وہ ممی کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔ ممی ان کو لے کر بڑے کمرے سے نکل کر ایک ایسے دالان میں آ گئی جہاں بڑے بڑے نوک دار پتھر دیواروں سے نکلے ہوتے تھے۔ ان کے درمیان صرف اتنی ہی جگہ تھی کہ ایک آدمی چل سکے۔ ممی آگے آگے تھی۔ ماریا اور عنبر اس کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ عنبر اور ماریا سمجھ گئے تھے کہ آخر ممی کے طلسم کا اثر ان پر ہو رہا ہے۔

نوکدار پتھر پیچھے ہٹتے گئے۔ جگہ کشادہ ہو گئی۔ یہاں بھی نیلی موم بتیاں کہیں کہیں پتھروں میں لگی جل رہی تھیں۔ اس غار میں ہی ایک محراب آ گئی۔ اس کے نیچے ایک اونچا چبوترہ بنا تھا۔ اس چبوترے پر ایک بھیانک منہ والے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مگرمچھ کا بت لگا تھا۔ مگرمچھ کا منہ کھلا تھا اور اس کے حلق سے نیلی روشنی نکل رہی تھی۔ ممی ماریا اور عنبر کو وہاں چھوڑ کر واپس چلی گئی۔

اس کے جانے کے بعد عنبر نے ماریا سے کہا۔

"ماریا! کیا تم میری آواز سن رہی ہو؟"

"سن رہی ہوں عنبر" ماریا نے جواب دیا۔

عنبر بولا۔

"کیا تم اپنے ہاتھ پاؤں ہلا سکتی ہو؟"

ماریا نے کہا۔

"ہلا سکتی ہوں مگر اپنی مرضی سے نہیں۔ میرے ہاتھ پاؤں پر کسی دوسرے کے حکم کی مہر لگ گئی ہے۔"

عنبر نے کہا کہ اسے بھی ایسا ہی محسوس ہو رہا ہے کہ کوئی دوسرا حکم دے گا۔ تو وہ اپنی جگہ سے حرکت کر سکتا ہے۔ ماریا نے کہا۔

"یہی یہاں کا طلسم ہے مگر یہ بڑا خطرناک طلسم ہے عنبر اس نے تو ہمیں اس ممی کا غلام بنا کر رکھ دیا ہے میں تو یہ سوچ کر پریشان ہو رہی ہوں کہ کیٹی اور مرتھا کا کیا بنے گا۔ میں تو غائب بھی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نہیں ہو سکتی۔"

عنبر نے کہا۔

"کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔ کچھ دیر بعد یقیناً وہ بھی پکڑی جائیں گی۔ ہو سکتا ہے انہیں بھی اسی جگہ لایا جائے۔"

ماریا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"حسین لڑکی مرتھا کو یہاں کیوں لائیں گے وہ۔ اسے تو فوراً مردہ فرعون کے دربار میں پہنچا دیا جائے گا۔ جو اسی وقت اسے آگ میں ڈال کر جلا دے گا۔"

عنبر پریشان ہو گیا۔ کہنے لگا۔

"یہ تو بہت بڑی بات ہو گی ماریا۔ وہ بے چاری تو زندہ نہیں بچ سکے گی۔ اب کیا کریں۔ ہم تو یہاں بے بس و مجبور ہو کر پڑے ہیں۔"

ماریا نے کہا۔

"اب کیٹی کو کوئی کارنامہ دکھانا چاہیے۔ آخر وہ خلائی مخلوق ہے۔ ایک عرصے سے اس نے چٹکی بجا کر اپنے جنّ دوست کو نہیں بلایا۔"

عنبر کہنے لگا۔

"جنّ دوست کی چٹکی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ وہ عمل اُلٹا بھی پڑ سکتا ہے۔"

ماریا نے ٹھنڈا سانس بھر کر کہا۔

"ابھی ہمیں ناگ کا کچھ پتہ نہیں کہ وہ مصر کے شہر میں جا کر کہاں گم ہو گیا ہے، کہ ہم خود یہاں آ کر پھنس گئے ہیں۔"

عنبر نے کہا۔

"تھیوسانگ ضرور ناگ کی تلاش میں سرگرم ہو گا۔ لیکن ہم بھی یہاں زیادہ دیر نہیں رہیں گے تم فکر مت کرو۔ یہاں سے فرار کا کوئی نہ کوئی راستہ ضرور نکل آئے گا۔"

وہ اسی طرح باتیں کر رہے تھے مگر اپنی جگہ سے ہل نہیں سکتے تھے۔ ان کے سامنے چبوترے پر مگرمچھ کا بُت ان کی طرف منہ پھاڑے دیکھ رہا تھا۔ جیسے ابھی ان دونوں کو سانس کھینچ کر نگل جائے گا۔ اس کے حلق میں نیلی روشنی ہو رہی تھی۔

ماریا نے کہا۔

"وہ کلش دیوتا کہاں ہے جس کا ذکر ممی نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیا تھا۔ اور جو ہم سے پوچھ گچھ کرے گا۔"
عنبر بولا۔

"شاید یہیں کہیں سے آجائے۔ وہ بھی۔ اب جو ہو گا دیکھا جائے گا۔"

اتنے میں مگرمچھ کے حلق میں سے سی سی سی کی آوازیں آنے لگیں۔ ماریا اور عنبر غور سے مگرمچھ کے منہ کو تکنے لگے۔ ماریا نے کہا۔

"کلش دیوتا آرہا ہے شاید۔"

سی سی کی آوازیں پھنکاروں میں تبدیل ہو گئیں۔ عنبر نے چونک کر کہا۔

"یہ کلش دیوتا تو کوئی سانپ معلوم ہوتا ہے۔"

ماریا خوش ہو کر بولی۔

"سانپ ہے تو ضرور ہماری مدد کرے گا۔"

مگرمچھ کے منہ میں سے نیلے رنگ کا ایک لمبا سانپ نکل کر پھنکارتا ہوا ماریا اور عنبر کی طرف بڑھا۔ عنبر نے سانپ کو دیکھتے ہی سانپ کی زبان میں کہا۔

"میں عنبر ہوں ناگ دیوتا کا بھائی۔ یہ ماریا ناگ دیوتا کی بہن ہے۔ ہماری مدد کرو۔"

مگر نیلے سانپ پر عنبر کی آواز کا کوئی اثر نہ ہوا۔ وہ برابر اس کی طرف بڑھتا چلا آیا۔ ماریا نے کہا۔

"عنبر ایک بار پھر اسے مدد کے لیے پکارو۔"

عنبر نے دوسری بار پھر سانپ کو آواز دے کر کہا کہ میں ناگ دیوتا کا بھائی ہوں مگر سانپ نے کوئی اثر قبول نہ کیا نہ آگے سے جواب دیا۔ ماریا پیچھے ہٹنے لگی تو اس کے قدم بوجھل سے ہو گئے تھے۔ عنبر نے بھی سانپ کو گردن سے پکڑنا چاہا مگر اس کی حالت ایسی ہو گئی تھی۔ جیسے کبھی کبھی خواب میں ہمارے ساتھ ہوتا ہے کہ زور سے بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن پاؤں بھاری ہو گئے ہوتے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ اٹھتے ہیں۔ عنبر کے بازو بھی بہت ہی آہستہ آہستہ جیسے سلوموشن میں اوپر کو اٹھ رہا تھا۔ اتنے میں سانپ نے ماریا اور عنبر دونوں کو اپنی کنڈلی میں جکڑ کر مگرمچھ کے کھلے منہ کی طرف گھسیٹنا شروع کر دیا۔

ماریا بولی۔

"میری طاقت جواب دے رہی ہے عنبر۔"

عنبر نے کہا۔

"میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہو رہا ہے ماریا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نیلا سانپ دونوں کو گھسیٹتا مگرمچھ کے منہ میں لے گیا۔ عنبر اور ماریا نے دیکھا کہ مگرمچھ کے حلق میں ڈھلان نیچے اس کے پیٹ میں جاتی تھی۔ سانپ نے انہیں مگرمچھ کے حلق کی ڈھلان میں دھکیل دیا۔ عنبر اور ماریا لڑھکتے ہوئے نیچے مگرمچھ کے پیٹ میں جا گرے۔ جو کسی بہت بڑے غار کی طرح تھا۔ یہاں اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ لیکن عنبر اور ماریا میں اتنی صلاحیت باقی تھی کہ وہ اندھیرے میں دیکھ سکیں۔ یہ ایک بہت بڑے مٹکے کی طرح کا گول غار تھا اس کی ایک دیوار میں گول سوراخ تھا۔

نیلا سانپ اس سوراخ میں داخل ہو کر غائب ہو گیا۔ عنبر اور ماریا اُٹھ کر مگرمچھ کے پیٹ کا جائزہ لینے لگے اُن کی طاقت بہت آہستہ آہستہ بحال ہو رہی تھی۔ مگر ابھی وہ اپنے ہاتھ پاؤں نارمل طریقے سے نہیں ہلا سکتے تھے۔ اچانک دیوار کے گول سوراخ میں سے آگ کی چنگاریاں سی باہر کو لپکیں۔ عنبر اور ماریا دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئے۔

"یہ کیا مصیبت نازل ہو گئی ہے اب؟" ماریا نے مایوس ہو کر کہا۔

عنبر بولا۔

"شاید یہی کلش دیوتا کی چنگاریاں ہیں۔ مگر فکر نہ کرو۔ ہم مر نہیں سکیں گے۔"

چنگاریاں رُک گئیں۔ اب ایسی آوازیں آنے لگیں جیسے کوئی زخمی شیر اپنی کچھار میں درد کے مارے کراہ رہا ہوں۔ یہ بڑی ڈراؤنی کراہ تھی۔ پھر دیوار کے سوراخ میں سے ایک ایسے بہت بڑے سانپ کا پھن باہر نکلا جس کو مگرمچھ کی چار ٹانگیں لگی ہوئی تھیں۔ عنبر اور ماریا نے ایسا سانپ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ اپنی جگہ پر ساکت کھڑے اس عجیب و غریب سانپ کو تک رہے تھے۔ سانپ کا پھن زمین سے دو فٹ اوپر کو اٹھا ہوا تھا اور اور اس کے منہ سے سانس کے ساتھ چنگاریاں نکل رہی تھیں۔

سانپ نے غصیلے انداز میں زور سے پھنکار ماری۔ چنگاریاں عنبر اور ماریا کے چہرے پر پڑیں۔ سانپ انہیں دیکھتا رہ گیا۔ کیونکہ عنبر اور ماریا کے چہروں پر چنگاریوں کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ سانپ نے دوسری بار پہلے سے زیادہ غصے اور شدت کے ساتھ چنگاریاں پھینکیں۔ اس بار بھی عنبر اور ماریا پر کوئی اثر نہ ہوا۔ ماریا نے سانپ کی طرف دیکھ کر سانپ ہی کی زبان میں کہا۔

"تمہاری آگ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔"

سانپ نے جب لڑکی ماریا کو اپنی زبان میں بات کرتے سنا تو دنگ رہ گیا۔ سانپوں کی زبان میں بولا۔

"تم لوگ کون ہو؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے کہا۔

"میرا نام عنبر ہے۔ یہ میری دوست ماریا ہے۔ ہم ناگ دیوتا کے بھائی بہن ہیں"

ناگ دیوتا کا نام سنتے ہی مگرمچھ نما سانپ نے اپنا پھن سکیڑ لیا اور گردن نیچے کر دی۔

"ناگ دیوتا کو میرا سلام ـــ میں پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ تمہارے اندر کوئی غیر معمولی طاقت ہے۔ تم عام انسان نہیں ہو۔ مگر تم یہاں کیسے آ گئے؟ ناگ دیوتا کہاں ہیں؟"

عنبر نے مگرمچھ سانپ کو شروع سے لے کر آخر تک ساری کہانی سنا ڈالی۔ وہ تعجب کرنے لگا۔ پھر بولا۔

"تمہاری مدد کرنا مجھ پر فرض ہو گیا ہے۔ مگر میں جیسا کہ تمہیں معلوم ہی ہو گا۔ زندہ سانپ نہیں ہوں۔ یہاں کوئی بھی زندہ نہیں ہے۔ ہر شے اپنی رُوح کی شکل میں ہے۔ میں دنیا میں فرعون کے بڑے دادا کا مقدس سانپ تھا۔ پھر میں مر گیا۔ اور اب اپنی رُوح کی شکل میں ہے۔ فرعونوں کی مُردہ بستی میں زندہ ہوں"۔

ماریا نے کہا۔

"تمہاری ایک دوست کیٹی اور مرتھا نام کی لڑکی موت کے محل کی کوٹھڑی میں چھپی ہوئی ہے۔ ہم اسے بھی یہاں سے نکالنا چاہتے ہیں"

مگرمچھ سانپ نے کہا۔

"میں جانتا ہوں کہ تم یہاں سے فرار ہونا چاہتے ہو۔ اور تمہیں یہاں سے فرار ہونا بھی چاہیئے۔ کیونکہ یہ جگہ زندہ انسانوں کے لیے نہیں ہے۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ خواہش کے باوجود تمہاری مدد نہیں کر سکتا"

مگرمچھ سانپ سے عنبر اور ماریا کو بڑی امیدیں تھیں۔ اس کے منہ سے یہ الفاظ سنے تو ان کی آرزوؤں پر اوس پڑ گئی۔ یعنی وہ مایوس ہو گئے۔ کہ اب وہ کس سے مدد طلب کریں گے۔

عنبر بولا۔

"کیا تم ہمیں کوئی راستہ بھی نہیں بتا سکتے"

مگرمچھ سانپ ایک منٹ کے لیے خاموش ہو گیا۔ پھر بولا۔

"ایک راستہ ہے"

"جلدی بتاؤ وہ کون سا راستہ ہے؟ عنبر نے بے تابی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے پوچھا۔

مگرمچھ سانپ نے کہا۔

"یہاں ایک مُردہ دریا ہے"

"مُردہ دریا؟ ماریا نے تعجب سے کہا۔

"ہاں مگرمچھ سانپ بولا" یہ دریا اپنے اصلی زندہ دریا کی رُوح ہے۔ تم نے کبھی دریا کی رُوح نہیں دیکھی ہو گی"

"کبھی نہیں" عنبر بولا۔

مگرمچھ نے کہا۔

"آج تم دریا کی رُوح کو بھی دیکھو گے۔ میں تمہیں ایک خاص مگرمچھ سانپ کے حوالے کر دوں گا۔ وہ تمہیں اس مُردہ فرعونوں کی بستی سے دریا کے ذریعے نکال کر مرگھٹ والی گھاٹ پر پہنچا دے گا۔ اس کے بعد تمہیں کیا کرنا ہو گا؟ یہ تمہیں وہی مگرمچھ سانپ بتائے گا"

عنبر نے کہا۔

"مگر ہم اپنی ساتھی کیٹی اور مرتھا کو یہاں نہیں چھوڑ سکتے۔ ہم انہیں بھی اپنے ساتھ لے جائیں

گے"

مگرمچھ سانپ بولا۔

"تم انہیں بھی ساتھ لے جانا۔ اس کا طریقہ بھی تمہیں میرا ساتھی مگرمچھ سانپ ہی بتائے گا"

عنبر اور ماریا چپ ہو گئے۔ مگرمچھ سانپ نے کہا۔

"مجھے افسوس ہے کہ میں اس سے زیادہ تمہاری مدد نہیں کر سکتا۔ میں مجبور ہوں۔ ناگ دیوتا سے میری طرف سے معافی مانگنا اب میرے پیچھے پیچھے آؤ"

مگرمچھ سانپ عنبر اور ماریا کو لے کر جس گول شگاف میں سے نکلا تھا۔ اس میں داخل ہو گیا۔ یہ غار ایک گول پائپ کی طرح کا تھا۔ جس میں گھپ اندھیرا چھایا تھا۔ مگرمچھ سانپ [illegible] آگے آگے رینگ رہا تھا۔ ماریا اور عنبر [illegible] اس کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ پائپ ختم ہوا تو وہ ایک گڑھے میں داخل ہو گئے۔ یہ گڑھا چوڑا تھا۔ اور اس کی چھت بھی اونچی تھی۔ مگرمچھ خاموش تھا۔ اس نے عنبر اور ماریا کو بھی خاموش رہنے کی ہدایت کی تھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گٹر میں ہلکی ہلکی روشنی آنے لگی ۔ یہ ایک سوراخ تھا ۔ جہاں گٹر ختم ہو جاتا تھا ۔ یہاں پہلی بار عنبر اور ماریا نے وہاں کے درخت دیکھے ۔ یہ درخت سبز نہیں تھے ۔ بلکہ سفید پھیکے پھیکے تھے جیسے ایکس رے میں انسان کی ہڈیاں نظر آتی ہیں ۔

مگرمچھ سانپ نے آہستہ سے اپنی زبان میں کہا ۔

"یہ درختوں کی روحیں ہیں ۔"

ان روحوں کے قریب سے گزرتے ہوئے عنبر اور ماریا کو ان سے نکلتی شعاعوں کا اثر محسوس ہوا ۔ زمین سیاہ تھی ۔ جس پر پھیکے سفید رنگ کی جھاڑیاں اُگی تھیں ۔ مگرمچھ سانپ نے بتایا کہ یہ جھاڑیاں بھی اصل زندہ جھاڑیاں نہیں ہیں بلکہ ان کی روحیں ہیں ۔ عنبر اور ماریا حیرت سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے ۔

کچھ دُور چلنے کے بعد انہیں ایسی آواز سنائی دی جیسے پانی بہہ رہا ہو ۔ مگرمچھ سانپ بولا ۔

"مُردہ دریا آگیا ہے ۔"

عنبر ماریا نے محسوس کیا کہ یہاں کسی قسم کا کوئی پہرہ نہیں تھا ۔ جب عنبر نے اس کا ذکر تو مگرمچھ سانپ بولا ۔

"یہاں پہرے کی ضرورت اس لیے نہیں ہے کہ یہاں کوئی باہر کا آدمی قدم نہیں رکھ سکتا ۔ یہ میری یعنی کلشن دیوتا کی مُردہ دھرتی ہے ۔"

اب عنبر اور ماریا نے سامنے ایک دریا بہتے دیکھا ۔ اس دریا میں پانی کی جگہ جیسے سفید گیس کی لہریں بہہ رہی تھیں ۔ مگرمچھ سانپ نے کہا ۔

"یہ دریا کی رُوح ہے ۔ اس میں پانی نہیں بلکہ بھاپ ہے ۔ یہ ٹھنڈی اور بے جان بھاپ ہے ۔"

دریا کے کنارے پہنچ کر عنبر اور ماریا مگرمچھ سانپ کے اشارے پر ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے ۔ دریا کی بوجھل بھاپ والی لہریں آہستہ آہستہ بہہ رہی تھیں ۔ یہ زردی مائل سفید بھاپ تھی ۔ اپنی سطح سے ذرا سا بھی اوپر نہیں اُٹھتی تھیں ۔ اپنے کناروں کے اندر ہی لہروں کی طرح اوپر نیچے ہو رہی تھی ۔ مگرمچھ سانپ نے دریا کی بھاپ میں اپنا منہ ڈال کر حلق سے باریک سیٹی کی آواز نکالی ۔ اور اپنا پھن باہر نکال لیا ۔ اس کا منہ ذرا سا بھی نہیں بھیگا تھا ۔ کیونکہ دریا میں پانی کی جگہ بھاپ ہی بھاپ تھی ۔ چند سیکنڈ میں دُور دریا کی لہروں والی سفید گیس کے اوپر ایک مگرمچھ سانپ تیرتا ہوا نظر آیا ۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس نے کنارے پر آ کر کلشن دیوتا کے آگے سر
جھکا دیا اور سانپ کی زبان میں پوچھا کہ وہ کیا خدمت
بجا لا سکتا ہے۔ کلشن دیوتا یعنی مگرمچھ سانپ نے اسے
ساری بات سمجھائی اور کہا۔

"تمہیں ان کو مردہ بستی سے پار لگانا ہے اور
ان کی ساتھی لڑکیوں کو بھی یہاں منگوانا ہے۔"

چھوٹے مگرمچھ سانپ نے غور سے عنبر اور ماریا کی
طرف دیکھا اور پھر اپنا سر جھکا دیا بولا۔

"کلشن دیوتا اور ناگ دیوتا کو سلام میں حاضر
ہوں۔"

کلشن دیوتا مگرمچھ سانپ نے عنبر اور ماریا سے
مخاطب ہو کر کہا

"اب مجھے واپس جانا ہوگا۔ میں زیادہ دیر
اپنی جگہ سے دور نہیں رہ سکتا۔ ڈر ہے
کہ تم لوگ کسی مشکل میں نہ پھنس جاؤ۔ اب
یہ سانپ تمہاری مدد کرے گا۔"

اتنا کہہ کر کلشن دیوتا جدھر سے آیا تھا۔ ادھر
واپس چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد عنبر نے چھوٹے
مگرمچھ سانپ سے کہا۔

"ہماری ساتھی کیٹی اور مرتھا موت کے محل کے
غار میں ہے۔ کیا تم انہیں یہاں بلوا سکتے
ہو؟"

چھوٹا مگرمچھ سانپ بولا۔

"اس کے لیے تم میں سے ایک کو موت کے
محل میں غائب ہو کر جانا ہوگا۔"

ماریا نے کہا۔

"میں تو غائب ہی تھی۔ مگر کلشن دیوتا کے سامنے
آتے ہی میرا جسم ظاہر ہو گیا ہے اب میں
اپنی مرضی سے غائب نہیں ہو سکتی۔"

مگرمچھ سانپ بولا۔

"اب تم پھر سے غائب ہو جاؤ گی۔"

چھوٹے مگرمچھ سانپ نے ماریا کے جسم پر اپنی گرم
پھنکار پھینکی۔ ماریا ایک دم سے غائب ہو گئی۔ ماریا
بڑی خوشی ہوئی۔ اسے اس کی طاقت پھر سے مل
گئی۔ اس نے چھوٹے مگرمچھ سانپ سے کہا۔

"مجھے موت کے محل کا راستہ معلوم نہیں ہے۔
میں وہاں تک کیسے پہنچوں گی؟"

مگرمچھ سانپ نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تم موت کے محل سے زیادہ دُور نہیں ہو۔ تم آنکھیں بند کر کے جب دوبارہ کھولو گی۔ تو اپنی منزل پر پہنچ چکی ہو گی۔ اپنی دوستوں کو لے کر جب تم دوبارہ آنکھیں بند کرو گی اور پھر کھولو گی اور یہاں میرے پاس ہو گی۔"

ماریا نے عنبر کی طرف دیکھا۔ عنبر خاموش تھا۔ اب وہ ماریا کو نہیں دیکھ سکتا تھا۔ کہ وہ اسے دیکھ رہی تھی۔ ماریا نے عنبر سے کہا۔

"عنبر! میں جا رہی ہوں۔ تم یہیں رہنا۔"

"میں یہیں ملوں گا تمہیں۔" عنبر نے کہا۔

چھوٹے مگرمچھ نے ماریا سے کہا کہ وہ آنکھیں بند کر لے۔ اور چند لمحوں کے بعد دوبارہ کھول لے۔ ماریا نے آنکھیں بند کر لیں۔ جب دوبارہ آنکھیں کھولیں تو ہ یہ دیکھ کر حیران ہوئی کہ وہ کیٹی کی خالہ میں تی۔ مرتھا اور کیٹی کو ماریا کی خوشبو نہیں آئی تھی۔ اس لیے بیٹی کو معلوم ہی نہیں ہو سکا تھا کہ ماریا اس کے پاس کھڑی ے۔ جب ماریا نے اسے آواز دی تو وہ خوش ہو کر ڑی۔

"ماریا بہن! تم کیسے آ گئیں؟ عنبر کہاں ہے؟"

ماریا نے کہا۔

"خاموشی سے تم اور مرتھا اپنے ہاتھ مجھے پکڑا دو۔ اور جب میں کہوں تو آنکھیں بند کر لینا اور جب تک میں دوبارہ نہ کہوں آنکھیں مت کھولنا۔"

حسین لڑکی مرتھا ہچکچا رہی تھی۔ مگر ماریا نے زبردستی اس کی کلائی اپنے ہاتھ میں لے لی اور کہا۔

"آنکھیں بند کر لو۔"

کیٹی اور مرتھا نے بھی ماریا کے ساتھ ہی آنکھیں بند کر لیں۔ ماریا نے تھوڑی دیر بعد ہی محسوس کیا کہ اس کے پاؤں ایک بار زمین سے اُٹھ کر دوبارہ زمین کے ساتھ آن لگے ہیں۔ اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا کہ عنبر اور مگرمچھ سانپ اس کے سامنے مُردہ دریا کے کنارے اسی طرح کھڑے تھے۔ ماریا نے کیٹی اور مرتھا سے کہا کہ آنکھیں کھول دیں۔

کیٹی اور مرتھا عنبر کو دیکھ کر بے حد خوش ہوئیں۔ عنبر نے مسکرا کر کہا۔

"یہ مگرمچھ سانپ ہمارا دوست ہے۔ اور یہ ہمیں اس منحوس بستی سے نکال دے گا۔"

مگرمچھ سانپ نے کیٹی عنبر اور ماریا کو دریا کنارے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کھڑے رہنے کی ہدایت کی اور خود دریا کی ٹھنڈی بھاپ والی لہروں میں اتر گیا۔ مرتھا تو اس بھاپ کے دریا کو دیکھ کر پریشان سی ہو گئی۔ اس نے بھلا ایسا بھاپ کا دریا پہلے کہاں دیکھا تھا کیٹی خلائی مخلوق تھی۔ وہ سمجھی کہ یہ گیس کا دریا ہے۔ مگر جب عنبر نے اسے بتایا کہ یہ دریا کی روح ہے۔ تو وہ بھی حیرت زدہ ہو کر رہ گئی۔ دریا کی بھاپ لہروں کی شکل میں آہستہ آہستہ آگے کو بہہ رہی تھی۔ اور اس میں سے ہلکے ہلکے شور کی آواز بلند ہو رہی تھی۔

کیٹی بولی۔

"یہ مگرمچھ نما سانپ ہمیں یہاں سے کیسے نکالے گا"

مرتھا تشویش کے ساتھ بولی۔

"یہ کون سی دنیا ہے ماریا بہن؟ میری تو کچھ سمجھ میں نہیں آرہا"

ماریا نے ہنس کر کہا۔

"تمہاری سمجھ میں کچھ آ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ تم ایک سیدھی سادھی لڑکی ہو۔ اور پہلی بار گھر سے باہر لائی گئی ہو"

عنبر نے اسے کہا۔

"تمہارے لیے یہی بہتر ہے کہ تم خاموش رہو اور جو کچھ ہو رہا ہے اسے ایک خاموش تماشائی کی طرح دیکھتی جاؤ۔

دریا میں سے مگرمچھ سانپ باہر ابھرا۔ اس کے پیچھے ایک بہت بڑا کچھوا بھی دریا کی سطح پر ابھر آیا۔ مگرمچھ سانپ نے عنبر کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔

"آپ سب اس کچھوے کی پیٹھ پر بیٹھ جائیں"

کچھوے کی ابھری ہوئی سخت پیٹھ اتنی بڑی تھی کہ اس پر عنبر کیٹی اور مرتھا بڑی آسانی سے بیٹھ گئے۔ ماریا چونکہ غائب تھی۔ اس لیے اسے اس پر بیٹھنے کی ضرورت نہیں تھی۔ مگرمچھ سانپ بھی کچھوے کی گردن پر بیٹھ گیا۔ اور اس کے اشارے پر کچھوے نے مردہ دریا کی سفید گیس یعنی ٹھنڈی بوجھل بھاپ کی لہروں پر چلنا شروع کر دیا۔

دریا کا پاٹ زیادہ چوڑا نہیں تھا۔ کناروں پر سفید ایکس ریز طرح کے درخت جگہ جگہ مردہ دریا پر جھکے ہوئے تھے۔ کچھوا دریا کی بھاپ کے اوپر اوپر تیر رہا تھا۔ وہ بھاپ کے نیچے نہیں جاتا تھا۔ کیٹی اور عنبر و ماریا خاموش تھیں۔ حسین لڑکی مرتھا تو خوف کے مارے کیٹی کے ساتھ چمٹی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بیٹھی تھی۔ دریا اندھیری رات میں پہاڑیوں کے درمیان سے گھومتا بل کھاتا ایک بہت بڑے پہاڑ کی سرنگ میں داخل ہوگیا۔ سرنگ میں داخل ہونے سے پہلے مگرمچھ سانپ نے عنبر سے کہا:

"یہ ان مُردہ روحوں کا غار ہے جو عذاب میں مبتلا ہیں۔ یہاں آپ لوگوں کو مختلف آوازیں آئیں گی۔ آپ چیخوں کی آواز بھی سنیں گے۔ آپ کو نام لے کر بھی آوازیں دی جائیں گی مگر کوئی اپنے منہ سے ایک لفظ نہ نکالے"

مرتھا نے تو آنکھیں بند کر لیں اور کیٹی کے ساتھ اور زیادہ چمٹ گئی۔ ماریا عنبر کے بالکل قریب تھی۔ عنبر اور کیٹی شانے سے شانہ ملائے بیٹھے تھے۔ سرنگ میں اتنا گہرا اندھیرا تھا کہ عنبر کیٹی اور ماریا کو بھی دیکھنے میں دقت محسوس ہو رہی تھی۔ مُردہ دریا پہاڑ کی سرنگ میں داخل ہوا۔ تو تھوڑی دیر بعد ہی غیبی آوازیں آنا شروع ہو گئیں۔ یہ آوازیں عورتوں کی بھی تھیں اور مَردوں کی بھی تھیں۔ لیکن اسقدر دہشت بھری، اذیت ناک اور ڈراؤنی تھیں کہ لگتا تھا جن مَردوں اور عورتوں کی یہ آوازیں ہیں۔ اُن کو سخت عذاب دیا جا رہا ہے۔

ان میں دبی دبی چیخیں بھی تھیں۔ رُک رُک کر اُبھرتی کراہیں بھی تھیں۔ بین کرنے کی آوازیں بھی تھیں سسکیاں اور ہچکیاں بھی تھیں۔ کسی وقت کوئی بلند چیخ کی آواز بھی گونج جاتی۔ مرتھا تو دہشت سے لرز رہی تھی۔ اس نے آنکھیں بند کر رکھی تھیں اور اب کیٹی کے ساتھ لپٹی ہوئی تھی۔ کیٹی ماریا اور عنبر کے بھی رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔ کچھوا اپنی خاص رفتار کے ساتھ مُردہ دریا کی بھاپ والی بوجھل ٹھنڈی لہروں پر بہا چلا جا رہا تھا۔ کافی دُور جا کر یہ آوازیں آہستہ آہستہ پیچھے رہ گئیں۔ اب ایک نئی طرح کی آوازیں آنی شروع ہو گئیں۔ کبھی کوئی عورت جیسے آہیں بھرتی ہوئی کہتی۔

"عنبر! میرے پاس آجاؤ۔ میں سردی میں ٹھٹھر رہی ہوں۔ میرا جسم برف میں گل سڑ رہا ہے۔ مجھے بچاؤ"

کبھی دُور سے کسی مَرد کی آواز آتی۔

"کیٹی میری بہن! مجھے اِن بچھوؤں سے بچاؤ۔ یہ میرے جسم پر چڑھ گئے ہیں۔ یہ مجھے کاٹ رہے ہیں"

پھر کسی عورت کی آواز سنائی دیتی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ماریا! میرے جسم رینگتے سانپوں کو کو اتار دو۔ یہ مجھے ڈس رہے ہیں۔ میں ہاتھ نہیں ہلا سکتی۔ میری مدد کرو۔"

مُردہ دریا میں کچھ دُور آگے گزرنے پر یہ آوازیں بھی پیچھے رہ گئیں۔ سرنگ میں دُور سے روشنی آنے لگی۔ یہ روشنی نیلی اور پھیکی تھی۔ خدا خدا کر کے سرنگ ختم ہوئی۔ اور مُردہ دریا باہر نکل آیا۔ یہاں ایک کھلی وادی تھی۔ جس کی دونوں جانب کالے اونچے اونچے پہاڑ کھڑے تھے۔

مگرمچھ سانپ نے عنبر سے کہا۔

"عظیم ناگ دیوتا کے بھائی! ہم منزل کے قریب آگئے ہیں۔"

عنبر نے پوچھا۔

"یہ آوازیں کن لوگوں کی تھیں؟"

ماریا نے کہا۔

"میرے تو رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔"

مگرمچھ سانپ بولا۔

"یہ اِن رُوحوں کی آوازیں تھیں جو یہاں اپنے گناہوں کا عذاب بھگت رہی ہیں۔ انہوں

نے دنیا میں بڑے گناہ کیے تھے۔ اب انہیں ان گناہوں کی سزا مل رہی ہے۔"

عنبر نے آہستہ سے کہا۔

"کیا یہاں وہ رُوحیں نہیں ہیں جنہوں نے دنیا میں نیک کام کیے تھے؟"

مگرمچھ سانپ نے کہا۔

"نہیں۔ وہ تو بڑی پاک اور بلند رُوحیں ہیں۔ جو لوگ، جو بچے، جو لڑکے لڑکیاں، دنیا میں رہ کر نیک کام کرتی ہیں۔ اپنے ماں باپ کا حکم مانتی ہیں۔ کبھی جھُوٹ نہیں بولتیں۔ پابندی سے نماز اور قرآن شریف پڑھتی ہیں۔ کسی کی چیز نہیں چُراتی۔ بلکہ امانت کو حفاظت سے رکھتی ہیں۔ اور اس کے مالک کو واپس کر دیتی ہیں۔ اور اپنے ذہن میں کبھی بُرا خیال نہیں آنے دیتیں۔ ان کی رُوحیں تو یہاں سے بہت اوپر ایک ایسی جنت میں رہتی ہیں کہ جہاں ان کے لیے موتیوں کے محل ہیں۔ چاندی کی ندیاں بہتی ہیں۔ اور درختوں پر ان کے لیے میٹھے اور پاکیزہ پھل لگتے ہیں۔ وہ ہر وقت اتنی خوش رہتی ہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہ اس خوشی کا اندازہ دنیا کے لوگ نہیں کر سکتے۔"

ماریا نے آہستہ سے کہا۔

"واقعی ہمیں ہمیشہ نیک کام کرنے چاہئیں تاکہ اس عذاب سے بچ سکیں جس میں یہ بے چاری گناہ گار رُوحیں مبتلا ہیں۔"

مگرمچھ سانپ نے منہ سے سیٹی کی آواز نکالی اور بولا۔

"اب بولنا نہیں۔ مرگھٹ والا گھاٹ قریب آرہا ہے۔ یہاں سے تمہارا دنیا کی طرف ایک نیا اور خطرناک سفر شروع ہوگا۔"

ماریا عنبر اور کیٹی چپ ہوگئے۔ حسین لڑکی مرتھا پہلے ہی سہمی ہوئی خاموش بیٹھی تھی۔ اُونچے اُونچے بلند سیاہ پہاڑوں کے نیچے سفید بھاپ کے مُردہ دریا پر نیلے رنگ کی ہلکی روشنی غبار کی طرح پھیلی ہوئی تھی۔ دریا کی لہریں ٹھنڈی جھاگ کی شکل اختیار کرتی جارہی تھی۔ عنبر ماریا کیٹی اور مرتھا بالکل سامنے تک رہی تھیں۔ سامنے انہیں بہت بڑی اُونچے اُونچے سیاہ میناروں والی ایک ہیبت ناک عمارت نظر آرہی تھی۔ جو دو پہاڑیوں کے درمیان بنائی گئی

تھی۔ اس عمارت کا ایک بہت بڑا کھوئی دروازہ تھا۔ جو کھلا تھا اور مُردہ دریا اس عمارت میں داخل ہو رہا تھا۔ وہاں دریا کی جھاگ اوپر کو اُڑ رہی تھی۔ مگرمچھ سانپ نے کہا۔

"ایک دوسرے کو تھام کر بیٹھے رہو۔ ہم مرگھٹ والے گھاٹ میں داخل ہو رہے ہیں۔"

کچھوا اب دریا کی ٹھنڈی جھاگ اور بھاپ میں اوپر نیچے ہونے لگا تھا۔ جیسے نیچے کوئی طوفان اُمڈ رہا ہو۔ مرگھٹ کے محل کے دروازے میں سے جہاں دریا گرتا تھا عجیب دہشت بھرا شور سنائی دے رہا تھا۔ مرتھا کیٹی کے ساتھ زیادہ چمٹ گئی۔ کیٹی نے عنبر کا بازو تھام لیا۔ ماریا ان کے سروں کے اوپر آکر لیٹ گئی۔ کچھوا شور کرتے دروازے کی طرف تیزی سے اوپر نیچے ہوتا بڑھ رہا تھا۔

○

اس کے بعد کے سنسنی خیز واقعات عنبر۔ ماریا کی اگلی قسط نمبر ۱۲۹ "چاہ بابل کے قیدی میں" پڑھیے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میرے نام

ڈیئر انکل اے حمید صاحب آداب!

میں نے ابھی ابھی آپ کا خاص نمبر "غیبی لاش" پڑھا بہت ہی دلچسپ تھا قسم سے!

عنبر ناگ ماریا اور کیٹی کے علاوہ میں ذرتاش کے بھی کافی ناول پڑھ چکا ہوں وہ بھی خاصے مزیدار اور دلچسپ ہوتے ہیں۔ اور ہاں آج رات مجھے ماریا بھی ملی تھی کہتی تھی کہ وہ کسی بدروح کو ختم کرنے کے لیے لاہور آئی ہے میں نے اس سے کہا کہ آپ انکل اے حمید سے ملیں تو کہنے لگیں نا بابا نہ! وہ تو کسی غریب کے خط کا جواب نہیں دیتے وہ میری مدد کیا کریں گے۔

میں نے کہا ہاں یہ بات تو ماریا بہن آپ نے سچ کہی۔ خیر آپ یہاں ٹھہریں گے؟ چند روز تو ماریا بولی نہیں راہ چمن روڈ کی پچھلی طرف ناگ اور عنبر میرا انتظار کر رہے ہیں۔ ناگ اس وقت عقاب بنا ہوا ہے۔ اور کیٹی کو لاہور کی کسی بدروح نے قید کر دیا ہے۔ میں نے تھیوسانگ کو پوچھا تو بولی۔

وہ تو اس وقت ہوٹل لاہور میں بہترین ڈنر کر رہے ہوں گے اب تک سب کو بوتا بنا چکے ہوں گے۔ ماریا بولی اچھا پھر مجھے اجازت دو خالد بھائی۔

میں نے کہا تو میں ایسے تھوڑا ہی جانے دوں گا اپنی بہن کو۔ اتنی گرمی ہے۔ کچھ ٹھنڈا یہ کہتے ہوئے میں نے فریج میں سے ٹھنڈے پانی کو نکال کر پانی گلاس میں انڈیلا اور دیکھتے ہی دیکھتے گلاس میری نظروں سے غائب ہو گیا کیونکہ ماریا غائب حالت میں مجھے ملی تھی تھوڑی دیر بعد گلاس خود بخود ظاہر ہو گیا اور ماریا بہن خدا حافظ کہہ کر چلی گئیں۔ تو میں نے کہا کہ اے حمید صاحب کو ضرور بتاؤں گا۔ اچھا اب اجازت دیں۔ کیونکہ میں نے اور بھی کام کرنے ہیں نماز پڑھنی ہے آپ کے لیے دعا کرنی ہے عنبر ناگ ماریا کیٹی اور تھیوسانگ سے ملنے کے لیے کسی دوسرے سیارے پر جانا ہے آج رات خواب میں۔

خط کا جواب ضرور دیجیئے گا ورنہ میں ماریا عنبر وغیرہ سے آپ کی شکایت کر دوں گا۔ جواب حقیقت میں دیں خواب میں نہیں۔ آپ

فقط آپ کا بھائی خالد محمود سومرو ولد محمد قاسم سومرو (مرحوم)

معرفت، ہیپی بک سٹال 14/E مین مارکیٹ گلبرگ II لاہور۔

پیارے انکل اے حمید آداب!

امید ہے مزاج بخیر ہوں گے۔ اس ماہ کے معلومات اور تجسس سے بھرپور ناول پڑھنے کو ملے جن کو پڑھ کر بے حد خوشی ہوئی اور معلومات میں اضافہ ہوا۔ ناولوں سے پہلے آپ کا خط مبارک بھی ملا۔ آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے میرے حقیر سے خط کا جواب

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دیا آپ کے ناول روز بروز بہترین ہوتے جا رہے ہیں۔ لیکن مجھے ایک بات بہت کھٹکتی ہے وہ یہ ہے کہ ناگ عنبر ماریا اور ریٹی وغیرہ کے سفر کا تیسرا دور ہے۔ جو کہ آپ خلائی سفر کے نام سے آپ لکھ رہے ہیں۔ لیکن اس میں خلا کی وہ عجیب و غریب مخلوق جو ہم نے فلموں اور دیگر ناولوں میں پڑھا اور دیکھا ہے وہ مخلوق آپ کے ناولوں میں ناپید ہے اور ہمارے ساتھی ابھی تک ۱۹۹۶ء کے دور میں ہی گردش کر رہے ہیں۔ یا واپس پچھلے دور میں چلے جاتے ہیں۔ یعنی راجاؤں وغیرہ کے زمانے میں۔ آپ اِن کو مستقبل کے شہروں اور ملکوں میں بھیجیں یعنی ۲۰۰۹ء وغیرہ جہاں پر دنیا بے حد ترقی یافتہ ہو چکی ہو۔ اور وہاں ہمارے ساتھی گھوڑوں کی بجائے خلائی گاڑیوں میں سفر کریں۔ امید ہے اس مشورہ پر غور کریں گے۔ اور میرے خط کا جواب دیں گے۔

اطہر حسین ذکی معرفت سردار علی مکان نمبر ۱۱/A۶۶۲
گلی نمبر ۵ محلہ موہن پورہ راولپنڈی۔

ڈیئر انکل اے حمید (سدا مسکرائیں یہ دعا ہے میری)

السلام علیکم! انکل میرے بھائی جان کی لائبریری ہے۔ میں بھی اکثر دوکان پر بیٹھتا ہوں۔ اور سوائے آپ کے ناول پڑھنے کے مجھے اور کوئی کام ہی نہیں ہوتا۔ اور پھر گھر جاتے ہوئے ایک دو ناول چھپا کر گھر لے جاتا تھا۔ جس کی وجہ سے پکڑے جانے پر گھر پہ کافی

ابو اور دوکان پر بھائی جان سے جھڑکیں پڑتی تھیں۔ اور جونہی گھر میں ابو نے ایک دن ناول پڑھ لیا۔ بس اب تو ہر روز فرمائش ہوتی ہے۔ کہ قسط نمبر فلاں لے کر آؤ۔ لہذا اب گھر میں تو کرفیو ختم ہو گیا ہے۔ اب تو گھر میں رات کو سونے سے پہلے ہر فرد کے ہاتھ میں عنبر ناگ ماریا کی قسط ہوتی ہے۔ میں تو انکل اللہ میاں سے دعا کرتا ہوں کہ آپ ہمیشہ ناول لکھتے رہیں اور میں پڑھتا رہوں۔ خدا حافظ

عابد رفیق بھٹی معرفت جاوید بک سینٹر چوک رحمان پورہ لاہور ۱۶

جناب محترم اے حمید صاحب

السلام علیکم! میں آپ کی خدمت میں پہلی مرتبہ خط ارسال کر رہا ہوں اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں آپ کے ناول نہیں پڑھتا بلکہ میں تو اس وقت سے آپ کے ناول پڑھ رہا ہوں جب سے آپ نے "موت کا تعاقب" کی سیریز شروع کی تھی۔ اس وقت میرے پاس عنبر ناگ ماریا سیریز کی "موت کا تعاقب سمیت" دو سو پچیس ۲۲۵ اقساط موجود ہیں۔ میں نے آپ کا شاہکار ناول "غیبی لاش" پڑھا۔ یقین کریں اس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ اس خاص نمبر میں آپ نے عنبر ناگ ماریا اور کیٹی وغیرہ کا الگ الگ سنسنی خیز ایڈونچر اور کارنامے پیش کیے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی آپ تقریباً اتنے ہی صفحات کا ضخیم ناول خاص نمبر شائع کیا کریں گے۔ اس سیریز کو آپ ہرگز بند نہ کریں کیونکہ یہ ایک ایسا سلسلہ ہے جہاں ہمیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یم زمانے کی تاریخ، معاشرت، رسم و رواج، رہن سہن، تہذیب و ثقافت
ہب، لوگوں کی علمیت اور جاہلیت کے بارے میں پتہ چلتا ہے وہاں ہم
م خوروں، پجاریوں، نجومیوں، جوگیوں، جوتشیوں، ساحروں، شیطان صفت
دں اور دوسرے رونگٹے کھڑے کر دینے والے سنسنی خیز و تحیر آمیز
قعات کے بارے میں پڑھ کر محظوظ ہوتے ہیں۔

آپ کا اندازِ تحریر اور اسلوبِ بیان منفرد ہے۔ منظر نگاری میں آپ
جواب نہیں۔ پڑھنے والا محسوس کرتا ہے۔ جیسے وہ خود اس قدیم
مانے کے ماحول میں موجود ہو۔

یہ ایک ایسا سلسلہ ہے جس میں تمام اقسام کی کہانیوں" خواہ وہ
ن ہوں یا تجسس آمیز و سنسنی خیز، جاسوسی ہوں یا مشہور داستانی
قصے جیسے طلسم ہوشربا، داستان امیر حمزہ، الف لیلہ، حاتم طائی وغیرہ،
ادری کے کارنامے ہوں، یا فکشن، تاریخی واقعات ہوں یا افسانوی
نیاں" کا احاطہ کیا جا سکتا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و
عمری عطا فرمائے۔ اور عنبر ناگ ماریا کی مزید بہتر اور مزیدار کہانیاں
ھنے کا حوصلہ و ہمت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

آپ کا قاری
محمد اشفاق گل حکیم امان اللہ صدر بازار ملتان کینٹ

پیارے انکل اے حمید
السلام علیکم! انکل میرا نام آصف سلیم ہے۔ اور میں اسلام آباد
میں رہتا ہوں۔ مجھے آپ کا پتہ نہیں معلوم تھا۔ مگر شاید خدا

نے میری مدد کی۔ اور ایک کتاب فروش سے آپ
کا پتہ مل گیا۔ آپ کی سلسلے وار کہانیاں جو کہ عنبر ناگ ماریا
کے بارے میں ہیں۔ میں بڑے شوق سے پڑھتا ہوں ایک
بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ آپ کی لکھی ہوئی عنبر ناگ
ماریا کے سلسلے کی کہانی نمبر ۸ سانپ کا انتقام بڑی پسند آئی۔
مجھے سانپ کا انتقام جو کہ عنبر ناگ ماریا کی کہانی ہے بڑی اچھی
لگی۔ انکل آپ نے اس میں لکھا ہے کہ عنبر ایک کشتی میں بہہ
رہا ہوتا ہے۔ کہ اسے ایک بادبانی جہاز دکھائی دیتا ہے۔ عنبر
جہاز کے نیچے جاتا ہے۔ تو اُسے ایک سایہ دکھائی دیتا ہے۔
عنبر سائے کے تعاقب میں اس کے پیچھے جاتا ہے تو
اُسے ایک بھیانک مگر دردناک آواز سنائی دیتی ہے جو
مدد کے لیے پکار رہی تھی۔ عنبر اندھیرے میں چھپ جاتا
ہے کہ ایک بجلی سی کوندتی ہے اور وہی سایہ چمک کر اس
کی آنکھوں کے آگے سے نکل کر بھاگتا ہے۔ انکل یہ سب
کچھ کیا ہے۔ کیا اس کہانی کا حقیقت سے کوئی تعلق ہے مہربانی
فرما کر یہ بتائیں۔ مجھے جنات کی کہانیاں پڑھنے کا بہت شوق
ہے۔ کیا اس کہانی میں جو واقعہ عنبر کے ساتھ پیش آیا وہ
سچا تھا۔ انکل مہربانی سے یہ بھی بتائیں کہ آپ کی عنبر ناگ ماریا
کی کہانیوں کی جتنی بھی داستانیں ہیں۔ وہ سچی ہیں۔ مجھے آپ
کی ایک کہانی آسیب کی رات اور لاش کی چیخ بڑی پسند آئی۔ اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سانپ کا انتقام بھی مجھے آسیب کی رات سب کہانیوں سے اچھی لگی ہے۔ یہ بتائیں کہ اس زمانے میں تو لوگ آسیب، جنوں بھوتوں کا بالکل یقین نہیں رکھتے تو پھر آپ نے کیسے شائع کی۔ کیا یہ پرانے زمانے کی سچی داستان ہے۔ پیارے انکل میرا دل چاہتا ہے کہ اڑ کر یک دم آپ کے پاس پہنچ جاؤں۔ ایسا جادو تو صرف ناگ یا ماریا کے پاس ہے۔ ناگ کتنا خوش قسمت ہے۔ کہ پرندہ بن سکتا ہے۔ کاش کہ مجھ میں ایسی کوئی طاقت ہوتی۔ سانپ کا انتقام میں جو واقعات عنبر کے ساتھ پیش آئے۔ تو تھوڑا سا خوف آنے لگا۔ جب عنبر کو سایہ نظر آیا اور کسی کے پکارنے اور مدد کے لیے آوازیں آئیں۔ تو مجھے تو بڑا خوف محسوس ہوا۔ ویسے یہ کہانی بہترین ہے۔ اچھا انکل اب باتیں بند اور خدا حافظ

سٹریٹ نمبر ۲۳ مکان نمبر ۱۳ 4/۲F۸ شالیمار اسلام آباد

سدا خوش رہو انکل اے حمید صاحب

انکل آپ نے جو عنبر ناگ ماریا کا خلائی سفر شروع کیا ہے وہ ہمیں بہت پسند آیا ہے۔ میں نے ساری عنبر ناگ ماریا کی کتابیں پڑھلی ہیں۔ انکل یہ سیریز آپ کبھی بھی بند نہ کریں۔ شکریہ۔

کرشن کمار کابچ، وڈیبھان پاڑہ عمر کوٹ۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

۱۰۱ خلائی جہاز کی ممی ۴/۵۰
۱۰۲ غیبی خلائی شیطان ۴/۵۰
۱۰۳ ماریا دوزخ میں ۴/۵۰
۱۰۳ خلائی کمرہ ۴/۵۰
۱۰۴ مُردوں کا ستارہ ۴/۵۰
۱۰۵ خونخوار انسانی کھوپڑی ۴/۵۰
۱۰۶ خطرناک طلسمی روشنی ۴/۵۰
۱۰۷ ہیبت ناک قلعہ ۴/۵۰
۱۰۸ غیبی شیشہ ۴/۵۰
۱۰۹ ماتا دیوی کا گڑھ ۴/۵۰
۱۱۰ آدھی عورت آدھا سانپ ۴/۵۰
۱۱۱ خلائی مخلوق ۴/۵۰
۱۱۲ عنبر اور زندہ لاش ۴/۵۰
۱۱۳ کیٹی اور طوفانی رات میں ۴/۵۰
۱۱۴ ماریا تجربہ ۴/۵۰
۱۱۵ خطرناک قیدی ۴/۵۰
۱۱۶ سانپ کا چھلانگ ۴/۵۰
۱۱۷ موت کی موت ۴/۵۰
۱۱۸ مُردے کا ہاتھ ۴/۵۰
۱۱۹ قبر کا بھوت ۴/۵۰
۱۲۰ جزیرے کا مقابلہ ۴/۵۰
۱۲۱ خوفناک ماریا کا پتلا ۴/۵۰
۱۲۲ میناز کا بھوت ۴/۵۰
۱۲۳ انسانی تیندوا ۴/۵۰
۱۲۴ غیبی لاش (خاص نمبر) ۲۴/-
۱۲۵ خونی راز ۴/۵۰
۱۲۶ سرکٹا ناگ ۴/۵۰
۱۲۷ عنبر کی قبر ۴/۵۰
۱۲۸ چاہ بابل کے قیدی ۴/۵۰
۱۲۹ منحوس مورتیاں ۴/۵۰
۱۳۰

عنبر ناگ ماریا
کیٹی اور خلا میں

اے حمید

نیا مکتبہ اقرأ

۱۴۔بی شاہ عالم مارکیٹ، لاہور-۸